

درین ماه شوال از آن فضل خالق عز و جل که بر این اجداد مستحق به

دیناچہ
مکتبہ ابرو

۲۰۵
مطابق

من تصف شاعران را که ای اصف خدیو با تو خوشی حکیم محمد باقر

1915

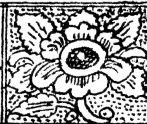
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد سے جب خلاق عالم و نعت رسول انجم صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ وسلم بھیجے پیمان کج زبانی
زلزلہ راہی مانع را بے یابی خوشی چمن خرمین اصحاب بخش بیانی خاکسار ازلی سید صیقر علی سرو
خلف زبقت الفضلا قدوة الحکما حکیم سید محمد الفوری صیغنی مصطفیٰ آبادی غفر اللہ عنہ
لہ بخدمت صاحبان علم و دانش و فاضلان سرا پائیش کہ خطائے زیر و ستان سے
دین و دانتہ اغماض کر کے بہ اعراض پیش آتے ہیں براہ خط پوشی و عطا پاشی عیب
کو نہر سمجھتے ہیں عرض پرواز ہے کہ بعد اللہ محبوب غریب پرورد عدل گستر سکندر زمان
ساتم دوران، خواب و نغمت، آراشمت، ہلال کباب، خورشید قباب، ماہ صورت، ملاک
سیرت، آنجم ششم، جوا خدام، منج، ولت، مشتتری، خلعت، سلالہ سلسلہ قرآن و الہی
زیب اگر کہ دولت و بختیاری، موجب امن امان کا و انام، باعث درستی مہم خاص عام
فاتحہ کتب کرم، سورہ الطاف قدم، مشیدارکان شرع و اسلام ماحی طرق بدع و ظلام متضین
قوانین نعت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، حزر بازو سے حسن انتظام، قابل عطا، تامل
جفا، حضور فیض معمور لایع النور معدلت نشور ظل الطاف رب غفور، رونق بخش

نزدیک و دور، جناب مستطاب منکے القاب، امین الدولہ و وزیر الملک
 نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بجا و رصوت جنگ والی
 ریاست خدا و محمد آباد عرف ٹونک حرسہا الدین و دارالدہور و فساد الارض
 و الشرور، کہ جسکے کلام فصاحت انضمام کا شہرہ دور دور کو کس لہن الملک بجارہا ہے اور اچھے
 بلاغت مشحون سے شام دل جان بل سخن معطر ہوتا ہے دیکھاوت اسکا وہ موج زن ہے
 کہ ہر ایک طالب گو بہر مقصد کے پردہ میں ہے، شجاعت میں بھہ کمال و ترس ہے کہ وقت
 مقابلہ ستم پیکل بیزال نکلیں ہے، عدالت کا وہ طرفہ دہنگ ہے کہ آہو کا گھبان پگھلے
 شیر کی بجائے ایک گھاٹ پانی پتی میں، بازو کیو تراکی دوسرے کو دیکھ جیتے ہیں، زرم میں بہان
 حیدر کر زرم میں مثل سکھ زنا مدار و سروت میں مشہور و مایہ و امصار، فنون سپا بزرگ
 فردوزگار، عقاب و سکان سیلاب، جسمین سفینہ دشمن غرقاب ہے، یا آلہ العالیین
 جب تک گنگا جمنائیں پانی نہیں پھیریں دیا دل آبرو بخش فلک حشرن بان اقبال لال سلاطین ہے



این دعا از من از جملہ جان آمین باد



قصیدہ و حاسیہ

سواد شام جب تک صورت زلف معین ہو
 درخشان جسم دولت تارنگ مہر نور ہو

فروغ صبح جب تک مطلع خورشید خاور ہو
 قرآن مشتری واد جب تک سعد اکبر ہو



کف نواب برادر امیر خان گنجین زرم ہو
 ضیائے ہاشمت آفتاب ذرہ پرور ہو



دماغ اہل عالم بوسے گل ہی معطر ہو
 قد خوان دل جو تاکہ محسوس صوفی بر ہو

رایض و ہر تاجلوہ کہ صفا علیکبر ہو
 نخل آرزو جب تک چھانین بار آور ہو

| | | |
|-------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|
|  | تراغ جو الی البر جو شش میس میتر ہو |  |
|  | اسگو نیر بہار سینہ رخسار اوزر ہو |  |
|  | کری مخلوق آ وقت یکہ خالق کی شاخو |  |
|  | رہی کو نین مین جب تک کہ باقی شان بزدانے |  |
|  | تری جلو یسے ای مہر عطا عالم منور ہو |  |
|  | حشم کو اوج ہو اور اوج پر طالع کا اختر ہو |  |
|  | اور اسپر اشک سے شبنم خجماہ راکری گھر |  |
|  | جو ہمین سخن اور الفت کا چرچا تاکہ جو گھر |  |
|  | مہر تابان دولت کا تری دل تازہ وتر ہو |  |
|  | نبال قدر ماسد صورت پرش مشق ہو |  |
|  | رہی جب تک جبین آسمان تارونی پڑا نشان |  |
| | رہیں فلک کی تابعت اختر تابع فزان | |
| | تری بہم غنائت طرب سے نور گستر ہو | |
| | ترنم قلقل شیشہ ہوا و پروانہ ساغر ہو | |
| | پڑی جب تاکہ چشم نگرں بہار گلشن پر | |
| | کمال کھینچے ہوئی قوس قزح ہی تاکہ شوق | |
| | ترقیخواہ دولت فوج عشرت پر مظہر ہو | |
| | ترتیب خواہ ابتر ہو ترلا سیرنگوں سر ہو | |
| | سر مخلوق پر تار محبت خالق کا ہوسا | |
| | ہی آمرزش ایزد کا جب تک موج زن دریا | |

رہی تالین داؤدی کا شہرہ سامچہ را
خلیل اللہ کی مہمان نوازی کا ہی ناچ چا

تراخوان ضیافت خوان گردون کے بھی طہر ہو
ترا جشن بہارک جشن جمشیدی سی بہتر ہو

رخِ خوابان پر تل جتناک برنگ سنگ لکھو دے
دلِ عاشق تا پابند کیسوی معقد ہی
بیبا تا عالم ہستے میں ذوالقرنین کے سدھے
عرب میں مشہر تہرش تیغ ٹھنڈ ہے

تری تیغ دو دم دشمن کی حقین قہر داور ہو
جو ہو سینہ سپر او سکا معر و عدہ برابر ہو

دو دستی مہر و مد کی تافلاک مشعل کر روشن
دکھا می اوٹھہ کی مستانہ گھٹا رنرو مکتا جو
زمین منت باد بہاری تار ہی گلشن
گھر ریزی لبر تر سی تا ہوں جا بجا خرمن

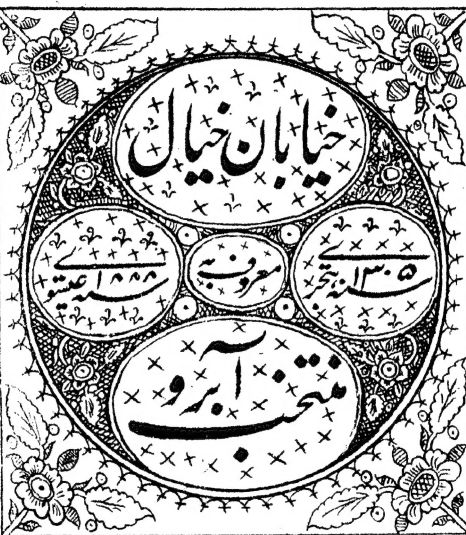
تری تیغ لظو میں آبر و بخشے کا جو ہر ہو
تری شمشیرِ حمت سے سد املک سفا ہو

منتخب آبرو کہ تاریخ ترتیب دیو ان کے و خیا بان خیال کے
نایخ طبع برآہ ہوئے ہے طبع ہوا امید ناظرین باکین سے یہ ہو کہ اگر کہیں غلطی بمصدق
أَلْإِنْسَانُ مُرْكَبٌ مِّنَ الْخَطَا ۖ وَالْإِنْسَانُ - معانیہ کرین نظر عیب بل شی تصحیح فرمین



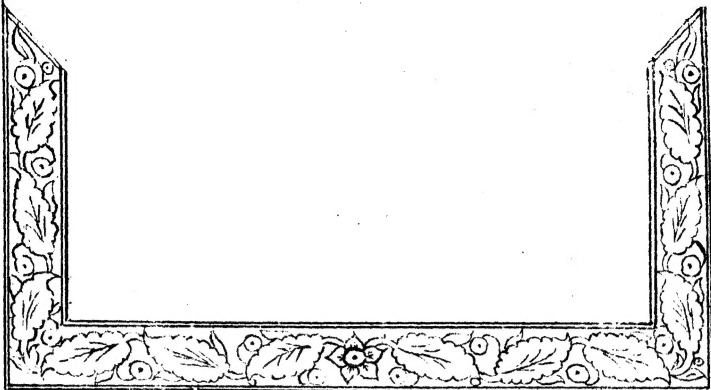
تَغْيِرُ نَبَاتًا وَتَذِلُّ لِمُرْكَبَاتٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْبَلَدُ كَذَرِينِ أَيَّامِ سَعَادَتِ الْفَضَاءِ مَدِيُونَانِ بِرُؤْيَا لَيْسَ

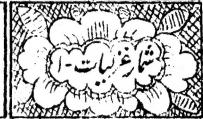


تصنیف: میرزا حسن خِیَالِ، تخریص: میرزا حسن خِیَالِ، تخریص: میرزا حسن خِیَالِ، تخریص: میرزا حسن خِیَالِ

دَرْ طَبْعِ مَحَلِّ نَزاکَتِ کَلَمِ عَلَمِ خِیَالِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ *



| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>ہوا ہی شرقی جسم مد مطلع میرے دیوان کا کروں میں کس زبان کی وصف کو جس کی بیرون کا رہوں بلج جب تک ہی تعلق جسم سے جان کا کیا۔ غمخواروں قہقہے تہا سے رو تو تابان کا پھر اگر تہا ہے آنکھوں میں تصور کوئے جان کا کیا کوئی نہ توہ ان ہوا جو کوئے جان کا تصور حاضر و غائب ہے جگہ کو روئے جان کا دل پر ان کیسوں کی ہے تصور چشم جان کا</p> | <p>بنا ہر نقطہ پر نور و راہ عرفان کا لقب تو میں آواز دہی ہوا دہی جس کے لیوان کا ابو بکر و عمر عثمان علی شہیر ریزان کا ہوا ہی مطلع خورشید مدین میرے دیوان کا لگا ہوں پر نہیں چڑھتا ہے نقشہ بیاض و خضوع کا نہ دنیا کا نہ دین کا نہ ایمان کا نہ دہوان کا فقط میں ناظر و خوان ہی ہوں فقط قلوب ان کا جیسے آہوسین یوزن ہے تم کے بیابان کا</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



عجب اے آبرو عالم ہے اپنی چشم گریان کا
 کہ تو ہے یقین ہر اشک کو قطرہ پہ طرف ان کا



رقم ہو جائے وصف آہن اگر حریفان کا
 تصور لبیک دل میں ہے تمھارے دورِ امان کا
 گداوہ ہوں کہ گویہ ہے میرا فقرِ خوش رہی پر
 یہ وقت امتحان ہے پیغم کو جس بار کہیں تو
 خدا لائے چمکوں میں تبوں کی اپنی بندوں کو
 جہاں پران کا لکھا دکھا دیا اپنے ہونٹوں کو
 تمہاری زلف چھپ جانے میں مجھے ہی رکھا ہے
 وہ بیشک سوئے جنت کاں ہوا سکے رہنے کا
 نہ یہ عیش عینِ سوزِ اندازِ ادا اوس میں
 تصور میں جو اوس شکران کو میں نہ ہاں گھر دیا
 پر یرو یوں کی آمد رفت رہتی ہے سدا آہن
 ہمیشہ نوک کی اغیار سے لی عشق شکران میں
 نخال آرزو کچھ ہے بہا ہم ہی تو چھاپا میں
 نہ لے گا کور یوں کے ہول کو فی عودِ عنبر کو

تو چمکے صورتِ غور شید مطلعِ سیرِ دیوان کا
 بخت آسان ہے اب چاک کر لینا گریبان کا
 نہ خواہاں تاجِ شاہی کا نہ میں تختِ سلیمان کا
 گھٹا دیتی ہے کیونکر زور تو اس میں کیاں کا
 کہیں مٹا نہیں ہے پھر ہکا ناریں کیاں کا
 لہو پانی کرو یوں ایک تم اصلِ جنتان کا
 تماشا دیکھتے کیا ہو سرے حال پریشان کا
 جہاں میں نام ہے شہرِ زخرواں اُس کے ہاں کا
 فقط اک روشنی سے نام ہے بھر درخشان کا
 تو خوش آتا ہے چہنہا پاؤں میں جس سبیلان کا
 ہمارا حسانہ دل ہے در دولتِ سلیمان کا
 گروہ عاشقان میں یوں ہوا شہرِ یونان کا
 ملے اوسر و قد بوسہ کو فی سببِ نغدان کا
 جوشانہ ہاتھ آیا اون کی زلفِ نابھشان کا



پر یرو یوں کو تم تقریر سے تپ خیر کرتے ہو
 پڑا ہے تپ سایہ آبرو شاید سلیمان کا

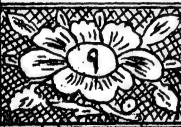


میرے ہر اہلِ مصرع میں ہے عالمِ تیغ و چاک کی
 صنم پوچھو نہ مجھے حالِ سیری و زجران کا
 تو بیشک دلِ لڑوں میں یقینِ حشرِ نغشان کا

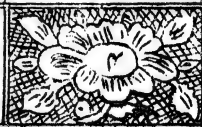
سردیوان لکھا ہے وصفِ جابر و شکران کا
 جلاتے ہو مجھے اتنی ہی ہندی گریبان کا
 جو میں چشمِ سیاہِ یار کی لکھوں صفتِ ایل کا

دیا بوسہ دہانِ تنگ کا اچ اوس پر پوس لے
 نہ پتر اچکس گرا سپتر سے پائے نگارین کا
 اوڑا میں دجیان تیری بدولت میں ہے خشوت
 چہر کتا ہے نمک ان پر اگر وہ نیست گلشن
 پلٹ کر پہر تیا فاصد اپنا روضہ شترک
 میں اوس دشتِ حشرت ناک میں حشرتِ لہند کا
 نسیم صبحِ حشرت کو اور الیجا بے اک دم میں
 جو روتا ہوں خیالِ معاضِ گلِ رنگِ جانان
 اوڑا کر سر سبکدوشی عطا کرتی ہے اکدم میں
 رفوگرِ نجیدہ کز اجسمِ دل میں غیر ممکن ہے
 دلِ عشاقِ باندہ میں گے یہ عقدِ کب لکھی ہو

ملا صفتِ سوار سے ہموں چشمہ آبِ حیاں کا
 تو چبِ خون میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے حیران کا
 نہ کہتا مار داسن کا نہ کمر اک گریبان کا
 دکھاتے میں تماشا زخمِ دل گلہا خندان کا
 گلی ہی یار کی ناکا ہے کیا شہرِ خوشان کا
 نشانِ راہِ گم ہے خضر تک سے حینِ بیان کا
 سبک تابوتِ ایسا ہے شہیدِ تیغِ حیران کا
 تو زنگِ گل دکھاتا ہے مجھے کمر گریبان کا
 الہی دم رہے قائم جہان میں تیغِ جانان کا
 رفو تو نے کیا ہوگا کہیں چاکِ گریبان کا
 وں جو را باندہ میں اسید لے گیوے پیمان کا



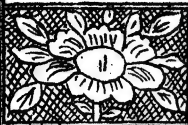
نہ دنیا میں کوئی بانی رہے گا آبرو ہرگز نہ
 رہے گا کچھ اگر باقی تو ذکرِ خیرِ انسان کا



جو دیوانہ بنا چاہے سبق لے میرِ دیوان کا
 تماشا ہے کہ غنچے میں جو عالمِ سنبستان کا
 جنون میں تار پرتی ہے ہر اک شرتکیران کا
 ضرور اک ان بن لینگے راستہ شہرِ خوشان کا
 گلے پر چل رہا ہے دیکھہ تو غمِ گریبان کا
 گمان ہے شعلہِ ہوا آہِ پیرِ بقی درخشان کا

سر اسر اس میں ہے مضمونِ رقمِ لفِ پریشان کا
 تصورِ دل میں تھا ہے کسی لفِ پریشان کا
 خبر ملتی ہے اس سو آمدِ فصلِ بہاری کی
 جو میں و صاف شہمِ سرگین یار کے اسی دل
 تہا رہے چمڑ پیکان جو محب کو تارِ پیران
 قیامت ملو رہا ہے ہمارے نالہ دل نے

نیکون صرف رخ خازنون ہون پانچکے چہال
تو ہی دست جنون کی خوشت دل و تنگی کی کر
ہے وقف دست خوشت تازا راپنے گیارہ کا
نصین یہ جانتا ہے راستہ کوئے گریبان کا



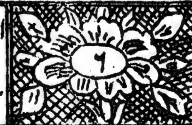
غزل اک درہی و آبرو اسطرح میں پڑیے
یہ حق محبت کے حسین ذہن کہتا جو خندان کا



کہا ہے وصف جو زمین رخ رنگین جانان کا
لگا و تیرا بوسہ ہاں جسم سے لے لوان
شہیدوں کو تہا رہے آبِ خجستہ آبِ کوشہ
تری غلال میں شاید صد اقم یاد دہی ہے
اولجت پاؤں میں نبل بے پانی تیراں ہو کر
تجلی رخ انور نہیں گچھہ مھر سے کم ہے
بھلا کھر طرح سودین و دل گنہین کو سون
مکان یارین جاتا تو ہوں چپ چھپکے راتو کو
گرت درو سر باشد مرا گر در سر گردان
بے کے کا گر باشد سنان خار بر خارا
جواب باغ رضوان ہی ہر صحر ہر صف دیوان کا
گے سو فار کا گاہے سرے کا لگا پیکان کا
چمن شریک دم ہے جو ہر تیغ صفایان کا
ہر اک خفتہ ہوا بیدار جو شہر خموشان کا
بغیر اوس گل کے نقشہ ہے گلستانہیں نیلی کا
مقابل روئے جانان کی ہو کیا نہایتان کا
کیا پردہ انہوں نے فاش کیے راز پنہان کا
مگر کہشکا لگا رہت ہڈول کو زرد ریان کا
کہ صدقی سے مرض ہوا ہے کثر دفع انسان کا
دل سنگین بت میں کیا اثر ہوا آہ سوزان کا



اسد کا مین ہون پیر و آبرو صحر خوشت میں
سہرے نالون و دل بجا نگاہ شیر نستان کا



کیا کیا نہ تیرے عشق میں اے دلربا ہوا
جو دل اسیر حلقہ زلف و لب دوتا ہوا
مکلا جو خط و پھول سا رخ بد نما ہوا
گن کن مصیبتوں میں نہ میں مبتلا ہوا
گردابِ محبہ برگر کے آتش نما ہوا
رنگِ عجب اربابِ باغ خزان سے ہوا ہوا

روزہ رکھا غریب لئے تو دن بڑا ہوا
سمجھوں گا میں بخیر میرا خانا ہوا
کعبہ ہوا کشت ہوا سیکد ہوا
کثرت کا درمیان ہے پردہ اٹھا ہوا
مضمون کمر کا حلق زلف دوتا ہوا
رہتا ہے تنغ باریکا ڈور اکٹلا ہوا
نہم جلیس مجلس اہل فن ہوا
قمت سے میکہ بھی مجھے کربلا ہوا
تصویر کا بھی اون کی سے نقشہ کھینچا ہوا

عاشق ہوئے ہم اوس پہ تو وہ بیوفا ہوا
گر آبرو سے کوچ بدار البقا ہوا
جلوہ سے یار کے خین کوئی بچا ہوا
وحدت کی آنکھ گرے تو دیدار کے لیو
ان خود بوقت فکر میرا دم او لچھ گیا
کوئی نہ کوئی جان پہ کیلے گا سچلا
سوئے میان یار سے واقف جو گیا
ساتھ کی چشم سست نے مجھ کو کیا شہید
میری طرست سے دینے نفرت کا بیخیز



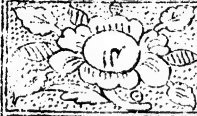
اے آبرو نہ ملک عدم سے پہر کوئی
نیا بانی ہے کہ اپنے احب کو کیا ہوا



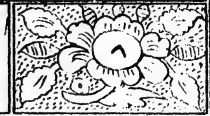
رہتا نہیں ہے کام کیا کار کا ہوا
جو شعر حسب حال لکھا مرثیا ہوا
ٹیون سنہ بناے بیٹی ہو تو تو کیا ہوا
فقرا یہ ان کا خوب ہے ہر منجھا ہوا
غصہ ہوا نہ آپ کا فخر خدا ہوا
منجا و خیر جانے دو جو کچھ ہوا ہوا
لوزا ہوا اپنی جان کو اب پارسا ہوا
صندل کو دیکھتا ہوں گھر میں گہسا ہوا

آئی قضا گر تپ نہ آئے تو کیا ہوا
ہوا زار اسے سب کو یہ ہے دل لگا ہوا
آکر سب ہی ہے کوئی غصہ کارنج کا
لوگوں سے کہتے ہیں وہ مجھے غش میں دکھایا
ہو گا یہی کہ جان سے جائینگے جائے
بہولے سے ہی نہ لین گے کہہی نام غیر کا
کی شکدہ میں ترسبر مسکینوں کو ساتھ
وہ نہ دل ہوں ہو تو تہا ہوں اینا درد سر

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است دولت در آن سر است کہ از میہمان سرت اونوشین گم ست کہ از ہبہری کند | مدت کے بعد یاد جو تو آشنا ہوا دل داغباے عشق سے دولت سر ہوا کیا ہے جو خضر کہنے کو یوں جمن سا ہوا |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------|



وٹھا وٹہ کہ چہنتے ہو رات کو آبرو
شاید کہ آپ کا ہے کہین ل لگا ہوا



| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| عشق ہوئے کر یار میں ہیہ زار ہوا سکن خاص میرا کو چہ دلدار ہوا وعدہ وصل کیا یار نے پہاڑ سر نو کر چکا جان کو خصال نکمیں پر صدقے جہاں کنے میں جو پڑا اوس رخ پر نو کا عکس تب فرقت سے پھر کاگ لگی سنی میں ہنس پڑا کیلکے وہ غنچہ دہن شکل میری تیرہ نختی توازل سے سری تقدیر میں نسبت ذرہ بنور شیدا سے کہتے ہیں در ہم دل جگر ساتھ ہیں یاں محشر تک انکہہ پرتے ہی ہوئے قلب جگر دو کڑے تین تیرہ ہوئی بوشن و خرد و صبر میرے تم جو پڑہ پڑکے سناتے ہو ہر اک کو احوال | رونگستان پہ ہر اک کوہ گرنا ہوا داخل خلد برین آن گنہگار ہوا نخت خفت میرا پہ خواب ہی سدا ہوا حق خدمت سے ادا آج نکھو ا رہوا شرق مہر ہر اک روزن دیوار ہوا گرم پہ اس دل بقیاب کا بازار ہوا تن خالی نہوا قہقہہ دیوار ہوا چہو کے اوس لطف کو پہاڑ خطاوار ہوا ہر گداشہر میں شاہی کے نر وار ہوا گل فقط باغ میں دور و ز کو زار ہوا عشق ابرو کا سرے واسطے تلوار ہوا عشق خال و خط و گیسو نہ سنار ہوا میرا نامہ نہوا چرچہ احبار ہوا |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



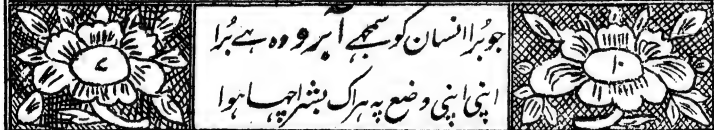
آبرو روئی جو ہم باد و زندان میں





وان نہ پہنچا صد نہ بار نظر اچھا ہوا
چشم سے بیمار دہر لب سے اودھ چھا ہوا
پھر نہ صحرا میں ہوا اچھا نہ گہرا چھا ہوا
دین حیران کا میرے ہاں اثر چھا ہوا
اک مریض عشق ہی صاحب اگر چھا ہوا
پاکبھی اچھے ہوئے اپنے نہ لہر چھا ہوا
ہوکا و نہی دل میں اگر درجہ چھا ہوا
سر پہ فرما دیک تیشہ اگر چھا ہوا
پر ہوئے پیدا یہ دونوں بے بدل چھا ہوا
وارث مشیر نگہ کا اسے قمر چھا ہوا
شام سے چھوڑا نہ اونکو تا سحر چھا ہوا

کم نہ کہہ سے ہو لکھی اوس کی کمر اچھا ہوا
یاد مرگ و نیست کا نکو حسن اچھا ہوا
لیلیٰ کا کل پہ مجھوں ہو گیا جب سے یہ دل
رو برو کہتا ہے جو آئینہ رواٹینہ
رنگ عیسیٰ اکو جانیں گے سب اہل جہان
خار و شست بن میں دشمن رنگ طفلان شہین
کچھ نہ کچھ آفت رہی تیرے مریض عشق پر
بین برے ہمتا و ہمتا ہی بن جو صد سیکون
دیکھ کر ہوتے نخل بادام و نرگس شمیم یار
خون روان ہے جرم گردوں کے نہیں ہے شفق
روز نیک از دست داون نیست کار عافلان



جیسے دانہ پر کوئی گرتا ہے مارا کال کا
ذکر کیا راج کے گہرین موتیوں کے کال کا
ہے هجوم اب تک ہماری گور و طفل کال کا
شور محشر سے زیادہ شور ہے خنخال کا
پہول گرتا ہے فنون تلوار کا کم ڈال کا

لیلیا یون جلد بوسہ ہمنے اونسکے خال کا
گوہر صنمون بہت ہیں وصف و دامن سے
بعد مرون ہی یہ ناشیہ جنوں جاتی نہیں
خشتگان خاک کیوں چو کمین نہ تیری چال سے
عمر ہے خالم کی کوتاہی مثل شہو ہے

نامہ تقدیر ہی ہو پیش گرافضائے ۱
دیکھتے یوں کیا ہوا نامہ تم سر اعمال کا

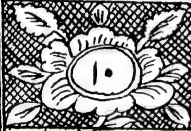


۶
جم کیا دل میں خیال اونکی لکڑا آبرو
کہتے ہیں محبوبے شیشہ میں آبا بال کا



دل زخمی ہے او ترک تیرتی چھٹی نظر کا
رکھا مجھے حوشت لئے ادھر کا نہ ادھر کا
جب سے کہ خیال میں ہے اوں شک فخر کا
مر جاؤ گا پہلو سے اگر تو میرے سر کا
جنتا ہی نہیں نگ کہی شمس فرستہ کا
شب کم ہے چمکتا ہے ستارہ و سحر کا

۱۱
واللہ نہ خجسہ کرنا ہے تیغ کا چر کا
صحرا میں بہتا ہے نہ گہر میں دل حوشتی
غیرت دہو شیدائے یہ دل کا سودا
اے درد جگر تہہ ہی سے تسکین ہے دل کو
پر نور میں ہر چند پراوس رخ کو مقابل
جاگو تو ذرا نیند سہاے قافلو والو

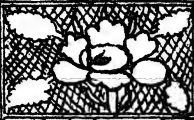


۱۰
جاؤ گے سوئے تنکدہ یا جانب کعبہ
ای آبرو کہیے تو ارادہ ہے کہ ہر کا

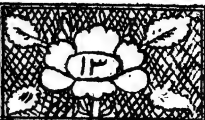


کاشتی ہے بارہ ہوتا نام ہے تلوار کا
صورت فردوس کن اون کو چمن تلوار کا
نام کعب ہے صنم کی ابروئے خدا کا
جیسے لڑتی ہیں سپاہی نام ہر وار کا
گالیاں دیدیکے ہنسنا اوس بیچار کا
ہے تصور دل میں کیوں لکڑا و ان کا
ہے عالم میں نہ پایا یار کوئی یار کا
نہج خفقتہ ہونہ پیر و طالع بیدار کا

۱۲
قاتل عالم ہے دم خم ابروئے خدا کا
اب خنجر آب کوثر ہے شہیدوں کو تیرے
سنگ سود مرد کا ہے چاہ زفرم ہے خون
غمرہ و انداز ستہ شہور و قتیل ہوا
واسطے عشاق کے زہر شکر آئینہ ہے
ایک کاٹھی میں نہیں دیکھا ہے دوشوگر
امتحان کر دیم و مال ہر کسی معلوم گشت
غفران ایسٹو و فرعون موسیٰ پیشواست



ابرو کی وارفت تا کہ میں تربتے
تا کہ سب جہین یہ دین سے کسی نوار کا



اس یوز کو ہے شوق ہرن کے شکار کا
منا خین مزاج ہمارے عبا رکا
رکھتا ہے دام یازنگا ہون کے تاکا
ہر گل سے شک باغ ترے باسی ہار کا
ہر وزہ آفتاب ہے میرے عبا رکا
عالم ہے اس جہن میں خزان و بہار کا
پاس ادب ضرور ہے ابر ہبا رکا
کیا منتظر ہے لیلیٰ محفل سوار کا
آیا ہے پیش یہ یہ فضل عبا رکا
ہے اوج پر ستارہ در آبدار کا
جب گل کہلے تو ختم ہے موسم بہار کا
خاکا ہے شکل رحمت پروردگار کا
چشم فلک میں سرمہ ہو جسکے عبا رکا
چو اہے بعد مرگ بھی تھپ نزار کا
عالم ہے خط یار میں حظ عبا رکا
ہے جوش بحر رحمت سے روگار کا

لیکا ہے دل کو الفت چشمان یار کا
گوشہ جو ہاتھ آیا ہے دامن یار کا
ہے عشق او سکو طائر جان کے شکار کا
تیرے بگاڑ میں جی سزا رون ناہین
اک مہروش کہ عشق میں جگر بوجھاں کا
گمہ دلین یاد بھر گئے شوق وصل یا
بھلو سے اوٹھ کھڑا ہو ہمارے غبار دل
جنگل میں سر اوٹھا ہے جو محبتیں کا عبا
چہا یا نہیں ہے باغ پہ ارد میں ابر تر
زیب گلو ہے گاہ گمے گوش یار میں
آئی ہی بیان شباب کے شیب آشکار کا
اسے زباں خشک یہ دامن تر میرا
اونکے سمنہ حسن کی اندر سے گریں
تاثیر سیری آتش وحشت کی دیکھنا
اسے نامہ بر کرد ورت دل صاف عیان
وہ مبادل آئے جہوم کے اسی کشو چلو



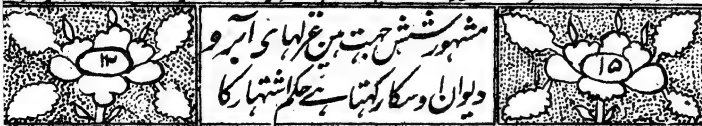
اوس بت کو بندہ دل ہو ملائیں گے آبرو





پہلو میں دل نہیں میرے پہلے ہے کسار کا
 ڈر ہے کہ مدعی نہ ہو خونِ جبار کا
 شانِ خدا کہ آئینہ مسکن ہے مار کا
 طوطی چین میں بول رہا ہے ہزار کا
 ذرہ ہے برقِ طور ہمارے غبار کا
 دین بڑا ہے زنگی البتہ سوار کا
 توڑا طسم لوحِ جبین سے عبا کا
 پھر پوچھتے ہیں حالِ دلِ بقیہ لار کا
 ہے شوقِ وصلِ یار میں عالمِ خار کا
 شکی نہیں وہ گردِ شلِ لیل و نہار کا
 پروانہ مہر ہے میری شمعِ مزار کا
 اوٹتا نہیں ہے پاؤں عروسِ بہار کا
 نقشہ او تر رہا ہے یہ خطِ عبا کا
 مرجھا کے اہل ہاے گاسنہ مزار کا

یہ ہی شکر ہے الفتِ شرکانِ یار کا
 کیونکر سنیں وہ نالہ دلِ داغ دار کا
 مرآتِ دل میں وہ بیان ہے کیسے یار کا
 آئی جبار ہو گیا لکھن میں اہل جبار کا
 کیونکر نہ شیم مہر ہو بیانِ دینِ کلیم کا
 لیتا ہے آنکھوں آنکھوں میں لکھو وہ عاشقِ شیم کا
 پڑ پڑ کے پاؤں صاف کیا ہے یار کا
 شوخی تو دیکھو سینہ عاشقِ پیکرِ ہاتھ کا
 گھٹ لیتا ہوں جا میاں اگر ایساں چھی کا
 جو چشمِ منتہ زاپہ تمہاری ہے شیفتہ کا
 گس شعلہ رو کے عارضِ تاباں کا ہونِ شہید کا
 زیور میں ہے گلونکے یہ ایسی لدی جی ہئی کا
 ہوتا نہیں ہے خط کی تعشق میں جسمِ زار کا
 نیز گیموں کا اک بتِ نوحہ کی ہونِ شہید کا



ہو جاے جسے دیکھ کے دم بند قضا کا
 اور خاکِ قدم میں جزا شرفِ خاک کا

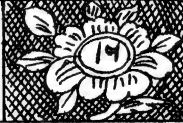
کافر تیرے آنکھوں میں وہ سر رہے ہلا کا
 ہے برقِ تجلی تری تصویر کا خاک کا

ظاہر میں نہ پابند ہے جو حکم خدا ہے
 ہے شک میں تاثیرِ نالے میں آخر ہے
 آقا زورِ انجسام ہے الفت میں بلور
 شمشیرِ ادا کا نہ بچا ایک بھی زخمی
 اب خاک گزر کو چہ سفاک میں ہوگا
 نالے کو میں رو کے ہوں لگژنگ دانیز
 تسلیم ہر ایک بات ہے اوستن کو ہماری
 سن کو چہ سفاک کا فاصد یہ پتا ہے
 اوس بادشہ حسن کے در کا میں گدا ہوں

از ہے کمرِ سکہ و اعظ کوریا کا
 کچھ نیل ہی گرا ہے سیری آب و ہوا کا
 جلد نہیں محتاجِ ہریش شرط و جزا کا
 خالی گھیا وار کہی تیغِ قضا کا
 روکا ہے وہاں تو ملک الموت نے ہا کا
 یہہ کاروں محتاج نہیں بانگِ دراکا
 خالی نہیں جاتا ہے کہی وارد عا کا
 چہر کا وہاں رہتا ہے خون شہد اکا
 گل سے جہاں تر ہے کم بالِ ہما کا



گیون آبرو یہ اور گیا پہلو ہمارے
 جب ل کے نشانے کو سینے نہیں تاکا



مسی الدین لب نے تیرے کہو یا خوش نیکم
 جو سا غراتہ میں لے وہ بتِ میثوش نیکم
 کرے اب تذکرہ صاحب میری تلوین نیکم
 اوٹھا سکتا نہیں چہ بارِ سرِ گوش نیکم

ہنگینہ کیوں نہ ہو عالم سے اب پش نیکم
 یقین ہوشناج صندل سے گل آیا گل نیکم
 یہ ایما ہے کیسے فندق پائے نگارین کا
 پہن کر کان میں بندہ یہہ فرمایا نر کرے



مسی الدین طلب اور تو انکے اگر ٹیپے
 تو اور جائے نہ امت سے بلا شکی نیکم



پہر نہ دم مارا مسیحا نے مسیحا کی
 شور ہے خانہ بجانہ سیری رسوا کی کا

دم کہنا دیکھا جو من لطف کے سوا کی
 عاشق اور کلانِ ملاحظہ پہا ہوں جب سے

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| عشق کیسویں رہے جو وہ نہیں اور جہاں کو دہسبان بسکا بھی رہے اسی صنم جامہ زیب اونکی انگھون سے اسے دھوی ہم چشمی ہے آفتیں ڈالتی ہے کیا کیا یہ دل عاشق پر | شہرہ ہو جائیگا ہر سو تیری سوداگی کا پُر رزے پر رزے ہے گریبان تیری حوائی کا کیا ہے دین ہے بڑا آہو سے صحرانی کا کالا موہنہ اور ہو یا رب شب تنہائی کا |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

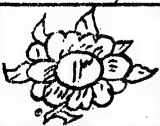


آبرو آئے گا غمتیں مقرر دیتا
عشق بدنام کر گیا تہیں ہر جا ہی کا



یہ دکتا ہوا گنڈن سا بدن ہے کسکا
تیغ ابرو کا سوا اور چلن ہے کسکا
نشہ ہوش و خرد کھٹے ہر ن ہے کسکا
اسے پریرو یہ بہو کا سا بدن ہے کسکا
یہ زبان کسکی ہے نادان یہ دہن ہے کسکا
بوجہ دل پر یہ کہو مشفق من ہے کسکا
ہوش میں آوہ بت عہد شکن ہے کسکا
وحشی چشم بیابان بن ہرن ہے کسکا
یہ زمین کسکی ہے یہ چرخ کہن ہے کسکا
چشم فتن کی سوا سحر ہی فنی کسکا
اپنی دیوانہ بن رقم وصف دہن ہے کسکا

روپیہ تیرا ستر چرخ کہن ہے کسکا
مثل چلتی ہوئی سیفی کے جہانین اور ترک
ہو کے اسی حضرت دل نائل چشم ساقی
رُوبرو جسکے ہے خورشید چراغ سحری
دیکھہ تو غنچہ دوسوں کو چین میں گل چین
یار شاطر کی عوض لکھتے ہو یار خاطر
اوسکے اقرار کو بچا دل نادان نہ سمجھ
کسکے جیوں سے ہے گلزار میں نرگس بیار
فرق پستی و بلند کی کافقہ ہے ورنہ
روبرو قاست نہ جان کی قیامت کیسی
کیوں نہ شیریں سخن کا ہو جہانین شہرہ

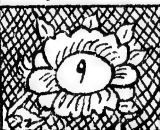


دل ہزاروں کے جسے دیکھ کے میں ڈانڈوں
آبرو کیے تو یہہ چاہہ ذوق ہے کسکا

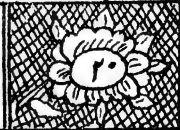


بعد سر سے اوس گل لئے کجرا غیر سی لکھا پہلو کھنا
 نہ نظر ہے جگو جو امی گھلام تماشا پہلو لون کا
 ڈالی جب وہ رشک گشتان کا عین بالاپہو لون کا
 جامہ اوس گرو کی طرح یہ کیسے زیبا پہو لون کا
 کھا کے جو گل عشق مگر وین جان خیزین بر باد گئی
 گلچین میں اوس رشک چمن کی کیوں لگی کار جو
 میرا دل پر داغ نہیں ہی رشک چمن ہے تیرا تھا
 ماتہ ترین لکیر ای گل خوبی دیکھ نہ بخشیم غور ذرا
 خاک جبار زیست یہ اپنی گل کی طرح ہم خندان ہو
 آدرا کوں سے گل کے وقت سحر ہی گلشن میں
 جسے نظر آیا ہے اور کو تیرا دانا تنگ صم
 رکھتی اپنی ہوا خواہی میں میری دل پر داغ کو کھ

طرہ اوس پر یہی کہ میری بول نہ کیا پہلو کھنا
 گل کہا کر یہ سینہ پہسا پنا بنگیا تخت اپو لون کا
 کیوں نہ عناد دل سمجھین جی میں رتبہ دو بالاپہو لون کا
 دیکھہ علی ہم باغ میں جا کر تخت تختیا پہو لون کا
 باد صبا فی گور یہ میری ڈھیر لگا یا پہو لون کا
 عشق میں جسکے اپنا گلون سے جسم ہے گرا پہو لون کا
 سینے میں مینی تیری لئے یہ باغ لگایا پہو لون کا
 کیا ہی گلون سے ماتہ سرا یکدست سے دسا پہو لون کا
 ہنستی ہی ہنستی ہو گیا دشمن تیا تیا پہو لون کا
 باد صبا فی جسکے لئے یہ فرشتہ بچھا یا پہو لون کا
 تب سے تب تک باغین حیرت سو ہو دہر پہو لون کا
 آپکو ہو مرغوب جو حسب لیجئے نیکہا پہو لون کا



کیسی آبرو پہو ل کھلے تھی کیسا هجوم طبل تھا
 حیف خزان لئے اکی او جارا تختہ کا تختیا پہو لون کا



افنی سب سے کہیں ہنسنے ملی گا
 جب تک کہ گلے سے ترا خنجر نہ ملی گا
 ہر تیرا مزاج اسی بیٹ کافر نہ ملے گا
 اُمید تیرے رخسے مقرر نہ ملے گا
 ہم ابھی کوئی آپکو نوکر نہ ملے گا

عاشق کو سر زلفِ معبر نہ ملے گا
 جیسے کامرا عجب کو سنگ نہ ملے گا
 لاجامی گے جو چیز مانے میں ہے جگو
 جو اسیر صغائی ہے کھان پائی وہ اپنے
 ہم آہستہ سوار نہ پائین گے ولیکن

جز میرے اگر لاکھ ملائی کوئی اوس کو
آتا ہے یہ اپنا دل گمراہ اوس سے پر
منہ دیکھ کے رزدیتی این ہم مانگ کے بڑا

بہگزینہ ملا ہے وہ سنگ نہ ملے گا
جس کو کہ سمجھتا ہے مقرر نہ ملے گا
جب کہتی ہو تم صاف یہ ہنس کر نہ ملے گا



سب عمر کٹی یاد یہ پیمانی میں مدحیف
اب آبرو جز گورہیں گہر نہ ملے گا



پہر ہوا جوش جنون پہر مجھے بن یاد آیا
پہر ترے چال سے مجنون کا چلن یاد آیا
پہر کھی شوخ کا میساختہ بن یاد آیا
جب سفر میں ہوئے تھکے وطن یاد آیا
مرغ دل کیا تجھے وں تر فگن یاد آیا
مہکواے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
زخم فوسے مجھے پہر زخم گہن یاد آیا
قتل خانے میں جو وہ عہد شکن یاد آیا

پہر بھار آئی عناد دل کو چمن یاد آیا
ترے رفتار نے دیوانہ کیا پہر مچکو
دست و حشمت نے گریبان کو کبھی پہر پڑے
اکی ہستی میں جو ملک عدم کے خدایان
صید بسل کی طرح برین جو شریا از خود
رخ شفاوت پہ دیکھی جو ترے خط کی نمود
یہ پہر ترے غم نے کیا تازہ پرائے غم کو
زور و حشمت سے سلاسل کے کیے سوکڑی



سخت عطا ہوئی پہر آبرو ہوش اپنی کم
پہر کیا ہمیں مضمون دہن یاد آیا



دل تہا رامیری جانی سے جو بہتر ہو گیا
میرے گردن پر ترا افسانہ خبر ہو گیا
چار ہی دین و گل جانی سے باہر ہو گیا
اینا مطلب دیکھنا اویر ہے اُوپر ہو گیا

نشیستہ دل جو چور اسے بندہ پرور ہو گیا
ہجر میں مرنا مجھے جینے سے بہتر ہو گیا
بے بھار حسن بھی سرمایہ ناز و غرور
عکس رخ کا اول سے پوسہ لیلیا آئینہ میں

طائر جان کے لئے ہریال شہیر ہو گیا
 کس لئے ناخوش ہو تم حصہ برابر ہو گیا
 روزن در یہ ہوا روشن کہ اختر ہو گیا
 سنگ سوسنی اسے پریر و سنگ مرمر ہو گیا
 دل صراحی اشک صہبا دیدہ غسر ہو گیا
 صورت الماس اب یا قوت حیر ہو گیا
 نوک زلف یار بھی کالے کا منتر ہو گیا
 کیون قضا ہوا بے بدلہ بند پرور ہو گیا
 مجھ میں او میں آئینہ سدا سکندر ہو گیا
 لعل ہیکا پر گیا بے آب گوہر ہو گیا

مر گیا میں دیکھ کر چہرے پہ جب بکھری وہ زلف
 غم کو بوسہ مجھے دشنام دیکر کھکھک
 اوس نے جہان کا تو فروغ چہرہ پر نور سے
 دیکھ کر زلف سیہ تری یہ رنگ او کا اڈا
 ہم سے آزادوں کو جسم شوق مینوشی ہوا
 اوز گئی رنگت مقابل ہو کی ہونٹوں سے تر
 نام سوا دسکی گزیراں ہوتے ہیں مار سیہ
 ایک بوسی کی عوض تم نے سائیں سو مجھے
 دریاں ہوتا نہ یہ تو دیکھتا جی بھکے ہیں
 رو برو تیرے لب دندان کے اسی خورشید رو



یکہ او سے نفل تھا کے اکرو پر و انہیں
 جس کے سر پر سایہ زلف معنہ ہو گیا



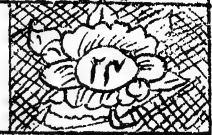
باد خرگان سے یہ دل سینے میں پیکان ہو گیا
 ایک غنچی میں نہان گویا گلستان ہو گیا
 غنچہ ہر اک میری انگہوں میں گلستان ہو گیا
 بیلے کی سفل بہ گردان گردان ہو گیا
 دامن صحرایں ڈر کر قیس نہان ہو گیا
 تحفہ تربت مجھے تحفہ سلیمان ہو گیا
 رفتہ رفتہ غنچہ یہ رشک گلستان ہو گیا

عشق ابرو میں مجھے خنجر گریبان ہو گیا
 دل میں اب ساکن خیال روی جان ہو گیا
 دیں وحدت سی سیر گلشن عالم جو کے
 میری اریکا شکر شکستہ چشم طوفان خیز میں
 اوسنے جو شہرہ میری دیوانگی کا سنایا
 فاتحہ پڑھنے پر پروا تے ہیں ہمت سے
 دل پہ کہا لے اسعد الفت میں اوس گلو کی دغا

میرے بن عشق کے ایسا جری ہی میرا دل | ستون سے آماجگاہ تیرا خاک ان سو گیا۔



سر بہر دیوان میں لکھے وصف کا کل آبرو
اس لئے مجموعہ خاطر پریشان سو گیا

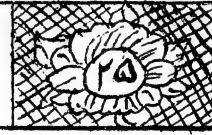


جھان جلتا تہ و بالا زمین و آسمان ہوتا
خدا جانے کہ کیا ہوتا اگر تو مہربان ہوتا
نہیں اوسکا بیان ہوتا نہیں اوسکا بیان ہوتا
بیان ہوا اگر سر پر ہما کا آشیان ہوتا
تو میں کوئین سے ملتا یاں ہوتا نہ وان ہوتا
نہو تہ تو غم سے زرد کیوں برگِ نزان ہوتا
تو رہنا اوسکا ہر دم روبرو تیرے کھان ہوتا
غضب ہوتا اگر آنکھوں سے تو لانی بھان ہوتا
سبک ہوتا نظر میں غیبت کے اونپر گران ہوتا
اوسی ہم دیکھتے جو منہ نہ تیرا دریاں ہوتا

میر سی دکھا کوئی نالہ اگر آتش فشان ہوتا
بائیں مہربانی ہم فد کر تی بڑج بان اپنی
برکت کعبہ جو حلی بات تہمین اسی بت کافر
نہو تہ سر لیند اوس سے بھی ہر گشتہ قیمت ہوتا
یہ ہستے سی بہ تنگ آ یا ہون ہوتا بس اگر میرا
سفر راہ عدم کا ہر سیکو ناگوار ہے
مکرتا آئینہ ہر وقت منہ دیکھے اگر بائیں
تیرا دیدار ہر احشہ پر یہ بھی غنیمت ہے
بہلا کیا فائدہ تھا جوین عرض حال دل کر کے
ہماری روبرو یوں آئینہ آکر مقابل ہوتا



پتہ ملتا وہاں تنگ اونکی تہ ہے کیونکر
نہ جب تک آبرو کوئین میں تو بی نشان ہوتا



یہ وہ قرآن ہے کہ جبین نہیں نقطہ دیکھا
نامہ واپس کیا اوسنی نہ لفافہ دیکھا
طرفہ گردو خاک یہ عالم میں ہنڈولا دیکھا
کہ زمانہ کبکب ہمیشہ تہ و بالا دیکھا

خال سے اونکا مخرج زیبہ دیکھا
ہنسے اولنا خط تقدیر کا لکھا دیکھا
اسکے گردش سے جہان کو تہ و بالا دیکھا
اسنے ایسا نگہ یار کا ہے کیا دیکھا

ہننے چشم بہت خود کام کو گویا دیکھا
 کر بی ہول گئی ہو گئی ایسے بیہوش
 ہمسایوں گہ درِ دُعا سے ہوا تو لیکن
 موحین او ہستی رہن اشکوئی بدولت اس سے
 دسترس بادِ صبا کا بھی ہونے دین گے
 قیس مجھ کوئے انا لیلے کھا سٹوق سے خود
 اسی خدنگ نگہ و ناوک مرثکانِ صنم
 چاہ کیتے تین جسے کیل نہیں حضرت دل
 اپنی وعدہ پہ نہ وہ ماہِ دو ہفتہ آیا
 موتیوں کا ہوا شک صاف تر آب ایدل
 بُت جنازی کو لیتے جاتی ہیں کیا توں باہر
 نیل آنکھوں کا ڈھلا چھوٹ گئیں منضیں تک
 بول دٹھا جو شرِ محبت میں آنا حق منصوص
 صدمہ ہجرا کا کچھ سال نہ پوچھو صاحب

اک اشارِ یمن ہوا صل یہ محسوس کیا
 کئی کیا طور پہ اسی حضرت موسیٰ دیکھا
 آیا موتی کی بھی داستون ہے پسینا دیکھا
 خشک ہنسنے نہ کبچے چشم کا چشما دیکھا
 ہنسنے اک بال جو اس زلف کا بیکا دیکھا
 دین دل میں جو پردہ نہ دوسری کا دیکھا
 متنے دیکھا نہ سرا دل نہ کلیجہ دیکھا
 کیا نہ دیکھو گے ابھے اور نہیں کیا کیا دیکھا
 چودھویں رات کو بھی ہنسنے تو غرا دیکھا
 خند زنِ عینی جو او نکولس دریا دیکھا
 ہمنشینِ خامہ بخیر ہمارا دیکھا
 اپنی ہیسا کو متنے نہ مسیحا دیکھا
 تیری تصویر میں جب اپنا ساقب دیکھا
 نکو کیا اس سے عرض خیر جو دیکھا دیکھا



سارا دن اپنی کاٹا ہو جو رو کے یونہی

آبرو کئی تو سنہ آج ہی کسر کا دیکھا



زندہ رہا وعدہ پہ نہیں ہو ہی چکا تھا
 برابرِ مرامت و دین ہو ہی چکا تھا
 تو ہند سرے زیرِ نگین ہو ہی چکا تھا

عاشقِ سزا یو ندر زمین ہو ہی چکا تھا
 ہی ویر و حرم میں ہیشین ہو ہی چکا تھا
 بلجا تا اگر ہنسے خالِ بُت بی دین نہ

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| یوسف کا کہنا سن کر سے کمرہ سے ورنہ دو چار قدم اور جو تم ناز سے چلتے وحشت لے نکالا مجھے اب گھر سے ورنہ مفتون نہیں کچہ کچہ کا مین روز ازل سے گرو ضبط کرنا مین کبھے نالہ ول کو | مشہور عالم مین سین ہو ہی چکا تھا تو حشر بیا زیر زمین ہو ہی چکا تھا میرخانہ نشین مثل نگین ہو ہی چکا تھا عاشق سزا اسی ماہ جبین ہو ہی چکا تھا توزیر و وزیر چرخ برین ہو ہی چکا تھا |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



اسی آبرو کیا حاجت تعمیر حرم تھے
اس دل کی کھانین وہ کین ہو ہی چکا تھا

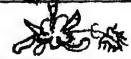



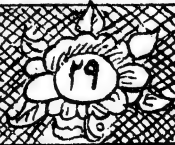
بغا چوڑی یہ اوس سر و سیم سے ہون سکتا
جو ہو یوں مانگر رسوا کسی سے ہو نہیں سکتا
تو پر کچہ بندہ پرور بندگی سے ہو نہیں سکتا
مگر مجبور ہون کچہ بی بسی سے ہو نہیں سکتا
نہایت بابر یہ ناز کی سے ہو نہیں سکتا
زمانی مین سٹرمی اپنے خوشی سے ہو نہیں سکتا
جو کار منتہی سے بتندی سے ہو نہیں سکتا
جو بے کار مرثہ ہرگز چہری سے ہو نہیں سکتا
سوا شیخی کے کچہ ہی شیخ جی سے ہو نہیں سکتا
زیان ہر کجگویری کی کنی سے ہو نہیں سکتا
کہ کار تیرنی پیکان سری سے ہو نہیں سکتا

وفا کو چوڑی مین یہ اپنی جی سے ہو نہیں سکتا
یہ ذلت لیتی ہر عشاق ہی کچہ تو سبب اس مین
اگر لطف خدا ہی پاک اسی وعظ نہیں شامل
نہ جانے دون کسین او کو نہ آئی دون قیو نکو
اوٹھا کر انگ وہ دیکھین پہلا کیو نکو مگر جانب
ہو اقیس الفت یلی مین مجنون ورنہ کوئی مہی
برنگ بید روشن ماو نو ہوتا ہے کبھی
یہ ولکو توڑ جائے وہ کرے اندام کو زخمی
باین ریش و عمامہ کرتے ہین باقین بناوٹ کی
رنا زندہ ہون جب مین الفت و مذاق قاتل مین
پہلا کیا فائدہ اہل سے بی تاثیر آہون سے





جو ہے دل مین غانی آئین مین آبرو کرے



| ۱۲ | مقابل بیچے کر مصلحتی سے ہو نہیں سکتا | ۲۸ |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>برجِ خورشید بنا گنبدِ مدفن اپنا چاہتی کو چہ شمشیرِ مینِ مدفن اپنا دارِ خالی نہ کہے دیگے یہ پلٹن اپنا نرنا برق سے محفوظ یہ خرمِ اپنا حسنِ ہر طرح دکھا جاتا ہے جو بن اپنا ترنِ عریان بنو کیوں صورتِ سوزن اپنا کہ ملا جاتا ہے تارِ رگ گردن اپنا سایہ افکن ہر ہر خار پہ دامن اپنا چشمِ بدو ورامنگون پہ ہے جو بن اپنا کوٹِ عصیان کے سبب سے جو دامن اپنا مہربان ہوں گئے آپ لڑکپن اپنا کہیں رکھتا نہیں یہ طبع کا تو سن اپنا</p> | | <p>دماغِ دل گوین پچکا پس مڑون اپنا الفتِ بروسی قاتلِ مین گئے حسانِ خیزن صفِ خراگان ستری ہوگی سری شری تمام ہو گئے ہوشِ خرد ایک نگہ مینِ رخصت رنگِ رخ بنتا ہے گاہے گھی سینے کا اوجھا عشقِ مرگان کی سبیلِ قبا کرتا ہوں کیا ہے دلکش ہے تیری تیغِ نگہ کا ڈورا دیکھ کر دھوپِ کڑی وادیِ وحشت مین ہوا ناز سے کہتے مین وہ دیکھی سینی کا اوجھا ہو چکا اگر مخی خورشیدِ قیامت سے خشک ہتی نہ چوٹی کے خبر خاک نہ کنگھی کا خیال ہو زمین شہر کی کیسی ہے اگر ناموار</p> |
|  | <p>ابرو دل مین بندارتا ہے زلفون کا خیال خودم خفا کرتے ہے راتو نکو یہ اولہن اپنا</p> |  |
| <p>جو پاؤں سے سرے جدا لئے زنجیر کو کاٹا خیالِ تیغِ ابرو لئے دل و لکیر کو کاٹا غضب یہ کیا کیا والفجر کی تفسیر کو کاٹا سخنِ افون کی جسے بیشتر تفسیر کو کاٹا</p> | | <p>مین دیوانہ یہ سمجھا کا کل شبگیر کو کاٹا جگر پر تیرا سی یادِ مرگانِ ستگر نے خطِ شبگون کو کترِ مصحفِ رخسار سے تینے زبانِ منہ مین ہے اوس سفاک کے چلتی ہو قنچی</p> |

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>لمی جب سے ہو س خاک پا پئی سیم تن بہکو سبکو ہر کانامہ لیا اوس شوخ نے خط کو رشا کتا ہے سبکو می سر فرشت اپنی پہلا کیونکر عیان جو طر ہوئے تیغ زبان کی ہر سخندان پر</p> | <p>بیاض دل سے بہنے لند اکیر کو کاٹا گلبا دیکھا جو میرا نام سب تحریر کو کاٹا کہین تبریر نے بھی ہے خط تھیر کو کاٹا جو ہمنی مسہ کہین غیر کی تحریر کو کاٹا</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------|
|  | <p>بگڑ جائیں نہ وہ ای گرو خاموش ہو جاؤ بہلا کئی ہے اونکی آج تک تھیر کو کاٹا</p> |  |
|-----------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>طرفہ مضمون رخ و گیسوئی جانان نکلا - جب میں دیوانہ پئے گشت بیابان نکلا - وصل کے روز بھی آرام نہ پایا ہم نے - گراولٹ دین وہ نقاب اپنی رخ روشن سے قتل عشاق کو کافی ہے چھری موگال کی چاند فی رات کا عالم ہے سری ترستین اشک ریزان صفت شمع تھی لاکھوں لیسوز اوسنی ہوئی تھی حیاں مست جنائی اپنی باعث ضعف بن زار نہیں کہلتا تھا اب نہیں زیست کی امید ہی آما ہی تو آ یاد گیسو میں کیا دیان لب جانان کا ہو گئی وجہ پریشانی خاطر معلوم</p> | <p>جلوہ صبح وطن شام غم بیان نکلا شہر سے ساتھ لئے مجمع طفلان نکلا دل سے کھکانہ تراوش چہچہا نکلا سبکو ہو جائی یقین جمعہ در نشان نکلا لیکے و ترک عبت خجہ رتران نکلا داغ دل نور میں رشک مہتابان نکلا اپنی نیم سے کیا اکین ہے نالان نکلا - برلی بنری کے ومان پنجہ مرجان نکلا دل میں آخر کمر یاد کا ارمان نکلا - دم کوئی دم میں میرا عیسیٰ دوران نکلا شام ہو کر میں سوئے شہر بد نشان نکلا دل گرفتار خیم گیسوئی چچان نکلا</p> |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|-------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|
|  | <p>آبرو ہر دم نہ سبکہ و ش ہوئی سر دیکھ</p> |  |
|-------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|------------------------------|-----------------------------|
| دام الفت ہے زلفِ برجم کیا | ہے گرفتار اک جہان ہم کیا |
| جو نہیں جانتا کہ ہی دم کیا | وہ ہے آسکا او کی فقر و فاقہ |
| جانکا میرے روگ ہے غم کیا | کہا نئی جاتا ہے دلگوں کھٹک |
| سچ بتاؤ نکلتا ہے دم کیا | بلبے شوخی کہ نزع میں پوچھا |
| اوسکے نزدیک ساغرِ جم کیا | مئی وحدت کا منے جام پیا |
| ہو معالجِ مسیح مرہم کیا | تیری بیمارِ چشم کا اوبت |
| اسمین پر شرطِ بیش اور کم کیا | جب ہے اقرارِ بوسیِ دنی کا |
| اونپہ تاثیر کر سکے سم کیا | زلف نے تیری جنکو مارا ہے |
| ہم سمجھتے نہیں کہ ہے غم کیا | غم عاشق کا حال سنگی کھا |
| قصہ طوفان ہے جہنمِ ریغم کیا | ہے جو آدہ اشکباری پر |



شافع المذنبین ہے اپنا نبی

حشر کا آبرو ہمیں ختم کیا



| | |
|---------------------------|-----------------------------|
| غم یہ جاتا نظر نہیں آتا | بارِ آنا نظر نہیں آتا |
| اب بھجنا نظر نہیں آتا | آبِ دیدہ بے آتشِ دل کو |
| نہیں آتا نظر نہیں آتا | جگو جینا فراقِ میر کی |
| اب گھٹا نظر نہیں آتا | بختِ خستہ کو میرا لہ دل |
| گھر میں جانا نظر نہیں آتا | ہوں وہ لاغر کہ اوسکی دبا کو |
| نہیں آتا نظر نہیں آتا | دہن یادِ باعثِ تنگے |

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>سراوٹھا ناظر نہیں آتا اب سنا ناظر نہیں آتا کوئی ذات ناظر نہیں آتا اب گھٹانا ناظر نہیں آتا</p> | <p>اب تو اس ناظر کا نالہ ہے اپنی آنکھوں میں جس نے تصویر یار سقف گردون کو میرے آہ بغیر زندگی کے چرخ کوئی جزیر</p> |
| <p>کرم کو بجز ترے اسی یا کوئی بہانا ناظر نہیں آتا</p> | <p>کرم کو بجز ترے اسی یا کوئی بہانا ناظر نہیں آتا</p> |
| <p>اس چال سے دل بیتے ہو کبکری کا اور ناز فی انداز اُڑایا ہے پری کا نالہ ہے کہ جہو کا ہے نسیم سحری کا اک تیر سے بل نکلی گا سب کچھ نظری کا باندھیں گی جو مضمون تری نازک کمری کا سر پر سری سایہ رہے شوریں سری کا لپکا ہے اگر اونکو تو ہو مفت بری کا عقا ہو کیون فقرش قدم رہ گزری کا بیوجہ نہیں شوق لباس اگر سری کا پایا ہے تو کیا سروئے پہل بیٹری کا ہے اپنی دعائیں بھی اثر بی اثری کا ہوتا ہے اثر جلد دعائی سحری کا ماقل ہے تو قائل ہو کہوئی کے کہری کا</p> | <p>تھو کر سی دکھاتی ہو چلن فتنہ گری کا غزہ ترا موجب ہے صنم فتنہ گر کا کہل جاتے ہیں سینی میں گل دلخواس سے آنکھیں تیری کہو لی کا سرانالہ دلکش کہل جاتی گی بار یکے فکیر شعرا صفا پروردہ آغوش جنون دل رہے یارب میں گوہر دل بی لٹی بوسی کی نہ دون کا ملتی ہے رہ عشق مجھے سحر عدم سے منظور ہے اونکو دل عاشق کا جلانا قمری ہوئی طوق گلو گیسری آزاد مقبول دریا رہ ہو تی نہیں ہر گز تاثیر ہے پیری میں فزون نالہ دل کی اوس شوخ کے باتون پہ نہ بھول اسی دل دانا</p> |

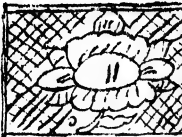
اوس شوخ کے باتو سپند بہول اسی ولہ دان
 بہو جھہ چکلتا نہیں گلزار میں غنچہ
 ایلان اولہ زلف پریزا دسے ہرگز
 اسی دیدہ دیدار طلب کیوں ہوشا باش

مائل ہے تو قائل ہو کہوٹے کے کمری کا
 دم بہرنا ہے شاید کہ نسیم سحری کا
 دیوانے یہ سودا ہے بڑی دروس کا
 قائل ہر اک اختر ہے تری منتظری کا

ہر جائی سے اسی اکبر و دکنہ گھاؤ
 دیتا ہے بہت رنج تفتش سفری کا

کبریز می عشق ہے پیماں ہمارا
 دل کرتے ہیں حُسنِ رخِ احمد پہ نقد و
 یارب دل صد چاکا اوس میں رھی اولہا
 ہو عشقِ نبی دور ہوا صنم کی الفت
 چشمانِ نبی کی ہے جگہ شیشہ دین
 سوجان سے قربان ہے زلفون پہ نبی کی
 ہے پیشِ نظر ابروئی خمدار محمد
 رخسارِ پُر انوار پہ آئی ہے طبیعت
 تر و یکہ کہتے ہیں مرثہ مردم دید
 ہر رنج احمد کے جگہ قلب میں کی ہے
 اوس چشمِ سیہ مست کو دیکھ گانہ جنگ
 تشریف وہ لائیں گی کہی نہ دل میں
 مرغِ دل حاسدھی پھٹک جاتا ہی شکر

ہر ایک سخن کیوں ہنوستانہ ہمارا
 اس جنس کے قابل نہیں بیعتانہ ہمارا
 کیسوی محمد میں ہو یہ شانہ ہمارا
 مسجد ہو آلمی کہیں تجنا ہمارا
 حورون کے عمل میں ہے پریشانہ ہمارا
 پیر یوں پہ ہے شیدا دل دیوانہ ہمارا
 ہے سمتِ حرمِ سجدہ شکرانہ ہمارا
 ہے صاحبِ اسلام سے یارانہ ہمارا
 چھٹکا ہوار ہوتا ہے یہ خستخانہ ہمارا
 اب برجِ قربن گیا کا شانہ ہمارا
 ہر شیار ہونگا دل دیوانہ ہمارا
 آباد کہے ہو گا یہ ویرانہ ہمارا
 کم ادسکو چہری سے نہیں افانہ ہمارا



مستی می عشق چنگی بے سراسر
ہے طرز سخن آبرو رندانہ ہمارا



اوتر آیا ہے اس آئینہ نقشا تیرا
یعنی سر دیگی لیامفت ہے سودا تیرا
لہو نہ لیتا ہے کرات کا دریا تیرا
صل کبھی فکر سے ہو گانہ مُعْتَا تیرا
کم نہیں نشہ صہبا سے نظار تیرا
لب لباب سخن بش ہے گویا کہ مسحا تیرا
بول بالا رہے تا عالم بالا تیرا
حُسن ہے نام خدا رشک تجلا تیرا
مجھ کو کافی ہے فقط ایک اشار تیرا

ہے سر سے دل میں خیال رخِ زیبا تیرا
یہ گران مال ملا ہے مجھے کسستی مولوں
ہے نبوت تری اسی شاہ محیط عالم
دہن پاک کے ہو نگے نہ کہے وصفِ قم
مست ہو جائیں نکیوں دیکھ کے اللہ والے
مردِ مدحی اوٹھتے ہیں اکدم میں ترا شکر کے کلام
عوش پر قامت موزون کا کرین ذکر ملک
دیکھ کر حضرت مولے کو نکیوں غش آئی
نگہ لطف و کرم کچھ تو ادھر بھی ہو جائی



خواب میں شب کو ہوا آپکا دیدار نصیب
آبرو جاگ اوٹھا آج نصیبا تیرا



دارا اسی سوار تہ ہے دربانِ عرب کا
طوبی ہے ہر اک نخل بیابانِ عرب کا
ذرہ ہون میں خورشیدِ درخشانِ عرب کا
بنم دل و جان سے سے جو سلطانِ عرب کا
گویا کہ ہون طوطی شکرستانِ عرب کا
ذرہ ہے فزون مہر سے میرا عرب کا

کس منہ سے کروں وصفِ بیابانِ عرب کا
کم روپ نہیں جُنسلہ سے بُستانِ عرب کا
روشن ہے قمر سے بھی سری طالع کا اختر
کرہتا نہیں وں شاہی دارین سے طلب
پڑھتا لب شیریں نبی کا ہون میں کلمہ
وہ فرشِ زمین عرشِ برین سے بھی اعلیٰ

خورشید بھی اک ثبۃ ہے ایوانِ عرب کا
 ہی آج پہ اختر مہ تابانِ عرب کا
 فوج رنگ ہوا ذرے سے شجا عانِ عرب کا
 پہ چمکتے یہ زبان بھی ہے نمک خوانِ عرب کا
 میں تابعِ فرمان ہوں سلیمانِ عرب کا
 قائل ہوں کیوں بوزِ فروِ سلمانِ عرب کا
 جو مرتبہ ہے مرغِ خوش آسمانِ عرب کا
 ہی دردِ زبان نامِ سلیمانِ عرب کا
 کیا واسطہ ہے شاہِ شہیدانِ عرب کا
 کیا وصف ہو مجھے شہِ ذی شانِ عرب کا

ہی سائیانِ یثربِ فلکِ کبھی میں جس کا
 کیونکر ہوں یہ شمس و قمر تابعِ فرمان
 جب تیغِ شجاعت کی گہلی اپنی جوہر
 اوس کانِ ملاحظ کی صفت کرتی ہو ہر دم
 تابعِ مشکبہ ہوں سرے کیوں نہ عجم کے
 اصحابِ پیمبر میں رہو مشرع کی مادی
 وہ بات نہیں طائرِ سدرہ کو بھی حاصل
 اب دیوِ لعین سے نہیں کچھ دغذغہ محکو
 آئی ہوئی آفتِ مرے تل جاتی ہی ہے
 وہ شانِ خدائی دو جہان اور مٹی پزیر



پہر آبرو قرآن کی تلاوت کا ہوا شوق
 پہر آیا تصور رُخِ حسانِ عرب کا



پاؤں اوس کا نہ کبھی ہم ہی پہلے دیکھا
 نخلِ امید ہر اک شخص کا پہلے دیکھا
 ذکرِ رفتارِ محمدؐ کو جو چلتے دیکھا
 درِ دولت سے نہ عشاق کو ملتے دیکھا
 نامِ احمدؑ کو زبان ہی جو نکلتے دیکھا
 چشم سے چشمہٴ رحمت کو اولبتی دیکھا
 کہ وہاں بائی نظر ہم نے پہلے دیکھا

سلکِ دینِ نبی پر جسے چلتے دیکھا
 ہمنے بُستانِ مدینہ میں برپا کعبہ
 راستہ اپنا دلی پاؤں لیا فتنوں نے
 گردشِ چرخ نے گو سیکڑوں چالیں بلین
 کلمہ گو ہو گئی تربتِ دینِ نیکرین مرے
 چشمِ میگون محمدؐ کی تصور میں مدام
 دروضہٴ پاک میں یہ کچھ ہی صفائی بخدا

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| بزم میلاد محمدؐ میں فرشتے تو نکلو تھے دلغ عشقِ رخِ احمدؑ میں ہے کیا کیرنگی اوسکا شانِ انجسَم ان گنی سب لوہا حالِ میتابی دلِ استو کھلا حضرت پر وادعی بٹرب و بطحانِ ادب کے جاٹے کیا سیہ سخت سے ہو پیرِ دینِ حسین | پاسِ آداب سے زانو نہ بدلتے دیکھا کبھی اس گل کو نہ بوباس بدلتے دیکھا میں سے تیغِ عرب کو جو نکلتے دیکھا دلکو ناہون مرے پہلو میں اوچلتے دیکھا کہ یہاں پر نہ پا حضور کو جلتے دیکھا زاغ کو ہنس کی رفتار نہ چلتے دیکھا |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبرو و دولہا جان میں بخدایِ دو جہاں
بہنے نے عشقِ نبی کام نہ چلتے دیکھا



| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| یا نبیؐ جس نے کہ دیدارِ تمہارا دیکھا فاتِ خالق ہے جو بی مثل تو تم ہی ہوتا شیفۃ ہو گئی جبریلِ امین سو جان سے کاش وہ دن ہوں روزی ہو کہ بشر کے ہیں سیرِ فردوس کی دل میں نرہی اوسکی ہوس ماہِ و خورشید کو اوس بادشہ عالم کی سینہ پاک کو آئینہ سی دین کیا تشبیہ پائی بیمار نے صحتِ مرضِ عصیان سے | اوس نے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا بہنے اوس نے نہ تبا کوئے نہ تما دیکھا قامتِ پاک کو جب ہم طوبے دیکھا لوٹ کر آئیں تو سب چہیں کچا کیا دیکھا جیتے جی جس نے کہ گلزارِ مدینا دیکھا آستانے پہ سدا نصیبِ فرسا دیکھا موجِ زن اس میں سدا نور کا دریا دیکھا اک نظر نکلو جو ای فخرِ مدینا دیکھا |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



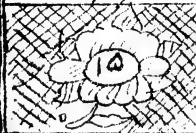
آبرو و بتکون و کعبہ یہ کیا ہے موقوف
بہنے ہر شئی میں اوسے نور کا جلوہ دیکھا



| | |
|----------------------------------------------|-----------------------------------------|
| جو دم بہرتی ہیں دل سے تلافیِ محشر کی قات کا۔ | انہیں ہے دغدغہ اونکو دراز روز قیامت کا۔ |
|----------------------------------------------|-----------------------------------------|

کھڑی کھڑی کیون پر رنگ شوخی طبیعت کا
اوترادیتی ہے صیقل جسطح خاک کدورت کا
اوپرین شکل نہیں کچھ بخشو انا اپنے امت کا
کہ گوشہ لامکان سے لگی تاج شفا کا
تمہاری خلوت کا الطاف کا مہر و مروت کا
دکھادی یاں انجکو ہال پاک حضرت کا

کھون جیو صف زقار براق سید عالم
محبت اگلی یون دنگ کفر و شرک کہو تی ہے
حبیب حق مین جو چارین کی خالق سی وی ہوگا
نقدق مین ہر اقس کی یہ رقت ہوئی حاصل
زمانے مین ہی کا حشر تک مہطفے چرچا
بہت مدت سے ہوئیں جلوہ دیدار کا طالب



مسلمانوں سے کوئی جانہیں ای برو خان
عرب سے تا عجم پہیلا ہوا ہے دین حضرت کا



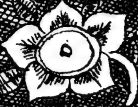
روایف باہمی موصح

یہ ضعف کا ہے زور کہ نوبت بکان اب
شاید وہ جھپہ پہلے سے کچھ مہربان اب
کوئی قوی ہے کوئی بھان نا تو ان ہے اب
غماز ہے کوئی نہ کوئی پاسبان ہے اب
وقت بیان صدمہ درد خان ہے اب
ایمل وہ تار و طاقت و تسکین کھان ہے اب
چکر مین دو دواہ سے کیون آسمان ہے اب
چمکا ہوا سا تو عرس روان ہے اب
اسی یاد یار دل مین ٹھکانہ کھان ہے اب
ٹھیک ٹھاکو جو تیر تو سید ہے کھان ہے اب

آب الہ نہ طاقت ضبط فغان ہے اب
یوہہ بی سبب نہیں آئے کسے کی یاد
سب سے شہ آئین کی بھان و ان لطف
دولت سرائے یار مین بی لگی جائیں گے
بہتوں سے اپنے مشفق من دکھو تھام لو
دونو جہان سے ایک نظارہ مین کہو گیسا
وہ کجروی کھان ہے کہہ رہے وہ سرکشی
بھاگے نہ لیکے سوئی عدم خوف ہی مجھے
پہلے ہی سی ہی رشاقیہ کجاگزین
یاں غسے قد چمکا و مان ابرو کا بل گیا

کیونکہ وہ لطف مہر و صحبت کھانچے اب
حسن و شباب جو ن کہان ہے اب
ای مرگ القدو کہ دم استخوان ہے اب
دریا و دشت میں جو یہ رگیزے ان ہے اب

باہن گلی میں ڈالکی سوتی تھی میرے ساتھ
جس پر کہ فخر و ناز تھا ای جان جان کہین
یاں جان کلونچہ اونہیں ہے خیال مگر
کشتہ نگار راو محبت کی خاک ہے



عزت کا آبرو کی نگہبان ہے خدا
خج بچھنے ہے یار دم استخوان ہے اب



لیکن شب فراوان ہے ظالم غضب کے شب
گویا ہر دم اس زمین رہی اکی شب کے شب
آفت کی شب ہے قہر کی شب ہے غضب کے شب
ون شام کی ہے صبح تو یہ ہے طلب کے شب

گرچہ شبِ برات ہے عیش و طرب کے شب
اندر ہر کے سوا نہیں دیکھا ہر سان میں کچھ
ہم نہ پوچھ کچھ شبِ ہجر انکا جسے سال
سے سر پہ مانگ افسانہ کا فر کی خلیفہ

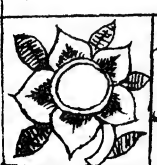


ہو جلد وصل یا رکھا اسی آبرو و نصیب
گزری مری بھی چپے گزری ہی کے شب

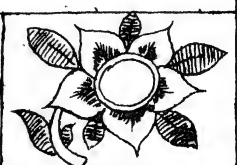


رکھتا ہوں اپنے سامنی رخِ تارِ شب
پہلو میں اپنی رکھتا ہوں خجہ تمام شب
کاٹی ٹپ ٹپ کے ہے دلیر تمام شب
آئینہ سان میں رہتا ہوں شب تمام شب
جھپکا کٹی میں دینے آخر تمام شب
سو گئے جسے اوکھی زلف معین تمام شب

انہی ہی یاد چشمِ فو نگر تمام شب
مرغوب ہے جو الفت مگلا بن فتنہ گر
سوئی دیا نہ تیر ہی جب انی ایک پل
ایدل خیال کیسو و زخا ریا میں
افشانِ مینی جبین پہ جب اس شکار مانی
اسی کا مشک خاک ہمارے خیالین



ہوں دنگ شعلِ آئین کیونکہ آبرو
وصلت میں بھی رہی وہ کہ تمام شب



ردیف باسی فارسی

مشتاق ہوں حال متور دکھائیں آپ
 عالم خرام ناز کا اپنی دکھائیں آپ
 رستی لگا کی ہونٹوں پہ بیڑہ چبائیں آپ
 دل بلیک بکا کما ہے ہمارا بتائیں آپ
 پی پی کی پائی دینگے دمان زخم
 صرفہ گھاؤ نازی گوسے حضور کو
 مطلب کھیری سنگی و کھتی بن نازی
 نکلو گی شب کو بیس بدل کر دھو گاکھ
 ہنسے ہومیری گریہ وزاری پہ اسقدر
 ہوتا ہوں بادِ مصحف طالع میں جان بحق
 تیر گھاؤ نازی میں مر ہی جاؤں گا
 بادل گھرا ہی چار طرف پڑتی ہی پھار
 میں اب تو یاد ابروی پر خشم میں مر گیا
 اسی جذب دل اثر ہی نہیں تجھ میں خاک بھی
 الفت ہو گی غیری مان مان ہو امتین
 مجھ سے شبِ وصال وہ یہ کھکے سو رہے
 مینی لیا جو بوسہ لب دل فی یون کما
 لیسن دلورین اوشتی میں جاتی ہیں جانی

یہ کن ترانی اور کیکو سنائیں آپ
 شو کرسی خفگان دم کو جگائیں آپ
 گل کو ہنسائیں تخت سوسن کھلائیں آپ
 یون ٹیڑی ہو کی ہکو نہ سیدھے سنائیں آپ
 گر پاس آپ تیغ سی انکی بھجائیں آپ
 پردیہ ایک تیر تو میری لگائیں آپ
 بس بس زیادہ مجھ سے باتیں بنائیں آپ
 ظاہر کریں گی نکو تہاری ادائیں آپ
 معلوم ہو جو ناز کیسے اڑھائیں آپ
 یسین اب تو بھر ہمیر سنائیں آپ
 ہی فیصلہ اسی پہ نہ خجور کھائیں آپ
 اسی برق و شہین کوئی ساون سنائیں آپ
 گہی کی چراغ طاق حرم میں جلاؤں آپ
 ورنہ وین بلائی مہری پاس آئیں آپ
 ہرین میں نہ میری روبرو قرآن اڑھائیں آپ
 میرا ہی ملو اکھائیں جو جھکو جگائیں آپ
 کیا خوب ہم تو پٹیر گینیں ام کھائیں آپ
 یہ عاشق کو نہ دین بد دعائیں آپ



زلفون سے اوکی ربط بڑھاتے ہو آہ و
کیون اپنو سر پہ لاتی جو ہم یہ بھائیں آپ

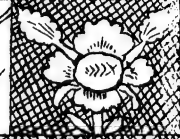


بیٹھی ہیں چپ ہنشین پاس اوکی اور کون چپ
کچھ غور حسن کی باعث نہیں و یار چپ
نکے ہی ہیں و شیون کی طرح روئی یار چپ
بات بن ٹپتی ہنن پیرتی ہیں سسٹا چپ

ہو گیا ایسا مریض غم تر ایکسا رچپ
ہی دہن تنگ اس قدر اوکا ہنن جاگو
کینچ چکا نقشہ دہن کامانی و بہزاد سے
فضل خالق سی و نیت ہر دم مجھے تکلام



گفتگو سی زیادہ کہوتی ہی انسان کے قدر
آبرو یہ یاد رکھ رہتی نہت سب شیا چپ



رویف تائی فوقانی

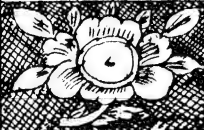


ہو گئی بکو زخم کار سے بات
پیش آئی اجی ہمارے بات
کوئی پوری نہیں مہاری بات
ایک ادھنے سے ہے مہاری بات
خاک ہو جائے گی مہاری بات
زر کی اسی سیم تن ہے ساری بات
سب غلط ہے اجی مہاری بات
تھی گر گد گدی ہمارے بات
ای پریدو ہی کیا مہاری بات
پراثر کیا ہے تھی ہمارے بات

کاٹی جب غیر فی مہارے بات
اب کھان و رہی مہاری بات
کبھی اقرار ہے کہے انکار
و مین دین س کو پھنسا لینا
حضرت دل اگر و روٹھ گئے
کے غرت کھان کی مہرو وفا
بولی و سنی حال دل میرا
سنکی و ہنسی ہنسی لوٹ گئے
روز اوڑانی ہو مجھ کو فقر و غنم
بیٹھی ہیں وہ جگر یہ تاتھ دہری

ایسی بگڑی ہے کہ ہمارے بات
 کیا ہے سر سی سر سی اور سی بات
 اسلئے سنتی ہیں تمہاری بات
 کیون زبان دیکھتی تھی ہمارے بات
 بی گئے سنکے وہ ہمارے بات
 کہنے پائے نہ اونے ساری بات
 پڑ ہی ہو یہ ہے تمہاری بات
 خاک ہو جا ہی گی ہمارے بات
 ٹھنڈی اب پڑ گئے تمہاری بات
 بن کی بگڑی ہے کیا ہمارے بات
 رکھی اسد نی ہمارے بات
 کہنے والی نہیں تمہاری بات

ایک بھی بات بن نہیں پڑتے
 دل کی گردن سے تیغ تالے
 دہن و لب پہ جان جاتے ہے
 شب کو آنا اگر نہ تھا منظور
 ہو نہو کچھ تو پائے مرتا ہے
 ہو گئی صبح دل کی دلمین رے
 بوسہ مانگا تو بولے یہ میرے منہ
 قبر پر گرنے آؤ گے پس مرگ
 خط سے گرنی رُخ ہوئی کافور
 وہ شب وصل ہو گئے ناراض
 رام اوسیت کو کر لیا دم میں
 کئے منہ تھوہتا لے بیٹھے ہو



وصفِ فداں یا ر خوب لکھے
 ابرو رنگی تمہاری بات



جو کی رہتی ہے ہولے والی بات
 کیا کٹھالے میں اوسنے ڈالی بات
 موت نی آکی کیا سنبھالی بات
 عشق میں اب ہوئی ہے گالی بات
 بات میں تھی اک کھالی بات

خوب تنہی یہ آزمائے بات
 بوسہ مانگا تو ترش رو ہو کر
 بات جاتی جو جبر میں سچے
 بات کب ہم کیسی سنتے تھے
 ہر سخن ہے تمہارا ذومعنی

غزوہ بے بات بات میں اوسکے سبھی کرتا ہے و نزالی بات

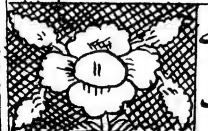


ہر سخن اوسکا پڑ معائنے ہے
اکبر و کی نہیں ہے خالی بات



سو تی نہی میری بخت مقرر تمام رات
شب تو کی طرح سے ہو معطر تمام رات
ہو عا میں ہم تمام ہنوگر تمام رات
آنکھیں مجھے دکھائی تھیں آخر تمام رات
اپنا گلور بنا تر خنجر تمام رات
آنکھوں میں آگئے ہیں سب مشک تمام رات
ہم اور بخت غیر مقرر تمام رات
سر پر اوٹھائی رہنا ہو نہیں گھر تمام رات
دن میری گھر تہا اور رہتی بارہا تمام رات
پڑتی یونہیں ہیں نیند پہ پتھر تمام رات

جاگا جو ساتھ غیر کی دلبر تمام رات
گردار ہے وہ زلف منبر تمام رات
یار بگزار ہیں حیر کی کیونکر تمام رات
روتا ہو نہیں جو یاد میں اوج چشم مست
دیکھا کیا میں خواہ میں ابروئی یار کو
ہے چشم سر گین تری یارخ کی نور سی
سو یا و ساتھ غیر کے تو جا گتی رہی
رہتا ہے شغل شور و فغان یاد زلف میں
شب کو و مہروش جو یہاں جلو گر رہا
بہر صنم میں شب کو جسکے تہ نہیں ہے آنکھ



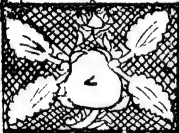
ہر دم خیال عارض و گیسوئی یار ہے
میں شغل اکبر و بھی دن بھر تمام رات



یاں منتظر کو نیند نہ آئی تمام رات
پر حیف ہے کہ موت نہ آئی تمام رات
تاروں سے بننے آنکھ لڑائی تمام رات
کی فوج غم کی دل پہ چڑھائی تمام رات

آئی نہ آپاہ دکھائی تمام رات
دل فی اوٹھائی بیچ جب ائی تمام رات
افسان تری جبین کی جو یاد آئی نہر و ش
یاد آگیا کیا اور ترنا جو بام سی

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>محو چنان کہ طلوعی تمام رات متنے واپس نہ زلف بنائے تمام رات کرتی رچی وچ ہوشربائے تمام رات ناولن لے دل کے دھوم مچانی تمام رات کاکل کی یاد میں نہ کھل آئی تمام رات چہری پر مردی رہی جیسا ہی تمام رات</p> | <p>کیونکر نصیب کو سہو ملو کہ جو رہے گو مبتلا بلا میں جو عاشقوں کے دل انگہیں جگھائیں چھو کہ کہے زلف پر شکن اک بل بھی نیند آئے نہ انگہوں میں نام کو مسم دن کو محو یاد رخ مہ جہن رسا شب کو نہ آئی آپ جو ای غیرت مسیح</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



کیفیت فراق کہوں کیا میں آبرو
 آرام دل کو غنیمت نہ آئی تمام رات



کہ پیری بھی نظر آتی ہے بلا کی صورت
 خاک وہ حشر میں دیکھ گھاڑا کی صورت
 ہمیں بکلی غم جو یہ مٹجائی گی خاکی صورت
 یہ بھی آئی ہے نظر ہلکو بقا کی صورت
 نہیں جہز شربت وصل اسکے دو ای صورت
 نہ تو ہے موت کی شکل اور نہ شفا کی صورت

کیونکر انگہوں میں کس حرفت کی صورت
 جسے دیکھ نہیں یاں شکل تان اسی دل
 مر کے لہلائیں گی اوس زبان جھانکیل
 تیغ نازبت شفاک سے ہو جائیں شمیم
 دیکھا بیا رحمت کو تو پیسے نے کھا
 تیرے بار لبت چشم کا کیا حال کہوں



آبرو واہ کا منہ ہی کہ ہوا اوس کسم
 مہر تک جیکے نہیں ہے کف یا کی صورت



ہیں سے ذرہ کو کچھ آفتاب سے نسبت
 تو ہی نقاب کو بیشک سحاب سے نسبت
 کہ عمر کہتی ہے اپنی جہاں سے نسبت

کھان بکھار کو روحی جناب سے نسبت
 تہاری رخ کو جو ہی آفتاب سے نسبت
 بہر وسام کا نہیں کہو بحر ہستی میں

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------|
| کہاں ہے ابرو کو چشم پر آگے نسبت تو یہ ہال کو ہی گیار کا بے نسبت ہماری شیشہ کو ہے آفتاب کے نسبت | دم مغالہ کیونکر نہ پانی پائے ہو مقابل اونٹنی کف پسی جبکہ بدترین سامی دلین کیونکر مٹی نسبت یار |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|----------------------------------------------------------------------|--|
| د بویا ابرو و الفت فی شعلہ رویونکی بجا ہی ہوا اگر آتش کو آگے نسبت | |
|----------------------------------------------------------------------|--|

| | | |
|----|-----------------|----|
| ۵۱ | رویف ثانی مثلثہ | ۵۲ |
|----|-----------------|----|

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| کیا سب کیا ہے خط کیا باعث ظاہر رنگ حنا کیا باعث ہو گیا حشہ بپا کیا باعث ناز و انداز واد کیا باعث ہی جو سر باد صبا کیا باعث ایکی زلف دو تا کیا باعث سوک میرا جو رکھ کیا باعث کیون گرفتار کب کیا باعث | کیون ہو تم مجھے حفا کیا باعث آتش رخ سے تری جلتا ہے ناز کی چال چلا کو ن اسی دل بن گئے دشمن جان عاشق پہر لی تے کسکی ہوا خواب سے بین دل کی لیتی ہے دل عاشق سے بنت بی دین نے پس مرگ سری دل مرا کا کل پچپان لئے تری |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|---------------------------------------------------|--|
| آبرو دلپہ کسی ابرو نے کام سینی کا کیا کیا باعث | |
|---------------------------------------------------|--|

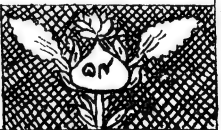
| | | |
|----|---------------|----|
| ۱۶ | ورسایان میلاد | ۱۷ |
|----|---------------|----|

| | |
|------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|
| گفتار سیجا ہی کہ رفتار قلم آج کم جام سفالین سی ہی ہمسما غم آج | پڑا دم تحریر جو حرفو بین بے دم آج ہی جوش می حسن شہنشاہ امم آج |
|------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|

| | |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| دیتی ہیں مبارک بخشش اہل حرم آج | خوش ہو کی سنائی ہیں ملک مژدہ میلاد |
| خوش ہو کہ ہی میلاد شہنشاہ ائمہ آج | پیہم در و دیوار سی آئی تین سدا تین |
| وہ سر ہوا اصنام کا خم سو قلم آج | وہ بارہ کسری کی گری کنگری چودہ |
| تہہ آگنی اہل عرب والی عجم آج | پیدا ہو اوصاف صبا م کہ جس سے |
| وہ ہو گیا کعبہ پہ نصب بنر علم آج | جبریل فلک سے و پے تہنیت آئے |
| زور و سکا ہوا قدرت اللہ سے کم آج | اطیس چار ڈون میں چہا خوف سجا کر |
| ہر ایک ہوا مورد الطاف و کم آج | ہے نوزی مہر ہر اک خانہ تاریک |
| ہر سمت سی مستانہ اوٹھا برکرم آج | جو تین پہر اک گل ہی اسنگون پی ہنر |
| گم صفحہ دینا سی ہوا نام الم آج | کائی ہی ہر اک سمت سے آواز خوشی کی |
| کرتا ہوں قلم سی سر کھار قلم آج | ابروی محمد کی تین اوصاف بیان کہتا |
| ہی خانہ دل غیرت گلزارم آج | اوس پہول سی رخسار کا اسین تصور |
| دیکھ آئی ہیں حکمت سے ہم اقلیم آج | مضمون کمر ایچا ترکیب سے باندہ |
| ٹہری کا کسی جا پہ نہ رہو ارقلم آج | طی سر سے کریں گایہ رہ نعت بنی کو |



وہ صل علی میری ہر اک شعر پہ کہتا
اسی آبرو ہوتا اگر حش ان عجم آج



بدلہ ہوا ہی آج تو سرکار کا مزاج
اوٹھتا نہیں ہے اوس نہ عیار کا مزاج
بلی مہاری کا کل خدار کا مزاج
ہم سی ملا ہی اب انہیں دو چار کا مزاج

جو پوچھتی ہو مجھے گنہگار کا مزاج
نازک ہوا، اب تو یہ مجھ زار کا مزاج
سو دایوں کے اپنی ہی لیتی ہی بل کی
درد و غمان و حسرت و آہ و غم و بکا

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p> جی چنچ ہفتین پہ میر جی یار کا مزاج کوئی بھی پوچھتا ہے سیدہ کار کا مزاج تھا کھیا ہوا یہ ابر گھر بار کا مزاج ہے کس بلا کا میرے شب تار کا مزاج پایا نہ مینی آج تک اس یار کا مزاج بیمار پوچھتا ہے یہ بیمار کا مزاج کتنا ہے تیز ابرو مئی حصار کا مزاج زاہد ہے ایک جھوڑا ر کا مزاج صاحب تکیوں پسند ہو اغیار کا مزاج بنیاد بھی ہو بلبل گلزار کا مزاج </p> | <p> خاطر میں لای کب وہ مہر کو بھلا پریش غمیں بے زلف کی سودا کی کہیں اک پل میں مہنی دینے تر سے گہنا دیا لاتی نہیں خیال میں بہ طولِ روزِ حشر اس تجو میں صورتِ عفا سے عقل گم ایما جی شیم یار ہے مجھ نزار کی طرف ہے سرسبز یہ قافلِ عاشق و لنگار خالی نہیں ہے رشتہ سے تسبیح کوئی بھی ہے جیسی روح و مینی فرشتی ہرینگی اوس غنچہ لب کو دیکھ تو گلہائی باغ سی </p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



نثری یہ خیال چلتا ہی ای برو دھام
 بچر و مٹی کیسا ہی چنچ جفا کا مزاج



روایتِ حامیِ حلی

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p> خوب کی ایجادِ تنہی آزانے کی طرح یہیں ڈال ہی آسبای چنچ دانی کی طرح قصۃ الفیہ کو سن لو فانی کی طرح کوچہ گیسو میں جانگلی جو شانی کی طرح غلٹِ حسیان کھسکے شامیانی کی طرح کا لید یار ہے مجھ کو قیدِ فانی کی طرح </p> | <p> تیر مڑگان سے اڑا یادِ نشانی کی طرح یادِ خال مہروش میں جانی میں تنگدلیوں درِ دل سنی سے ہوتا ہے اگر جسم مزاج کیونکہ کھل جائیں دلِ صداک کی پستی واعظو کچھ ڈر نہیں خوشیدِ مشہد کا ہرین روح کبریا کر یہ کہتی ہے فدا کی بارین </p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| دکھو پہلو میں ڈالائی سہو شانی کی طرح آپنی اچھے نکالی ہی جلانی کی طرح اتنے کیوں ہمسی بدلتی ہو زمانہ کی طرح سیکھی ہی اوس شوح کی کیا ہی شانی کی طرح باغ میں کیوں ڈالتی ہو شانی کی طرح | تسا دینا میں کوئی ہی اور بھی ناوک گلن دیکھتے ہو مجھ کو جب بنجائی ہو غصتی ہی رگ کام جاتیں گی اکدن اسی تو گو میں غریب دیکھ کر دوج اوسکی مٹجائی تہین لیں حسین بلبلو پہلو نہ اتنا چنہ روز ہی بہار |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



شکل مایرونی جو متنی بنائی آبرو
ہی بھی اوس رشک عیسیٰ کی بکائی طرح



| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| بجر کی شب میں کہاں جاتی ہے صبح جب طبیعت میری گہرائی ہے صبح روز ہمیر اک غضب ماتی ہی صبح شام ہی رورو کی ہو جاتی ہی صبح گل کی اگر کان کیوں کہاں ہی صبح شام کی بھی صاف بنجائی ہی صبح | دھل کی شام سے آئی ہے صبح چاک کر تا ہوں گریبان شکل گل بچ دیتی ہے یہ وصل و جبر میں دن کو روز کر گیا کرتا ہوں شام وہ نہیں سنتا تری اسی عن لیب جب یہاں آتا ہی وہ خورشید رُو |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبرو یونین بسر ہوئی ہی عمر
کلاہ شام آئی ہی گہ آئی ہی صبح



رویف خامی معجمہ

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ہی رشک سے پہنی ہوئی لالہ لعل سنخ او ترک یہ پہو لا خزان میں چمن سنخ سُن پائی اگر مایر کا وصف ہن سنخ | اوس گل کا جو دیکھا ہی کہی پیر میں سنخ محب زخم نمایان میں تری تیغ کی تن پر ہو رشک سے دل خون عقیق میں مینی کا |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>یہ بولی ہے شفقِ حُجّہ ایمانِ حُجّہ</p> | | <p>تم بھی تو دکھا دو اسے اپنا بدنِ سرخ</p> |
|  | <p>آئی ابرو و جبائیں پہرِ خون کے دریا پہنے جو کج کج میں پھر پیرِ نیکِ سرخ</p> |  |
| <p>تو خونِ رومی سی میری بھی انگلیں سرخ نہیں سجا فے قاتل کی گردِ و اماں سرخ کیا ہے کسنی ہو رو کی رنگِ مہمانِ سرخ مسی سے اودھی ہیں لبِ رنگِ نالہی نہانِ سرخ میرے لہو سی جو ہو اُو کی تیغِ نیرانِ سرخ</p> | <p>و اماں کے نشہ می سے جو چشمِ جاناں سرخ ہو اے خونِ کسی بگینہ کا دامن گیر یہ کسکے اشکو نشے بہتے ہیں خون کے دریا نکیو نکر انہ گمانِ نیکم و عقیق کا ہو شہید ہو کی دو عالم میں سرخِ زہرِ ہواؤں</p> | |
|  | <p>ہو گا ماہِ کبھی اوس پہ ابرو و سرِ سرخ کہ زردِ روغن اور رنگِ دی جاناں سرخ</p> |  |
| <p>وہ بھی سایہ سی رخ کا ہے ایسا دہرخ مردمِ چشم کی جا نگہِ ہمیں پہرِ تابی دہرخ صاف تو یہ ہے مہ و تہر اچھا ہی دہرخ شمع ہی گل ہے دل زار بنا کیا ہو دہرخ زلفِ رخِ پر ہے خازنِ لبتِ شیدا ہی دہرخ دید کو اپنے خود آئینہ بنایا وہ دہرخ</p> | <p>کون کہتا ہے کہ نورِ شید سی بمتابی دہرخ دلکے آئینہ میں اسطرح سما یا ہے وہ دہرخ مجھے کیا پوچھتے ہم ہیں کہ کیسا ہی دہرخ مہرِ بے ماہ ہے یاربِ ہے یا شعلہ رخِ روشن سے عدا ہوئی نہیں زانسیہ کیا صفائی رخِ محبوب بیان ہو چکے</p> | |
|  | <p>ابرو او کیے صفتِ حد بیان ہے فزون اوس کا دل جانتا ہے جسے کہ دیکھا ہی دہرخ</p> |  |
| <p>رویفِ دالِ مہملہ</p> | | |

سقوط قدح طہار محمد
یار رب ہوئے ترجمے دیدار محمد
کافی ہے مجھے سایہ دیوار محمد
بین عرش سیما فرشتہ طلبگار محمد
یہ سر موہرا اور ہو دیوار محمد
سو جان کے وارفتہ رفتار محمد
جس کا دل ہمارے بیمار محمد
ہوں نقد دل ام جان کے خریدار محمد

سجود تضا بروی محمد
مہون روز انزل سیما طلبگار محمد
کچھ کچھ ہو بس نقل نام کی نہیں ایل
انسان کچھ جان پر ہی حورو ملک
کچھ حرم نہیں خلد برین کی مجھے ولند
کیا مجھ پہ ہے موقوف ہر اک جن ملک
کب تک یہ شفا حضرت عیسیٰ مگر
سو دے نہیں جنہر یوسف کا عزیز



ای ابرو کیونچاؤن کسی اور کی در پر
کافی ہے مجھے سایہ دیوار محمد



کہ ہی فرخوس ایوان محمد
ہی وہ خوشی دامن محمد
جو ایدل ہے شتا خان محمد
سمجھتا ہے خدا شان محمد
میں دیکھوں مرقی دم آن محمد
بلاتشک میں وہ خاصان محمد

یہ اک ادنیٰ سی ہے شان محمد
مہکتا ہی لباح جسم جس سے
درد و اوسچہ فرشتی پہنچی یکن
بشر کیا اوسکا رتبہ بانٹا ہی
آئیے نزع میں لائیں وہ تشریف
جنہیں ہم کمال اور اصحاب سے عشق



حجل میں ابرو جس سے مہ وہ ہر
وہ ہی روز ایوان محمد

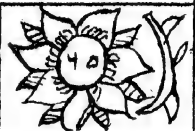


برو فیض الہی

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>چاند عارض تھا ترا اور کسان مجھ کا غنہ چو کرے بہرے لگا نکلے پکارا کا غنہ نکلے اور بجائی یقین ہے ابھی پار کا غنہ ہو گیا اشکوں سے بہر کف دیا کا غنہ ہو گیا صفحہ آفاق سے عفا کا غنہ نظر آئی لگی خط کف صحرا کا غنہ قوتِ دل ہے کہ ہی انگھ کا تارا کا غنہ زلفِ لیلیٰ کا ہے سطور و سنو کا غنہ بن گیا ہے ہمدن چشمِ متشا کا غنہ</p> | <p>تق ہوا پر تو رخ سے جو سراپا کا غنہ جب تری چشمِ غزالین کی لکھنے ڈالوں لکھوں کچھہ حال جو بیتابی دل کا اپنے یاد لکھنے میں جو وہ روی کتابی آیا اتنے اوس غیرتِ بقیس کو کہتے نامے حالِ وحشت کی جو میں دست دراز کیا لکھوں نور انگھو کا بڑا ضعف گھٹا پڑے کہ وہ خط کیون نہ دیوانہ ہوں تین دیکھ کے مثلِ بخون دائرونِ ستری دیدار کے خاطر ای شوش</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



نامہ بار کو پڑ کر نہ خوشے ہو کیونکر
آبروی مری تیر کا لکھا کا غنہ



روایاتِ پہلہ

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>الٹی سر پہ گولی سرے سایا ہو کر پہر او جالا ہوا آنکھوں میں اندھیرا ہو کر پڑ گئے ماتھے کمر میں تری حلقا ہو کر طاہر رنگِ فنا اور گھیا عفتا ہو کر دل کری نالے جو ناقوسِ کلہا ہو کر خاکِ تربت سے مری رنگِ شہلا ہو کر کیون جلائی ہو مجھے آگِ بگولا ہو کر</p> | <p>گدزِ وحشت میں جو میں جانبِ صحر ہو کر محو رخسارِ زلفِ پشیدہ ہو کر بعدت کی سری دامنِ عفا آیا نینے بوسے یہ لئی اوکے کفِ رنگین کی خوا غفلت سے یقین ہے کہ وہت چو کاٹ پو واہری حسرت دیدار کہ نکلی پس مرگ غصہ ہر وقت کا اچھا نہیں ہوتا صاحب</p> |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>گھر ہی سنان نظر آتا ہے صحر کی طرح اپنے عاشق سے عبت کرتے ہو بیان گزیر حق تو یہ ہے کہ ہے اخلاق محض تغیر اوس پر رونے دیا لکھکے اگر خط اپنا وہ اولہد جا بیکجا عشاق کا مر جائیں گے زور و حشمت گنیا بعد فنا بھی اپنا صورت غالب ہے جان میں پڑا رہتا ہوں</p> | <p>رنگیا کسکے مجھے زلف کا سودا ہو کر چو ربیارسے بنتے ہو مسیحا ہو کر غیر رنجاتا ہے حسنات پہنسا ہو کر دست قاصد وہین چکا یہ بیضا ہو کر زلف گردین جو پڑ جائے گی پندا ہو کر خاک تربت سے برباد بگولا ہو کر ہجرین زلیست بسر کرتا ہوں مردا ہو کر</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبرو پہیر کھیا دئے جو وقت لگے
قعر جسم سے جان و گئی چڑیا ہو کر



| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>جلوہ حسن دکھاتی ہیں وہ کیا کیا ہو کر قتل عالم پر کر باغ نہ اسی ترک حسین ہے تماشا کہ نگہ تیری نہیں ملتی ہے مار ڈالیں گے اگر اب کی انگبین مہر کو چین سے رہتی اگر ملک عدم میں رہتی بے سبب کسلی مجھ ناز سے ابرو پہے بل آجے ان مجھی سم ہی یہ ہوں برگشتہ تفسیب عشق اور حسن دکھائی جاتی ہیں نیز نگ اپنے ہیں گئی صورت فریاد گئی شہرین ہیں خط کی آبی سے دو چندان ہو کر فوٹو رنگی</p> | <p>چشم میں نظر دل میں سودا ہو کر تکیوں جہان میں تو برا ہوتا ہے چہا ہو کر گو کہ آنکھوں میں سری رہتی ہی سہ ماہو کر لب جان بخش ملا دین گے مسیحا ہو کر سچ تو یہ ہے کہ پڑی بخین پیدا ہو کر قتل مایا کو کرتے ہو مسیحا ہو کر دشمن جان سے مرایا مسیحا ہو کر ہو کی مخنون کہی کہ صورت لیل ہو کر بنکے واقع کہی کہ صورت عذر ہو کر حسن قرآن کا بڑا اور محض ہو کر</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

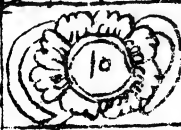


ابرو طح سلفہ ہے بل قافی کو
طبع کا زور دکھا صورت دیا ہو کر



ہر گھیا آئینہ رواج سر سے مگر ہو کر
روز غم باغ میں جاتا ہوں جو مضطرب ہو کر
ہو کے جاؤ نگاہنا چشم جہان سے اکدن
مژدہ ترک تنہا کرنے مارا مجھ کو
جذبِ الفت نے دکھائی ہے کشتِ اتنی تو
اگیا دل میں جو اس بحرِ لطافت کا خیال
دوری افشان کی بھی بروی بت قاتل سر
خاک میں بھگو مار ہوئی جس ت آؤ کو
یادِ رنگ گل عارضِ عبور و تامل کہی
رنگ بدلی کا کسے روز جو خونِ ناحق
خاک ہوئی یہ بھی پکا یہ مجھے لبِ کار کا
یا بزمِ بخیر کہی ہوں کہی سحر میں دوان
اس خطا و سنہ بد خو کی اوٹھائی یکن ستم
غیر بھی تبا کوئی آفت کا مگر پر کالہ

رہ گیا بخت مرا سہ سکن در پہ کو
سبزہ آنکھوں میں کٹھک جاتا ہے نشتر ہو کر
عشق موی کمر یار میں لاغر ہو کر
چنبکے دلیں مری صورت نشتر ہو کر
میر کی کچی سے نکلتے ہیں وہ اکثر ہو کر
اشک اندی میری آنکھوں میں ہند ہو کر
لطف دینی لگی شمشیر کا جوہر ہو کر
آخر کار ہوئی صاف نکدر ہو کر
آنکھ سے اشک نکلتے ہیں گل تر ہو کر
تیغ قاتل میں چک ہا گیا جوہر ہو کر
منہ ملی یار کی مٹی مری ساغر ہو کر
یہ ملاشیفہ زلف مغربہ ہو کر
رہ گیا سینہ میں پتھر دل مضطرب ہو کر
الی اوڑا نامہ دلدار کہو تر ہو کر



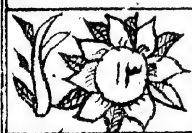
قافیہ اور بدل کر کہو اس میں اشارہ
ابرو و پیشانی میں شمشیر خور ہو کر



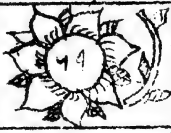
رہ گیا امہ چراغ تیر دامن ہو کر

واغ دل نے چکے ہی مری روشن ہو کر

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>آتش رنسنے وں پہنک جائیگا اسی شعلہ عذار چاک دامن جو گھیا دشت میں بسودا صورت برق چمک جا اگر تری نگہ مسی مالیدن لب تار جو دیکھے اوسنی میں وہ مجنون ہوں کیا جامہ دیکھا خیال شجر ناز قوس لب گور سے نالان دل ہو اثر سوزش دل بعد فنا ہے یہ ہوا افکے مرگان کا تصور دل نا فہم نکم کسنے بوسون سے کیا آپکا نیلا خسار خط جو چہری پہ نمودار ہوا کوس گل کی سوزش دل نے میرا خانہ تن پہ ناک دیا سبزہ خطی تری چہن لیا دل میرا نور شمع رخ جانان کی تصور میں کلیم</p> | <p>تم جو گزرو گی کہی جانب گلشن ہو کر اگنی خار رفو کی لئے سودن ہو کر جل بھی خاک ابھی ماہ کا خرم ہو کر رگیا لعل بخشان گل سوسن ہو کر پہنکیا دامن حصار میرا دامن ہو کر آئین مدفن یہ جو وں شکل بہمن ہو کر رگیا زرد سرا سبزہ مدفن ہو کر کسین چہرے جا جگر میں یہ سوزن ہو کر رگیا پھول سا رخ کیوں گل ہوں ہو کر رنگ خسار اوڑھا طائر گلشن ہو کر گھر حلا یا ہے اسی شمع فی روشن ہو کر خضر نے ٹوٹ لیا ہی مجھے رہن ہو کر ہم بھگے گری طرف وادی میں ہو کر</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



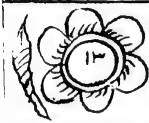
ابرو شکوہ اغیار ہے اباحال
ریخ دینی لگی جب دوست ہی دشمن ہو کر



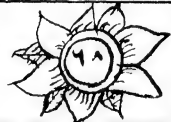
دکھا دیتی مین وہ جلوہ بہر صورت عیان ہو کر
جگر پر کام کر ماتی مین پلکین بر چہیان ہو کر
زمانی مین ہوئی مشہور وہ برق جہان ہو کر
زمین کی کس جگہ کس سمت جائیں گے کھان ہو کر

نہیں رہتی جاری آنکھ سے اکدم نہان ہو کر
وہ ابرو کا شتی مین دکو تیغ اصفہان ہو کر
جو نیلے آہ سینے سے سرے آتش فشان ہو کر
ہند بعلوم ہو کون کون مین کس سے آئی مین

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>منہیں لازم ہے اتنی بد زبان سیدمان ہو کر اویسی بھی رہ گیا اک ترمیری کا سا گمان ہو کر گیا کوئی نہ اس دارِ فنا سے شادمان ہو کر وہ کس کس سے وفاداری کرین جانِ جان ہو کر رہیں گی سینہ تار یک سنم وہ تابان ہو کر کبھی ہو کر چری گہ تیغ ہو کر گہ سنان ہو کر رولا تا ہی وہ اٹھو کو مسری ہر دم دھوا ہو کر ترشی شیر قاتل رنگائی خون چکان ہو کر</p> | <p>صنم اس درجہ مہنتی گا لیو سپر مہبت کہولا گیا مین تاوان گھراوئی زبان کی گناہوں مین تسائیں ہزاروں کی رہیں لہجی کمال مین گلہ ایل عیث ہو چکا اونسے جو فائے کا پڑنگی پڑنگانِ صنم سے دل مین جو رشتی گناہ وایرو و مرگان مین تری قاتل عاشق خیال زلفِ خوبان مین کیونکر اشکباری ہو کیا چو رنگا کہوں عاشقوں کو ایک سے دم مین</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



مٹا دی ہستی مہو م کو ای آبرو دل سے
نشانِ وس فی نشانِ یاس کا تو بی نشان ہو کر



| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>جہاں کو قتل کرتی ہو مسیحائی زمان ہو کر حلب کے سیر کو آیا ہوں اب ہندوستان ہو کر کھڑی ہو سرو کی مانند کیوں سرو روان ہو کر کہ ہر جا یہ تلگن تلگن ہمارے سائبان ہو کر سراپا رہ گیا ہوں شل کشتِ زعفران ہو کر ہنوز غرور شیخ و شید و مرزا و خان ہو کر نوانا می یہ حال کی ہے ہمیں اتوان ہو کر تو ہر اک غنچہ گل کھل گیا ہی عطر دان ہو کر وہ مین خاموش سوس کی طرح ایس زبان ہو کر</p> | <p>ہمارے عالمی گاہک ہو تم آرام جان ہو کر ہوا ہوں مجھ مین عاشق زلفِ بتان ہو کر جسم کی سیر موانی غنچہ لب گلشن مین چل ہو کر سمایا ہے تصور کس سیر کا اپنی انگبوں مین میری صورت کی دیکھئے سے کیوں اونکو سنسی آئی نسب کو اور سب کو حشر مین کوئی نہ پوچی گا بسانِ اشاک گر کہہ کسی سے اوٹھ نہ سکتی نسیمِ صبح کی مانند تم آئی جو گلشن مین تصور مین کی دل مین ہی مہو ہونوئی مسی کا</p> |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

مخوذ خط جو ہے اس ہول سے رخسار پر ای گل
لکھا تا ہے جو سرمہ اپنی آنکھ بن گئے قاتل
وہ ہے مانند گل میں مثل بلبل باغ عالمین

یہ سہزہ باغ کو کھل بنا دیگا خندان ہو کر نہ
تو وہ تیغ نگہ کو تیز کرتا ہے فسان ہو کر
وہ کیونکر نہ وصف روی رنگین خوشنما ہو کر



لگا دی برو پر اور بھی اک ماہتہ اچا قاتل
یہ کب تک ایڑیاں رگڑا کر یگانیم جان ہو کر



جوانی دلی نخلین کے سے آتش نشان ہو کر
کیسکے جہنم رورو کی مینی جان کہوئی ہی
بنیں کہہ اور جبکو سو جہتا جز قتل عام ای ترک
بہر صورت میں قاتل عاشقوں کی ابرو و مژگان
بہان کمال دولت چھوڑ کر اک روز جانا
کیا عشق کرنے اوسکے ایسا ناتوان مجھ کو
خسبے ماہتہ سے اس تفرقہ انداز گردون
میں اور غبار و خون روبرو موجودین ادم
نہ بھی جی بھلا چھ نہ دل کس طرح اپنا

تو چرخ چکر اور جا بجا دم میں دھوان ہو کر
ہر سبک ابر ترست پر ہمیشہ سائبان ہو کر
ہماری جانکو آیا ہے تو چنگیز خاں ہو کر
کہے تیغ و سندان ہو کر کہی تیر و کمان ہو کر
نہ میٹھو منعمود و دکن کا خاں شادمان ہو کر
کہ بیسی ڈالتا ہے دیوان ہی بارگراں ہو کر
ہوئی کیا کیا پریشان جمع بزم دوستان ہو کر
بچھے منظور اوسفاک بسکا استخوان ہو کر
کہہ گئے ہیں غلام اسپر گناہین بھلیاں ہو کر



لئے رہ بنس دل کو تو بفل شین آبرو اپنے
خزیدہ گھا کہے تو کوئی اسکو قدر دان ہو کر



کس سبب ہیں داغ اور جگر میں چسکر
بھکوانی ہیں سدائگی گھر میں چسکر
عشق کیسوں پریشان داغ اور کیا

ہی ہی عقل کو خود اپنے خبر میں چسکر
واقعی طاق میں الف کے ہنر میں چسکر
ایا پاؤں سے نکل کر میرے سر میں چسکر

کہا ئی موتی ہے خجالت کے بہنور میں چسک
عقل کو جنکے ہے مضمون کمرین چسک
سیج ہے یہ بات کہ ہے پائی بشر میں چسک
کس قدر رکھائی ہیں گرداب ہنر میں چسک
کہا ئی بن بن کی دُہوان اگل سقر میں چسک
کہ تپ غم سے یونہی ہے مجھے گھر میں چسک
خود بخود دلو کو سر کج ہے بر میں چسک
کہا تے پہر کسلئے ہم راہگز میں چسک
بیٹھ جاتا مہون تو آجا آئے سر میں چسک

دُردمان سے نہاری جو مقابل ہو جاسی
حال ملک عدم آباد کا پوچھو اون سے
ہو کی پابندِ مقدر نہیں نکتا اک جہان
نہ ملا پرنہ ملا گوہر مقصود کہیں
آتش عشق اگر اس میں اثر کر جاسی
مجھ سے کس طرح رہ ملکِ ندم ملے ہو گے
او کو اغیار نے سینے سے لگایا شاید
جذبہ دل سے لیا اونکو بلا گھر بیٹھے
ہوں وہ برشتہ مقدر جو کہے تھک کرین



آبرو ملتا ہے گھر بیٹھے جو تقدیر میں ہے
لوگ کہا تے ہیں عبث الفت زمین چسک



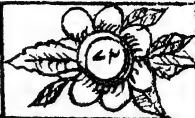
ہیں سپاہی اپنا سر رکھ دینگی ہم تلوار پر
بود و باش اپنے فراغت سے ہی نوکِ ناپر
انگھہ اب ڈالیں گے ہم بھی روزن دیوار پر
طعنہ زن ہے چشم اپنے ابرو دریا بار پر
کچھ نہیں سو قوف ای جانِ جہان دوچار پر
کیون نہ ہو جاؤ نہیں قربانِ ابروئی خدا پر
سجہ پر نازان ہے زاہد پر ہمن زنا پر
وامی قیمت مند سے سایہ چڑھ گیا دیوار پر

جان کو صد فی گریگی ابروئی حشر پر
تا تو اتنی ختم ہے اب مجھہ خیف و زار پر
غیر سے ہو گئی ہے امنون پہر تارک جہانک
جوش زن بارہ مہینے یہ ہے وہ ہے چارہ
ایکٹی تیغ بھا کا سیکڑوں پہرتے ہیں دم
کاٹ ایسے آج تک دیکھ نہیں تلوار میں
کُتہ باطن سے نہیں دو نو کو کچھہ ہے لکھی
کرتے کرتی دوڑ دُبو پائے کچی ہیں پہنچا جو میں

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| چشمیں کیا ہیں جسکے بل بھی بلا کر دان رکھے رکھے سینہ بل کر پاؤں ایسے روئے دل و خرم خواب میں اگر لڑائی مجھے وہ پر وہ نشین | پہول کہی میں دم گلشت جو دستار پر دل پسا جاتا ہے عالم کا تری رفتار پر کیون نہوں نازان میں اپنی طالع بیدار پر |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



اکبر و سامان حیات و مرگ کی ہین و سکے پاس
ننگی موقوف لب پر موت چشم یار پر

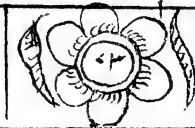


روایت نامی معجم







| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| مئی خواہی ہین ڈسنگت ہشیار کی انداز کار قم عیسیٰ کیا ہٹو کرنے مہاری پر یوں میں ہے یہ ناز نہ حور و نین آداب پہر ایک قیامت کا ہوا سامنا دل کو بن بن کی چلین لکھ یہ طاووس چہن میں جو معتقد فتنہ محشر نہو ای شوخ دم میں کہی ای حضرت دل اسکے نہ آنا | پہلے اور ہی ہین چشم شنگار کی انداز رفتار میں پیدا ہوئی گفتار کی انداز ان سب کے جدا ہین سری سرکار کی انداز پہر دیکھتے میں ہم کسی رفتار کی انداز پاسکتی ہین کوئی تری رفتار کی انداز وہ دیکھ لی اگر تری رفتار کی انداز ابروئی سنگر میں ہین تلوار کی انداز |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



ای ابرو عشق اسکا ذرا سو چلی کرنا
ہین قیامت و لہار میں سب کی انداز



| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| کشت و خون فرقہ عشاق ہین گاکاں روز عشق میں جسکی مجھی چین آیا اک روز زندگانی ہے مجھی تلخ شب فرقت میں دیکھو عاشق سی نہیں منہ کا چہنا ناچہا | رنگ لایکا تر اسخ دو پٹا اک روز اوسنی صد حیف مرا حال نچو چہا اک روز شریت وصل دین کر مرا بیٹھا اک روز پر وہ کہلو ائی گایہ لچکا پر واک روز |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| جان تہی بین جہاں ہی بہ اونہیں ملت ہی | عوض سخت یہاں گور کا سخت اک روز |
|  <p>اکبر و چو شپ فرقت میں یہے رونا ہے گہر زبودی کا تری اشک کا دریا اک روز</p> |  |
| <p>آئی ہمار ہو گئے سب کوہ و راغ سبز خط زمرہ میں کا جو پڑ جائی اون کے عکس کا فور داغ دل سے میرے مہر ہو گیا سرسبز ہونہ کیا جواز لہی بین تیرو دل</p> | <p>پر حیف ہے ہوئے نہ میری ملی داغ سبز ہو جائے شکل سبز گلشن ایام سبز کیا منہ جو رو برو ہو اس کے چراغ سبز رنگے سے خاک ہو گئے پرو بال زباغ سبز</p> |
|  <p>یہ سبز رنگ تہر کے پتلی بین اکبر و عشق کو دکھاتی بین ہر روز باغ سبز</p> |  |
| رویف سین مہملہ | |
| <p>عمر بہرستی ہے انسان کو خیزینے کی ہوس عشوق چشم و لبے سب ان پوری کر دوڑ چرخ و دوں کے سبزوں گم لوٹ کی ہوس لکھی خون لہی بینی بین غم کھاتی بین تیری جھڑن</p> | <p>مر کی جب ہو دفن تب جانی دھنی کی ہوس اب نہ مرتی کی ہوس ہو نہ جینے کی ہوس اسپ بھی اب تک وہی ہے اس کمپنی کی ہوس ابنہیں اسکے سوا کہہ کھانی پینی کی ہوس</p> |
|  <p>جو ہوا فانی رہا وہ اکبر و آرام سے وہ رہا گردش میں دایم جس نبی کی ہوس</p> |  |
| <p>ملا زما میں ہکو نہ کوئی یار افسوس تمام رات ہار و زجر کا دہڑ کا اس آرزو میں ہوئے گور کی کنسے ہم ہماری جان لگے جسکے در و فرقت میں</p> | <p>ہزار حسرت و صد حیف و صد ہزار افسوس وصال میں بھی نہ دلو طاقہ رافسوس مگر نہ یار ہوا ہے ہمکنار افسوس وہ ایک بار نہ آیا سر ہزار افسوس</p> |

جو اپنا دشمن جانی ہے آبرو دیکھو
اوسی پہ آتا ہے دلو ہاری پیارا فوس

رویفشین معجم

الفت میں تری دون جھانکا نہیں کچھ ہوش
دیکھے جو تیری شکل بیان کا نہیں کچھ ہوش
مر جانی یہ پھر نام و نشان کا نہیں کچھ ہوش
یہ ہوش تجھی خاص مکان کا نہیں کچھ ہوش
اسی یار تجھی اپنی زبان کا نہیں کچھ ہوش
اسی ترک تجھے تیرو مکان کا نہیں کچھ ہوش

اس دلو جھان اور ویاں کا نہیں کچھ ہوش
جیسا خاک کہوں حال کہہ سکتے کا ہے عالم
یہ زلیست میں سب آرزوی نام و نشان ہے
ہو لا ہے عبت زلیست میں دل گور کی نزل
گڑھی ہو یہ دشنام ہر اک شخص کو دیکر
بل ابروئی خمار پہ مڑگان میں کجی ہے

دیوانی ہیں الفت میں کسی رشک پری کی
اسی آبرو ہو کو دل و جان کا نہیں کچھ ہوش

مگر ہونیں تری نف ترے جمال میں خوش
کوئی ہے ہجر میں نالان کوئی سوال میں خوش
فقیر شاد ہی کل میں شاہ شال میں خوش
یہ وہ شکار ملی رہتا ہے جو کہ جال میں خوش
جو شاد تو ہو تو سب میں تری خیال میں خوش

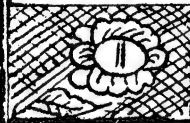
کوئی ہے مال میں خوش اور کوئی کال میں خوش
کب ایک رنگ زمانہ ہے عاشقو کی لئے
گزر رہے جاتی ہے دونوں کی زندگی طرح
ہمارا دل ہے تری یاد زلف میں سرور
جو بھگو غم سے دو غمگین میں سب کو جاتا ہوں

شگفتہ کیوں نہ دل آبرو ہو گریہ سے
منور ہو تا ہے طاؤس بر شال میں خوش

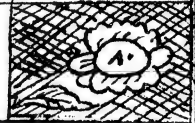
رویف صا و مہملہ

مرگنی پر گھیا دل سے تہارا اخلاص
گرم جوشی میں بھی کا فور یہ ہو جاتا ہے
یہ بناوٹ کی ہر اس ہے تہا ساری تقریر
اسکو کہتی ہیں بُتو الفت جانی بخدا
کھل گیا صاف یہ مشقِ ستمِ بچہ سے
اپنی دیوانی پر برساتی ہوا کہوں پتھر
منحصر سیمبر و سپر نہیں اسی حضرتِ دل
دل لگی کے بی بی اب ہم بھی کوئی ڈھونڈ نیکی

جانِ جان دیکھی کیسا ہنسے بنا نا اخلاص
خاصہ رکھتا ہے پاں کا تہارا اخلاص
اب نہ انگلی و عنایت ہے نہ ویسا اخلاص
خیانِ جیلینِ گرہنے بنا نا اخلاص
یعنی تسی نکری کوئی دوبارہ اخلاص
ای بُتو تھے کھا لاسے یہ کیسا اخلاص
اس زمانہ میں فقط زر کا ہے سارا اخلاص
تھے پیدا جو کیا غیر سے اپنا اخلاص





آبرو و عشق میں تھا دل کو اُسی کا خطرہ
بشیر احمد لایا سراپا اخلاص



رویف ضاد معجز

سُنبُلِ باغِ حسن اور گلِ رُخِ عارض
کسی محشوق کا ایسا نہیں پیارا عارض
خالِ مشکین نے کیا لالہ حُمرِ عارض
ہے تہارا دلِ عارف سے مُصفا عارض
زلفِ افنی ہے تری اور سن او کا عارض
مہر و مہ کی بھی ہیں چشمہ مُصفا عارض
یارِ لی کہو لگی جو وقت چُپا یا عارض
ہو گیا بَدِ نظر جب سے تہارا عارض

زلفِ مشکین سے ہوا اور بھی زیبا عارض
مہر و مہ سے کہیں بہتر ہے تہارا عارض
کس نے پایا تہارا سہا بہو کا عارض
کہیں آئینہ سے افزوں ہے صفائیِ سین
تیغِ ابرو ہنِ مرثہ تیر ہنِ حبا و انگہن
فراقِ دن رات کا ہے اچھی خُش روئی
برق سے کو نہ گئی انگہو نکلی اگلی کی بار
روکشِ مہر و رخسانِ مہینِ سری انگہو نکلی

| | | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>چاندنی رنگ ترا بدر ہے گویا عارض شام ہے زلفِ سید صبح کا تڑکا عارض</p> | <p>مہرِ پیشانی ہے ابرو مدِ نوا خترِ دانت نکشانِ ناگ تو ہین ذرہ افشانِ انجم</p> | |
|  | <p>آبرو ایسی نزاکت کہین دیکھی نہ سنی قصدِ بوسہ جو کیا ہو گیا نیلا عارض</p> |  |
| <p>ردیف طائی مہملہ</p> | | |
| <p>جس طرح بلبلِ شید اکو ہو گلزار سے ربط جو خرد مندین رکبتی نہیں وہ مار سے ربط سر کو جس شخص کے ہے سنگِ دریا ربط ہو گیا جس کو تری سایہ دیوار سے ربط جس کو منظور ہو اوس شوخ سمگلار سے ربط نر با خواب کو اس دیدہ بیدار سے ربط</p> | <p>دلِ عاشق کو ہی یوں کوچہ دلدار سے ربط لازمِ اہل نہیں اوس گیسوی خمدار سے ربط کعبہ و دیو کو کرتا ہے یہیں سے وہ سلام کی نہ پہاڑ سنی کہی ظلِ ہما کی خواہش جسم اور جان میں وہ پہلی ہے جدائی جانی آنکھ اوس شوخ سمگلار پہ جسد سے پڑی</p> | |
|  | <p>آبرو کو ہنو کسطح خیالِ ابرو نہ کہ سپاہی کو سزاوارے تلوار ہو ربط</p> |  |
| <p>ردیف ظائی معجمہ</p> | | |
| <p>داغِ دل ہے کہ کلیجی کا پہلو لا واعظ کلمہ پڑتا ہے یوں کہنی کو طوطا واعظ پڑ گیا اگر کسے نیوش سے پالا واعظ تہنہ صبرِ انشا کسی روز پڑی گا واعظ کیون لئی پرتا ہے قوطا کل دشا واعظ</p> | <p>آپ آپ جو ہے اگ لگولا واعظ صدقِ دلسی جو کہی ہے وہی اعلا واعظ سب تری گرمی بازار کریگا ٹہنڈی واعظ تو برا کہتا ہے بت کچھ نہیں کہتی واعد چہا پا مارین کہین بادہ کشانِ بدست</p> | |

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>دیکھو پھر محفلِ رندان کا تماشا و عطا ہو گیا سو کھد کی اس سنج سے کاٹا شاو عطا رنگِ انکھ بھی ہی دنیا سے نرالا و عطا جبین ہو جائے اس وقت تو ہوا و عطا تیری ہی میٹ میں پائی نہیں تھا و عطا</p> | <p>ہر کی کا جل کی دی انگہ نہیں آؤ پرخن تو پھول پتی ہوئی رندو کو جو دیکھا اوسنی کیلئے بیگ لنگوٹی میں برن اپنی مینوار بیٹھکو سر سر نہر نہ بیان کروں بات آپ انکو کی حرمت کا بیان ہے سب</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبرو و فضل میں کچھ اور بیان ہے کچھ اور
 قول کا پورا نہ ہے بات کا سچا و اعظ



اردیف عین معلل

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>پرسری محبوب کے صورت کو کیا ہی شمع گردید ہو جاتی میں محفل میں جب آئی شمع روشنی مہر سی جسطرح شرماتی ہے شمع روشنی کی ساتھ پروانو نکو بلوائی شمع تاجِ زرین پیشکر محفل میں جب آئی شمع جا کا غم رکھتا ہی پروانہ نیچا آئی شمع عشق میں کس گلبد کی گلبد کل کہا آئی شمع سرسی یا کت ساتھ پروانگی طبعی آئی شمع</p> | <p>گرچہ عشق جانِ عالم میں گئی جاتی ہے شمع دیکھ کر پروانو نکو کیا دل میں آتی ہے شمع ہے رخ پر نور جاناں سے نخل یوں باہتاج قدر پنی عاشقوں کی ہے اسے مد نظر صاف اوڑھ لیتا ہے گلگیر انتہا کا چور ہے آتشِ الفت میں دونو جلی ہو جاتی میں خاک راز پر و انون پہ کچھ یہ نہ کشف ہوتا نہیں سوزِ الفت کا اثر ہی جوستی کی طرح ہے</p> |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبرو و معنی ہی میں ضبطِ سوزِ شمع کے
 جلتے ہے شب بھر تپتی ہے نہ چلا آئی شمع



اردیف عین مجملہ

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>یہ میرا جہیز گر دین میں سو بار تیغ کیا نہیں خنجر کی حاجت کیا نہیں درکار تیغ اپنا بیگانہ نہیں پہچانتی زخماں تیغ سر یہ حاضر ہے لگا بھی دیجی اکبار تیغ ہو گئی قسمت سے اپنی لعل گوہر بار تیغ عہد میں اوٹ کر تیری ہو گئی بیکار تیغ سرخرو کیونکر نہو جائی دم پیکار تیغ پڑ رہی ہے ایک دلیر اپنی سو سو بار تیغ کینچنے میں قتل کو میری عبث سرکار تیغ ماتہ میں عریان لئی پہرتی میں دیو خوار تیغ یہ میری امنی گلی پر آپ ہے اکبار تیغ</p> | <p>یہ میرا جہیز گر دین میں سو بار تیغ کیا نہیں خنجر کی حاجت کیا نہیں درکار تیغ اپنی بارو کو نیکہیں آئینہ میں آپ بھی ذاتی ہیں بارو و نیپر آپ بل کیوں بار بار مسکرا کر اوست قاتل نے میری جان لیے کاٹ جو شمشیر ابرو میں ہے وہ اوس میں کہاں لال ہو جاتے ہیں وقت قہر قاتلان دہر ابروئی قاتل مجھ پر ہر کب اب اتی میں یاد ہو چکا میں جنبش ابرو سے پہلے ہی شہید زہیر ابرو چشم مست یار گردش میں نہیں صد مہائی درد و فرق سے تہنگ آیا جودل</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



ایک دم میں کرتی ہو لاکھوں کی سرتن سے جدا
 کیوں نہ ہتھیار و نہیں ہوا ہی آبرو سردار تیغ



رویف فا

سو داغی ہے دل اپنا جو ہی مبتلائی زلف
 ہے آشنائی مرگ جو ہے آشنائی زلف
 کہتا ہوں دنگو بائی رخ اور شبکو بائی زلف
 مارا پڑھی ابھی وں اگر بل پیاپی زلف
 وہ رشک ہر رخصی جو اپنی ادھائی زلف

لیتا ہی خود یہ آپ ہی سر پر بلائے زلف
 کم و رطہ بلا سے نہیں حلقہ بائی زلف
 آہوں پہر ہی یاد رخ و زلف یار کی
 کیا اسکے آگے اصل ہے مار سیاہ کی
 اندھیر کچا عجب ہے زلمے سے دور ہو

مہر آدمی کو نہ ہرے سو فی سے ارتباط | بچتا کسی طرح سے نہیں مبتلائی زلف



اب سیدہ امیر و ڈالین اگر نظر
دل پر ہماری غم کی گشا اور چہائی زلف



کیون ہے نظر حضور کی تلوار کی طرف
گرتے ہیں ترک ٹوٹ کی تلوار کی طرف
دیکھو تو اپنی طالب دیدار کی طرف
کیون دیکھتے ہیں آپ پہر اغیار کی طرف
اک ہم ہیں تاک ہی ہیں جو خسار کی طرف
کیا دیکھتے ہو میری تن زار کی طرف
راہی ہوا ہے خانہ خسار کی طرف
جب دیکھا اوسنی خجہ خو خوار کی طرف
آیا ہی ہے کی دیدہ خون بار کی طرف
پہر کیون اوٹھائی آنکھ وہ گلزار کی طرف
دل پہنچ رہا ہے کوچہ ولد ار کی طرف

دیکھا ہی کسنی ابروی خدار کی طرف
کیون دل نہ اپنا مائل ابروی یار ہو
ماں و خدا کو چہ نہیں - لہن تر اینان
جب میری حال زار یہ ہے مہر کی نظر
اک وہ ہیں دیکھتے ہیں ہکو اوٹھا کی آنکھ
مشق ستم ضرور ہی ہو وار تیغ کا
یکجہ آگیا سمجھ میں جو کب سے شیخ وقت
سر اپنا اشتیاق شہادتین چمک گیا
دل ہو کی خون درد غم بھر یار سے
لوئی ہمار جو گل رخسار یار کے
اسد رسی شوق جذب محبت کہ خود بخود







اب کچھ نہیں خیال محبت تو آبرو
کیون بار بار دیکھتے ہو یار کی طرف

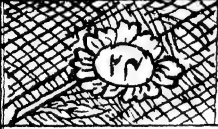


جانب خجہ نظر ہے کہ سری سری کی طرف
کس طرح دیکھوں رخ پر نور دلبہر کی طرف
اہل دنیا کی نگہ ہے بیشتر زر کی کی طرف

دیکھنا کوئی ذرا قابل تملک کی طرف
میں نہیں سکتی نظر خورشید غاوسی کبھی
آدمی کی اوسیت پر نظر مطلق نہیں

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>یہ نہ کہیں قریان سرو و صنوبر کی طرف کوئی دیکھے خاک میری جسم لاغر کی طرف بظنی انکو ہے خالق اور پریم کے طرف</p> | <p>سیر گلشن کو کسی دن وہ بھی قامت جوئی بیخف و زار ہوں ہرگز نظر آنا نہیں بچ سکے کوئی زبان غلو سے ممکن نہیں</p> |
|  <p>آبرو کا دم ہے انکو نہیں کہا دی ہو شکل نکلے گی اوسکے بند ہی ہے جان جان در کھ طرف</p> |  |
| <p style="text-align: center;">رویف قاف</p> | |
| <p>کچھ دین سے مطلب ہے نہ ایمان سے تعلق دیوانی کو تیر سی ہے بیابان سے تعلق مچکو ہے فقط یار کی دربان سے تعلق ہو دلو نہ اوس فتنہ دور ان سے تعلق سہ سے نہ تعلق ہے نہ سامان سے تعلق گویا ہے پریشان کو پریشان سے تعلق انسان کو ہوا کرتا ہے انسان سے تعلق پہر بھکو ہوا کا کلن چپان سے تعلق</p> | <p>جب ہے مجھ اور ت نادان سے تعلق بلبل کو مبارک ہو گلستان سے تعلق مالک سے غرض کچھ ہے نہ عنوان سے تعلق اس جینی سے منظور ہے مرزا ہمیں لیکن وہ بی سرو سامان ہوں کہ آفاق میں مچکو ہے اس دل سوداچی کو زلفوں سے تری کیون اُنس میری ساتھ ہو اوس شک پر کو پہر اس دل نادان نے بلا وین ہینسایا</p> |
|  <p>ای آبرو بہتر ہے کہیں ڈوب کے مر جائے ہو دلو نہ اوس جاہ زرخدان سے تعلق</p> |  |
| <p>نفرت ہے جسکو ہر سے اور ہی تم عشق عیش و طرب سے لاگ ہی رخ و الم عشق ہستے سے اب گریز ہے بھوکہ تم عشق</p> | <p>کیا قہر ہے کہ بھوکو ہوا اوس صنم سے عشق جب کے کہ ربط یار دل آزار سے ہوا عشق کمر بن زینت سے اپنی تہ نگین</p> |

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| چوڑیگی بدمرگ بھی ہرگز نہ اسکا ساتھ رکھی وہ اکی حاکمہ عشق میں قسم اضی کی زہر کے بھی نہ تاثر ہو اوسے دینا ہے جو کہ میزہ خط پر تھسا ریحان تو کھا خون چاٹ کی ہوتی ہرین سرخرو روز نازل کا یار ہے چوٹا یہ کس طرح | رکبتی ہرین عشق عشق سی ہم اور سی عشق نقزت فحشی سے ہو جیسی درد و الم عشق جسکو ہے تیری کا کل پیر پیچ و خم سی عشق پرہیز ہے دواسے اوسو اور سم سی عشق ہے خار نائی دشت کو اپنے قدم سی عشق ہستی میں ساتھ لائے ہرین اپنی دم سے |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



دیتی ہے جان خواہش لبر تمام خلق
اُسی آبرو کا ایک کو ہی اپنی دم عشق



رویف کاف

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| الفت کو تری اُفت دل میں چسپا یاں تک وہ فرہہ و شجرا یا شبکو مری کسان تک اُوس شعلہ رونی مجھی کین گریبان یہاں تک فرقت کی رات نامی کرتے ہرین ہم یہاں تک ہرین غیر بھی بناتی بگڑی ہو تم یہاں تک اسدم و کہا و طبعی حسب کھانچا پردہ ایا خیال رخسار زلفو کھا وہیاں اونکی وصلت کی رات یہ بھی پہچانے سے خیمہ ہرین دستِ جنوں کے آگیا حبیبِ امتین ہرین آنا اگر ہے تجو فرقت کی رات آجا | کہنا کسی سے کیسا لائی نہ ہرسم زبان تک رقصاں ہو میں خوشی سے انکھوں کی تیلیاں تک بہ کھلا ہو کی روغنِ سب بغیر استخوان تک نا لوسی اپنی دم بہر گنتی نہیں زبان تک بجایہ نازا وٹھائی کوئے بہلا کھان تک یہ ہمسی لئن ترانی اُجی جان کسان تک قمر آن پیر مکی بھولی ہم سوئے فغان تک فرقت کی شبِ موفن دیتا ہرین اذان تک باقی نہیں یہ رکبتا دہر کے دجھان تک ایمرگ منتظر ہرسم شہی ہرین کسان تک |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

پہونکا گھانا اس سی ول ہے رقیب کا جب
سوز جگر کو سننے مرنے پہ مجھے چپ پایا
بادخزانے ایسی آئی ہے خاک اور ادا
اسی غنچہ لب بے تکو کسے سب سے پڑایا
موقوف سرو پر کیا قد کو جو تیری دیکھا
مخلوق کی زبان بھی تقارہ غیب کا ہے
لاغر ہوئی یہ غم میں اوس بحر حسن کے ہم
انگہو نہیں فطر غم سے نرگس کی طرح دم ہے
اوس سرو قد کی شاید انکو بھی جستجو ہے
پہر کس طرح سے کوئی باند ہے اوسی کہو تو
پوچھا نہ اک تمہیں نے درد جگر کا قصہ
کہ وہ بیونکی لب پر جو لفظ الامان ہے
از دوست یک اشارہ و زباں بردین

جانیگے کہ سوز ان کیسا خاک آسمان تک
شمعِ کد سے اپنے اوٹھا نہیں اُٹھوان تک
باقی نہیں چین میں بلبل کا آشیان تک
آتا نہیں کہی جو حرفِ طربان تک
جھلٹ سے گرد لگی ہیں شمشاد بوستان تک
مشہور ہو نیکو نگر بات آئی جو زبان تک
کا منسا ہوئی ہیں اپنی بازو کی مچھلیاں تک
فریاد میری پہونچی کیا گوشِ لکڑخان تک
گو گو جو کھ رہی ہیں باغِ نمن قمریان تک
مضمون ہیں کا اوسکے آتا نہیں زبان تک
آئی میری خبر کو ورنہ غدوئی جان تک
شاید کہ میرا مالہ پہنچا ہے لامکان تک
مانگی جو یار دل کو ہم دیدیں اوسکو جان تک



خالق ہے ابتور کہی دینا میں لبرو سے
برگشتہ وہ ہوئی کیا دشمن ہے آسمان تک



یہ چرخِ پیر کری کا بُرا ایمان کب تک
نہ واد ہو درد سے یارب لطفان کب تک
اوٹھائیں بارِ الم تیری ناتوان کب تک
کینچی رہی گی بتاؤ تو یہ کمان کب تک

خفا ہنگامی و نوجوان کب تک
اوٹھائیں اوس بیتِ کافر کی سختیاں کب تک
یہ ہر گز کی ستم بہر استیجان کب تک
رہ گیا ابرو پہ بلِ محسی جانِ جان کب تک

چہاں کوئی رخ روشن کو جان جان کتبک
 کروان قصہ درد جگر بیان کتبک
 نگاہ جانب شرکان فتنہ گرانے
 کتبک کا وہ بت حیلہ جو خدا جانے
 لگاؤ تیر کچیکان سے ہوزبان پیدا
 رہیگے پنبہ بگوشی بہ تہیکے ظالم
 دہن کا اونکے مُعَمَل کہے نہ وا ہوگا
 کہیں تو آئی کا خط سے خوف میں قبر
 ہر ایک بات میں سوز زمین و آسمان میں
 نگاہ ناز بہ مائل رہیگا دل تا چندر
 عبث ہے سرکشی امی منعمو غریبوں
 کہیں تو یار بنا لیں گے او سکھو باتو نہیں
 اسیر زلف کو تسکین نہوگی سنبھل سے
 کریگا تنگ ہمیں جبر یار تا بچھا
 کہیں تو آب و مہ تیغ اکو دی قاتل
 خیال یار کا کتبک رہیگا دل میں ہری

مجاہد ہم سے رہیگا یہ مہربان کتبک
 بنارہنمیں تباؤ تو بی زبان کتبک
 دل و جگر یہ چلین گی یہ چہ بیان کتبک
 پھر ہی زمین گی یہ انگھونکی پتلیاں کتبک
 دوان زخم زمین ہری بی زبان کتبک
 سنے گا درد کی سیر بخ داستان کتبک
 کلام اسیم کری کوئی نکتہ دوان کتبک
 زمین گی چاند سے رُخلی تجلیاں کتبک
 خدا کری نہ بھلا کوئی اپنی جان کتبک
 گرینگی خرمں با نہ یہ بھلیاں کتبک
 رہیگا متے موافق یہ آسمان کتبک
 رہیگا دشمن جان اپنا پاس بان کتبک
 کمند و گی بھلا کارِ زرد بان کتبک
 رہیگی یار یہ درد و الم فغان کتبک
 طیان زمین گی یہ بازو کی چھلیاں کتبک
 رہیگی دیکھیں پری شیشہ میں نہاں کتبک



خزان ضرور ہی امی پرو چمن کی لیے
 مزی بہار کی لوتھیں گی باغیان کتبک



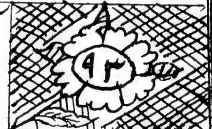
دیف گافارسی

اک جہاں ہے مبرا و سُبُحْت عیار کا ڈھنگ
برق نے سیکہ لیا ہر کمر بار کا ڈھنگ
اوسیر ہے تیر کا ڈھنگ اسیر ہے توار کا ڈھنگ
خوب ہم جانتی ہیں اوسر ت عیار کا ڈھنگ
بہول جائیں گی وہ خود اپنی ہر رفت کا ڈھنگ
چرخ بھی سیکہ گیا ہے ستم باری کا ڈھنگ
ہے جُدا تیغ سے بھی ابروی خمدار کا ڈھنگ
رنگ شعلہ ہے نہ یہ برق شرر بار کا ڈھنگ
خندہ زان ہو گا جہاں دیکھ کے سکا کا ڈھنگ

حال کھلتا ہو عداوت کا نہ کچھ سپار کا ڈھنگ
یہ چمک اور دمک اوسیر کھانسی آئے
مرثہ و ابروی قاتل سے بھی دل کیونکر
ہم سے ہے پیار جُدا غیر سے اخلاص جُدا
کبک و طاؤس بچھ مکھن ہے تری ہال و ڈرائین
ایک عالم کوستا ہی نہ ناع شب و روز
ضرپے کا مٹی ہے وہ یہ اشار بھی فقط
ایڈل اوسر شک پر ہی مین ہے شرارت جیسی
منہ لگانا کس و نا کس کل نہیں اچھا ہر



آبر و کشتے ہیں ذی فہم نئی بات اسکو
نہیں ملتا ہے کسی سے تری اشعار کا ڈھنگ



ہو گا اسیر حلقہ دام بلانہ مانگ
آپیل سے دیکھ ماہ لقب یوں چہ پانہ مانگ
ایڈل سوائے وصل صنم تو دعا نہ مانگ
یعنی کھا تھا پوسہ زلفِ دو تانہ مانگ
رہنی دی و لکھو سیفِ زمین بھی خندانہ مانگ

ایڈل دعائی الفت زلفِ دو تانہ مانگ
ادبیر میری آنکھوں میں ہو جائیگا جھان
زادہ کو عور خلد کی کرنے دے التجا
سراپنے دل نے دیدہ و دانستہ لی بلا
اوبت قرار و صبر تو پہلے سے لے چکا



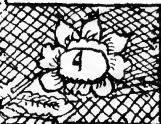
جان بربوا ہے کوئی بھی آزار عشق سے
اسی آبر و کسی سے تو اسکے دوانہ مانگ



ردیف لام

اے جانِ جان ساقی ہر دم کیون پرانی دل
 و اسہ ابی بار اگر ان سے پر گھسیا
 ترکانِ چشم یار سے کیون نہ گنج بیاں
 آتا نہیں ہے روم کے پر جواچی صنم
 خون ہو کی وہ بھی اشک کے ہمراہ بگیا
 اپنے ہی دل پہ لہرہ درار کھل کر لکھے
 دست و پیکر الفیض صفا سے کھلا
 زلف سے کیون ساقی سے پچھا ہی نہ ہے
 بیٹھو بیٹھائی جان پلا تا ہے آفتین
 جو عاشقانِ رخصت کری ٹھنڈی گریباں
 گروں پر دل پہن تھنہ پر کرین شل
 ہر رو ہے سرانہ کوئی غماز ہے
 گردوں اور نہیں کی نذر یہ آتا ہی دل پر نہ ہے
 میں اسکی بس میں اور تو قیاسن یار کے

شد کچھ تو ہر دم کہو مدد ساقی دل
 کافر ہو پیر بتوں کے کھنکھے جو گنگائی دل
 ان ظالمونسی میر خدا ہے پچائی دل
 شاید کہ سنگ ہے تری سینہ میں جانجی دل
 سینہ ہو آج جو نہیں آتی صد اے دل
 پا مال یوں نہ کیجئے صاب پرانی دل
 جسکو خدا خراب کری و گنگائی دل
 بیفادع بلا میں کوئی کیون ہنسائی دل
 دشمن نہیں ہے کوئی ہمارا سوامی دل
 اوں شعلہ رو سے کون لگا کر جلائی دل
 ہم و نہیں جو کرتی پیرن مائی باجی دل
 کسکو سناؤں جاکی میں با جری دل
 کتیک پیر وں بتوں سے بغل میں جانی دل
 ناچار وہ ہے کرتا ہوں جو ہی صنائی دل



لو اکبر و سے جلد کہ سستیا مال ہی
 ٹھیرا ہی بتو ایک ہی بوسہ بھائی دل



نہ سوز جگر ہے بستانے کی قابل
 دل جان میں میری جلاسنے کی قابل
 نہیں ہیں یہ بیت دل لگانے کی قابل

نہ ہے داغِ فرقت دکھانی کے قابل
 کیا یوں لو لگاؤں میں اوس شمعرو
 پچائی خدا اپنی بندوں کو ان سے

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| پیشانی نہو دل میں اپنے وہ قابل مبت نے اک شوخ خیرد ہنشین کی زبس اسکو ہے عشق مرگانِ دلبر اوڑائی نہیں کیوں خدنگِ نگہ سے جوانی کا عالم ہے زور و روں پہ آیا | کھسری میرا تھا اوڑانے کے قابل نر کہا ہمیں منہ دکھانی کے قابل یہ دل وار پر ہے چڑائی کی قابل یہ دل جانِ جان ہے نشانی کی قابل و طفصل اب ہوا دل گانی کی قابل |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

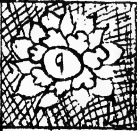


ہنسوز دل آبرو جس سے پیدا
غزل کب وں ہوتی ہے گانی کی قابل



رویف میم

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| شافع اُست روز قیامت صلے اللہ علیہ وسلم صبح سعادت ماحی ظلمت صلی اللہ علیہ وسلم فخر خلافت صاحبیت صلی اللہ علیہ وسلم لطف مجسم مظہر شفقت صلی اللہ علیہ وسلم دافع کاوش رافعِ عسرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتی کو تر بحر سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فنِ لطف و عنایت صلی اللہ علیہ وسلم نور قدمِ نبی یعنی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم | با عتِ خلقت موجبِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مہر رسالت ماہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم رہبرِ افاق مخبرِ صادق لایوں دفاترِ کنز و فائز سرورِ عالم زندہ آدمِ قدوہ عظیمِ ازل مجمعِ دانش منبعِ بینش منجّشِ مکر و تابش قامتِ خمشتر رشک صنوبر و کمر و رشک گل شاہِ نض بن روح بدنِ نبی کی جس غنچہ پر شاہِ اہم برینِ انی ہم بنِ دُخترِ مہرِ بکرِ مہر بن |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



ہجرتِ بنِ آبرو بارِ جہیل ہمیں سچ و حقیقت
ابو محمد کے ہو زیارت صلی اللہ علیہ وسلم



| | |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| روزِ ازل سے آپ پیرِ جانِ شاہِ مہم | مذمت سے ہیں غلامِ شہِ نادرِ مہم |
|-----------------------------------|---------------------------------|

ای روفق زمین و زمان منہ دکھائی
 کرتی میں صفا س گل خسار پاک کے
 عشق خطبہ بنی میں جو وحشت ہوئی ذرا
 بادام پنکین انگہ پہ صدقہ اوتار کے
 ہو کر بنی کے پہول سے خسار پر فدا
 آتا ہے جبکہ یاد قسم حضور کا
 راہو نکلو اٹھہ کی ساتی کوثر کی یاد میں
 سنتے ہیں جبکی چرخ بریں سے نہیں کلب
 باقی نہیں غناق سے اب نام اتفا و

میں شوق دید میں ہمہ تن اظہار ہم
 میں گلشن حضور کے گویا ہزار ہم
 ہو آئی دم میں ہند سے ماسنہ و ہم
 کیسو پہ دارین نافہ مشک تار ہم
 لوٹیں گی باغ خلد کی بیشک بہار ہم
 ہنستے ہیں عین گریہ میں بی اعتبار ہم
 روتی ہیں روز صورت ابر بہار ہم
 یارب و دیکھیں انگہوں سے اپنی دیار ہم
 یان دیکھتے ہیں فرقی بہتر ہزار ہم



رکھتی ہیں یاد چشم بنی آبر و دام
 پیتی ہیں اس مزی سے می خوشگوار ہم

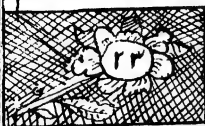


رکھتی ہیں فوق بادہ عشق جناب ہم
 منہ کو کیجہ آتا ہے درد فراق سے
 بی گنتی داغ عشق پیہر میں دلپہ یان
 اوس آستان پہ جا کی جہیں کو گھسین گے اب
 لوگو ہی مہر عارض پر پور کا خیال
 سحر میں ملک یہی کہتی تھی شوق سے
 ایام شب عشق میں کاٹیں گی آپ کے
 اوگتا گیا ہے ہند سے اہو دل حزن

لی کیف ہو وہ پیتی نہیں میں شراب ہم
 اسی شاہ المدد کہ میں پڑا اضطراب ہم
 خائف ہوں نگی مہر سے روز حساب ہم
 طعنے کی بہل کر نیکی یہ راہ ثواب ہم
 پہلو میں اپنی رکھتی ہیں اک افتاب ہم
 یارب ہمیں بنی کی یونہی ہم کاب ہم
 لہو و لعب میں کہو چکی عہد شباب ہم
 راہی ہوں یا خدا سوئی میثرب شباب ہم

است میں میں بنی کی گندہ کو میں بے شمار
مچلا ہوا کہ دولت دنیا پہ نئے طرح

رکبتی نہیں میں خطرہ روز حساب ہم
بہلا میں کیا تجھے دل خانہ خراب ہم



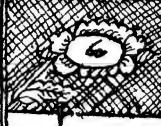

میتا جی حواس میں کیون نہ ابرو
لائیں کہانی ہجر میر کی تاب ہم



مردوں سے عشق میں میں خانان برباد ہم
گھونٹ پیتی میں لہو کی ویدم جلا دہم
موم کر دین ایک م میں آہ سے فولاد ہم
جھیلے میں مردوں سے اپنی بیا دہم
رشاکے کھائیں کیونکر ناک ہیدا دہم
جب کہی کرتی میں یادِ خنجر جلا دہم
دنکونالی کرتی میں تورا نکو فریا دہم
عشق میں اوس مجبین کی یہ سو برباد ہم
کیا کریں گی ای اجل احسان تیرا یاد ہم
غیر کی دل میں جگہ ہوا ورنہ میں یاد ہم
واک نہ گارا و نکا ہوا یا ان ہو گئی برباد ہم
اپنی جینی سے بہتنگ آئی میں اوصیاد ہم
دیکھیں کہ انٹھو لٹنی سمیت زکس شاد ہم
جان کی دشمن ہوئی از خود ہی اوجلا دہم
ایڑیاں کتبک پڑی رگڑا کریں جلا دہم

اپنی پہلو میں نہیں رکبتی دلِ ناشاد ہم
لذت آبِ دمِ شہر کر کے یاد ہم
دل جلیج میں کریں جو نالہ فریا دہم
ضبط کہتے ہیں اسی کرتی نہیں فریا دہم
تم لڑاتی ہو گناہ میں غیر سے ای جانِ جان
دل پھٹک جاتا ہے اپنا مرغِ بسمل کی طرح
یوں بہرہ دے یا دگیسو و خسر میں
اوٹ کی آخر ننگے درسی ہمارے خاک کی
بہول جامی کی شبِ فرقت بھی گرا یا یہاں
یہ بھی ہے انصاف کوئی ای بتِ ناشنا
اپنی باتوں سے لگایا دنگی سہرہ غیر نے
جانِ بدین کے قفس میں فضل گل آئی تو دہی
دیکھنے واسے میں چشمِ وقت و لہار کے
وید و نہ تہ والی آنکھ ابرو پر تر سے
اک سرو ہی کا لگا کر ماتہ جہلٹری کو بچھا

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>گر میان کرتی مین جب اے شعلہ رو کی یاد ہم پایا مال اس طرح ہوتے تھے نہ یوں برباد ہم بند زلف یار سے اب تک مین زاد ہم تہوڑی تہوڑی دل مین ہوتی مین بہت جلا دہم شکل ناقوس کلیسا گر کرین فریاد ہم مرثی جو دیکھ کر آنکھیں تری جلا دہم</p> | <p>اوبہ جالی مین پسینی مین ہوا ہی شوق سے نیزایا نہ قدم چلی تہتے صاحب کے یوں ولولہ دل مین ہی ہے سر مین سودا آدھی دست نازک کو تری صدمہ نہ پہنچا ہو کہ مین گوش دلسی ہے یقین مین لب تابان شگل آنکھ پڑی مین قضا آئی یقین دلو ہو</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------|
|  | <p>عرش تہرا ہے اپنے شکل سے اسی ابرو مین کسی مظلوم بیکس کی مگر فریاد ہم</p> |  |
|-----------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>اپنی ہیرت کو دیکھتے مین ہم اس نزاکت کو دیکھتے مین ہم باغ جنت کو دیکھتے مین ہم اس شرارت کو دیکھتے مین ہم یا کہ آفت کو دیکھتے مین ہم اس عنایت کو دیکھتے مین ہم تیری صورت کو دیکھتے مین ہم اپنی غفلت کو دیکھتے مین ہم اس فاقہ کو دیکھتے مین ہم اسکے طاقت کو دیکھتے مین ہم اس عداوت کو دیکھتے مین ہم</p> | <p>اونکے صورت کو دیکھتے مین ہم در دسراونکو پوئی گل سے ہوا اوسکے کوچہ کی سیر کرتے مین گر میان کر کی آپ روٹھتی مین تیری قامت سے یا قیامت ہے ہلکو دشنام غیر کو انعام چہرہ کی ای یار سورہ یوسف یاد بت مین جنہ اکو بھول گئے اونکی جاتی ہے نخلی جسم جان ول اولہا تا ہے صدمہ فرقت نام عاشق سے اونکو نفرت ہے</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

سین و مدت کو دیکھتے ہیں
جسکے صورت کو دیکھتے ہیں
تیری جرات کو دیکھتے ہیں
اپنی قسمت کو دیکھتے ہیں
زور و حشت کو دیکھتے ہیں

واعظ کثرتِ خلائق میں
نقشہ کینچی گا اوکا کیا بزاؤ
وج کی وقت مجھے کہتے ہیں
دیکھ کر اوکا لطف غیر کے ساتھ
دامنِ دشت کی کئی پرزے



دیکھ کر آبرو و ثباتِ حسین
حق کی قدرت کو دیکھتے ہیں



زخمی ناز و کِ قضا میں
زندگانی ہی سے خفا میں
عازمِ کشورِ فنا میں
عاشقِ رویِ مصطفیٰ میں
فےِ احقیقتِ بُری بلایں میں
ایک مدت سے مبتلا میں
کشتہ نازِ دلِ ربا میں
کس مرض کی کہو دوا میں

نغمہ یارِ پر فدا میں
اوس شکر سے کیا جاد میں
کمر بند کے تجسس میں
کیا غرض ہو کہ حسنِ ہوش سے
ربط رکھتے ہیں زلفِ پر خم سے
دامِ گیسو میں اوس پریر کو
کیا علاج اپنا ہو سچا سے
ہندِ دلمین نہ آہ میں تاثیر



آبرو پر جفا میں کہیں لاکھوں
اسپہ کہتی ہیں با وفا میں



یارِ راموں کا کل پہنچِ و خم سے
ہستی میں تاحہ لائی ہیں اکو عدم سے

کالاؤ سے بلا سے مرین اوسکے سم سے ہم
کیون ہی غم نہ انس کہی اور غم سے ہم

ڈالیں مگر نہ جو رہ بتری سوا کہے
 آتے ہے اس میں سیر دو عالم نظر میں
 آئی غریب خانہ یہ لیکر عہد کو تھم
 بدتر ہے زیست موت سے ابو خدا گواہ

کوچہ کو تیری برہمن باغ ارم سے ہم
 بہتر دل اپنا مانتے ہیں باہر ہم سے ہم
 باز آئی ایسی کہکے لطف و کم سے ہم
 تنگ اس قدر من جو و جفا ہی صدم سے ہم



اجاب ہوئی ملکِ عدم چل سنی نام
 باقی اکبر و بہین فقط اپنی دم سے ہم



ردیف نون

کلام حق کا کیا کہنا عمارت اسکو کہتی ہیں
 خوش و خرم ہو درویشی موم سے دل بخون
 کہہ سکتی ہیں انکسیر صورت تصویر بیان ہر دم
 کہہ سکتی ہیں اور امت و آفرین شہر حسرت سے
 دم میلاد و وقتِ نزعیت کو نہیں پہولے
 کیا دو ٹکڑی مد کو ایک اوٹھلی کی اشاری سے
 تنزل لزل پگھلا دوزخ و ملاوت قمر کے میں
 مینی کی نقشبندی پیر و پیر غاغ عاشق ہے
 شب اسر ملی تیری حق سے چاہے بخشش مت
 خیالِ مصحفِ خسار احمد رہتا ہی دل میں
 عہدِ حجب و خندق میں لوہا اٹکا مانا
 اوٹھائی میں کڑی چرخِ زمین اُف نہیں کرتے

فصاحت نام ہی اسکا بلاغت اسکو کہتی ہیں
 خوشی یہ عین غم میں ہے کسرت اسکو کہتی ہیں
 یہ ہی ذوقِ عاشق و زیارت اسکو کہتی ہیں
 وسیلہ ہو تو ایسا ہو محبت اسکو کہتی ہیں
 اسے کا نام ہی الفت محبت اسکو کہتی ہیں
 کھایا اسکو کہتی ہیں طین اشارت اسکو کہتی ہیں
 اسی کہتی ہیں رعب و اشجوت اسکو کہتی ہیں
 کہ ہر اک دیکھ کر کھٹا ہو جنت اسکو کہتی ہیں
 عنایت ہو تو ایسی ہو شفاعت اسکو کہتی ہیں
 کلام شہ کی اسی قاری تلاوت اسکو کہتی ہیں
 یہ ہی ششیر کی برش شجاعت اسکو کہتی ہیں
 یہ ہی داؤد الہی زور قوت اسکو کہتی ہیں

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| نہیں ہیں اکی غاتم میں جو عجاذہن امین شب میلاد روز عید سے ہے ہی کہیں بڑ بکر خیال تیغ ابروی محمد میں سرا ہر دم یہی ہیں ہے جین فرسائی اور کچھ کھٹ پیم کر | سیماں کھو مہر نبوت اسکو کہتی ہیں جو ہیں اہل صفا صحیح سعادت اسکو کہتی ہیں جہکار ستا ہے سر شوق شہاد اسکو کہتی ہیں کہیں گی بد نصیبوں کہ قیمت اسکو کہتی ہیں |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------|----|
| غزل کیا ابرو تم نے قلم برداشتہ لکھے اسی کہتی ہیں رنگوئی طبیعت اسکو کہتی ہیں | ۱۷ |
|--------------------------------------------------------------------------------|----|

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| جسائی چرخ سے جب ہم کبھی فریاد کرتی ہیں جو ذکر قامت احمد کبھی گلشن میں آتا ہے دل ویران میں دیتی ہیں جگہ یاد محمد کو فرشتہ عالم بالائی پڑھتی ہیں درود اوچھ جاتی ہیں بقول گچا ہم چشم سے دل میں بل اوصاف کہتی ہیں رخ پاک محمد کی ہو اسی معصیت سی دل پریشان کیوں ہو اپنا نصوہ خواب میں رہتا ہی خسار مبارک کا طیج نہام لیتی ہیں ملک عرش معلے ہر خیالات ہوا و حر و حرمت گرد باد آسا | شہ ہر دوسرا اگر وہیں امداد کرتے ہیں تو اوٹھ کر سر ورقہ تعظیم و انشا کرتے ہیں ہم اس اوجیری ہوئی اقلیم کو آباد کرتے ہیں جو ذکر بادشاہ عالم ایجاد کرتے ہیں اوسی آباد کر کے اب اسے آباد کرتے ہیں دعائی نور کی تحویر ہم ہندا کرتے ہیں یہی جہون کی توشیح زندگی برباد کرتے ہیں ہم انگہیں بند کر کی شب قرآن یاد کرتے ہیں جو ہم ہجر بنی میں نالہ و فریاد کرتے ہیں مجھے برباد کرتی ہیں مجھی برباد کرتے ہیں |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------|----|
| نکسروں اسی ابرو ہم فخر اپنی فقر کو سمجھیں کہ خود الفقر فقر ہی مصطفیٰ ارشاد کرتے ہیں | ۱۸ |
|----------------------------------------------------------------------------------------|----|

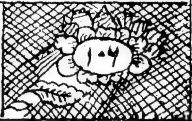
| | |
|---------------------------------------------|-----------------------------------------|
| بہ ہسپا پی جو منہ تم ناز سے ہر بار داسن میں | تہ لگجائی کہیں اگل ای پری خسار داسن میں |
|---------------------------------------------|-----------------------------------------|

اواسے متنی آنچل رومی رنگین پر نہیں ڈالا
 بہلا کیا فائدہ مجھ بیگنہ کے قتل ناحق سے
 بہری اس گلشنِ حسی میں اگر عمر بہرِ مہینی
 دمِ رقص اوسکے گردِ ش سے جہاں حکیمِ آقا ہی
 تصویر میں تمہاری گوہرِ دندان کے رُو رُو کر
 اگر بن عاشقِ مرغان سوچو کہ جی جیسا لون
 زمانہ تیرہ و تار ایک عالم کو لطف آتا
 نہیں کم ہو تین جہہ حشری پہ سنگت لیا اگلی
 تجربہ سو گندہ سہاوی دستِ حشرت روحِ مجنونی
 می آشا سو کو اپنی سر پہ جب کھیلی ہوئی دیکھا
 نہ اثباتِ دہن ہو وجہ اسکی ہے بھی اسی جان

لیا اب رہاری نے ہے یہ گلزارِ دامنِ مین
 لگی گھاٹو مٹھا دہتا بتِ خوشنوارِ دامنِ مین
 گل امید کی جا حشر تو کی خارِ دامنِ مین
 پر پرو ہے عجیبے از کی رفتارِ دامنِ مین
 بہری بنِ جنی بیگشتی ذرِ شہوارِ دامنِ مین
 تو اہلِ لہجہ آپ اگر سنو سدا رونا دامنِ مین
 چہا لیتا اگر حق مہر و ششِ خسارِ دامنِ مین
 لہجی میں لعل کو یاد میں کب رواسِ مین
 نرمی پائی ثابتہ ایک سہی ستارِ دامنِ مین
 چہا ہمتِ محمد ہے غرضی دستارِ دامنِ مین
 چہا لیتہ ہو مٹھ مٹھ خود گفتارِ دامنِ مین



اگر منظورِ خاطر آوے قتل سے تم کو
 بچھپائی بیٹھی ہو پیر کے لئے توارِ دامنِ مین



سنبھل نہ کا نظر آئی چینِ پانی میں
 نظر آیا جو ترا عکسِ فتنِ پانی میں
 ہر کہتے میں کہیں مقرر کہنِ پانی میں
 دیکھ لیں گر ترا چند نسا بدنِ پانی میں
 کیوں نہ پیدا ہوں بہلا دترِ عدلِ پانی میں
 سیکڑوں طرح کی ہر سچِ سخنِ پانی میں

زلفِ جانان ہو اگر سایہ فتنِ پانی میں
 لوگ سمجھے کہ تہ آبِ ستارِ کونے
 ہی ہی جو شش گریہ تو گرین کی افلاک
 ڈوب چلا تیرے شرمِ میناہ و خورشید
 اشکِ شکین جو مری یاد میں لونِ دانتو کی
 بحرِ الفت میں قدم آئی دلِ نافہم نہ کھد

بیلی گل ہوں کیلے طرفہ چمن پانی میں
لوگ کہتے ہیں کہ ڈوبا ہے کمن پانی میں
نظر آجائی وہیں صاف ہرن پانی میں
ڈوبتی چاہ سے نل دردمن پانی میں

پہنکی نکل کبھی دریا میں جون غنچہ دہن
غرق میں تھوڑے شرم میں ہوں بعد فنا
آنکھ ڈالی کبھی شوخی سے جو تو دریا پر
اکبر و رزماں الفت میں جو سنتے میرے



خون جگر ہو کی بھی دل میں کشین خود حاسد
آبرو چاہی و آب سخن پانی میں



عجب ہم کشمکش میں مرن جیتی مرن مرن
ہزاروں جسے ماری جان سکے ہم اوسہ مرن
اودہ وں کم سنی سے اپنی خرابی میں مرن
معتز کہہ امی گا وہ منہ کی کوئی دن گزرتی مرن
ہوا آج بے رخ دلدار پر گیسو بکھرتی مرن
پڑی رہتی ہیں بتر پڑ جیتی مرن نہ مرن
غریب بچہ الفت لیکن ایدل کب ابر مرن
جگر اور دل نکل آنجا باھر قصد کرتی مرن
مقابل آئینہ ہر وقت ہے گیسو سنورتی مرن
جھٹ تیغ آپ کیوں مجھ بگینہ کی خوشی مرن
سمجھ کر سانپ اپنی سایہ گیسو سے ڈرتی مرن
یوں بے کٹوا کی سر عاشق بھی رشوں نام کرتی مرن
گکڑتی مرن سین حبر رجوا و مٹی ہی سنورتی مرن

لیون کے جلا تین نگہ سے قتل کرتی مرن
ہمیں بے عشق سے رغبت نہیں مرن مٹی کی مرن
شب و صلت و نور شوق سی تباہی میں مرن
جو ہر اکا تین آتا ہی تھری غیر یوں ہمیں
دل عاشق جہاں پریشان ہوئی میں کیا کیا
نہ چوچو حال مہی صنف فرقت کے راتوں کا
جو ڈوبی کوئی دریا میں اوہرا آتا ہی اکثر
نہیں کہتی ہو تم ایمان تو سینی میں کہہ کر
گرفتار پریشانی میں یاں ہم اور وان ایدل
نقطہ کافی ہے میری قتل کو اک بخش ابرو
جو کجما تھی ہمیں جون نشہ میں اکثر عیش ہے
فزون ہو تا کوز شمع جیسے گل کرتی سے
غضب میں اور ہی ہوتی مرن کچھ ہوا زونا زکی

ہو کی آنسوؤں دہاتی تین یاں پہر دل پریشان
خلندی دمان ہوتی ہے ہر گہ کو سنورتے ہیں

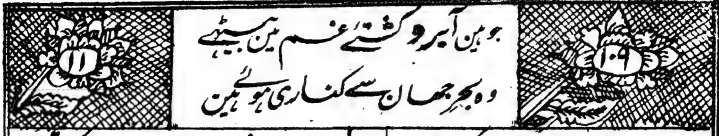


نہ کرو نیکے دل جب آبروئے یکہا اونی
تو بولی ہنس کے بان بان تسی ڈرتی ہیں کرتی ہیں



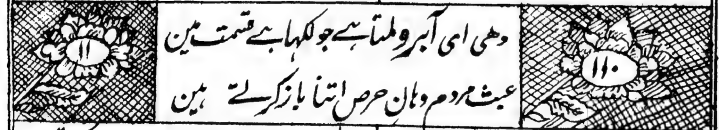
وہ صدفی ای جان تہ ساری ہوئی ہیں
جو شید و والہ تمہارے ہوئے ہیں
وہ پہر آج گیسو سنوارے ہوئے ہیں
جدہ لبر ووں کے اشاری ہوئے ہیں
کہیں صحت دل ہی پیارے ہوئے ہیں
ہر چنگی لگی چکارے ہوئے ہیں
ریقبوں سے جو اشارے ہوئے ہیں
فلک پر عیان یہ ستاری ہوئے ہیں
وہ زلف پریشان سنواری ہوئے ہیں
کہ ہم اب تو بندی تمہاری ہوئے ہیں
پری شیشی میں ہم اتاری ہوئے ہیں
کہیں اسطرح بھی گزاری ہوئے ہیں
مستاع دل و جان کو ماری ہوئے ہیں
ہم ایمان و حسان تپہ وار ہوئے ہیں
وہ غیر و نکے شاید او بہار ہوئے ہیں
تو کیوں جمع مرمہ یہ سار ہوئے ہیں

جو زلف پریشان کے مارے ہوئی ہیں
یہ ظاہر تری دن چارے ہوئی ہیں
بلا میں پہنٹیں گی لاکھوں کے جانیں
کلی اپنی کافی ہیں لاکھوں نے قاتل
نہیں ایک دم میں جو پہلو میں تہمتے
ملائی اول لاکھوں کے کجا انگھہ زر گس
میں سب جانا ہوں نہ کچھ مجھے پوچھو
نہیں تہی زلفوں پہ چوڑی کے آفتان
دل اہل عالم نہیر رسم ہو کیوں کر
خدا کی لپی اسی صنم منہ سے بولو
مستور ہے دل میں کسے ناز میں کا
ملین غبر سے آپ اور مجھے روٹھیں
قمار محبت میں اک بیت سے ہم تو
خدا کی قسم اسی ستان پر یرو
جوہرات پر پگڑی جاتے ہیں مجھے
جہیز کے غم میں چشم قاتل فی مارا



جوانی ہم شبِ حیرت طناز کرتے ہیں
 نہیں مکن ہے جینا کشتہ تیغِ تلافی کا
 قیامت کا ہر سامان چٹکئی ال جل و عالم میں
 بیانِ بلوغت ہو چکا اب حضرت واعظ
 کشائیت مہرِ توائبیِ نجاتِ برگشتہ سے رکھتی ہیں
 کیا رسوا عالمِ سرِ نظامِ بازی نے
 یکسستِ والکی اندامِ آج سے ساقی
 عنانِ صبرِ ناتھوں سے نخل جاتی ہی عاشق کے
 نہیں عاشق یہ کچھ موقوف ہے شیخ و برہن تک
 نہیں میں طلب ہے اگر او کو نہویاں کسکو ہے پروا

قیامت شعلہ مائی آہِ برق انداز کرتے ہیں
 مسیحا بی سبب کیوں دعویٰ اعجاز کرتے ہیں
 یہ بت ڈالتی ہیں آفتِ یا خرامِ ناز کرتے ہیں
 گلستانِ عشق کی سسئی جو ہم آغاز کرتے ہیں
 گلہ کب تیرا چرخِ تفرقہ انداز کرتے ہیں
 مجھے بدنام کیا کیا دیدِ غماز کرتے ہیں
 کہ ہر جانب درِ میخانہ میکش باز کرتے ہیں
 پریر و گرم جولاں جب منہ ناز کرتے ہیں
 خدا جان امی تجھ پر ای بُتِ طناز کرتے ہیں
 عبث اغیار پر افشا و لو کھا راز کرتے ہیں



نہ پس چائی کہیں دل و غلام ناز کرتے ہیں
 جو قصہ دردِ دل کا ہم کہے آغاز کرتے ہیں
 تصورِ باندہتی میں نزع میں او طفلِ کم سن کا
 جلادِ تیری اپنی کشتگانِ ناز کو دم میں
 مدد کی دلچہ چلتی ہی چہری کیا رشک سے کہہ میں

عصائبِ فقاڑ دالتی ہے ستم انداز کرتے ہیں
 تو وہ کہتے ہیں خود اپنا یہ افتاد کرتے ہیں
 ضعیفی میں کتابِ عشق ہم آغاز کرتے ہیں
 یہ بت جادو کو لگتی ہیں یا اعجاز کرتے ہیں
 مری جانب کیسے جب گناہ ناز کرتے ہیں

لڑائی میں گاہیں دینے دوستہ قاتل سے
سلامت کون اگر پہ گیا کوئی حینان میں
تہیں انصاف سے کہہ دو کہ کیونکر سہرہ پٹو نہیں
کہے انکھیں دکھائی میں کہے تیوری چڑائی میں
بیان کرتی ہیں صم و صاف اوس شاک گستاخے

ہم اپنی مرغ دکھو طبع ہشہباز کرتے ہیں
بچا انداز سے کوئی تو بسمل ناز کرتے ہیں
فسون کرتی ہیں انکھیں لب اگر لہجہ کرتے ہیں
دل عشق پر کیا کیا و مشوق ناز کرتے ہیں
زبان گو یا بزرگ بلسل شیراز کرتے ہیں



کہو اسی آبرو پیش نظر تصویر ہے کسکے

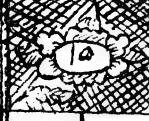
جو اطفال شاک انکھوں میں ترکہ ناز کرتے ہیں



بنیں گی ورنہ ابر تر گریبان استین دامن
لہو کی گھونٹ پی پی کر گریبان استین دامن
کہ تن پر پنگلی خنجر گریبان استین دامن
کی پی پزی سر پتر گریبان استین دامن
عبث سیٹا ہی خنجر گریبان استین دامن
کرین گی کیا ہلا سیکر گریبان استین دامن
ہوئی پزی کھان بنکر گریبان استین دامن
سلاسل تیغ اور خنجر گریبان استین دامن
سین ہم خاک اور پتر گریبان استین دامن
خدارا اسی بت کا فر گریبان استین دامن
نہوں پہ نڈمیں کیونکر گریبان استین دامن
ہوئی میں چاک یان تن پر گریبان استین دامن

نہ تو جی شیم یوں ترکہ گریبان استین دامن
دم بچہ گری رہ رہ گئی مانسہ زخم دل
ایکے کسی مڑکان یاد آئی عین وحشت میں
جو سوئے وقت یاد آئے کہی اوس انکھ کی دوری
نہید دست جنون ثابت انہیں دم بہر بھی کہی گا
خدا کہی سلامت اسی رفوگر دست وحشت کو
بزرگ ماہ پناجب کہے داغ جنون چکا
بنی میں یاد زلف ابرو و مڑکان قاتل میں
جنونیں سنگ طفلان شہ پہ لڑ جائینگے پزی
مگر پزی کی ہی اسین سر ستری رسوائے
جنون کی جبکہ میری حال پر چشم عتات ہو
بزرگ جامہ گل آئی ہی فصل بھارا ایدل

عدو جب اونہیں دست و گریبان دیکھتا ہونہیں
تپ غم کی حرارت سبھی ہی آگ یا ن تن میں
خوشی سے پھٹتے ہیں تن پر گریبان آستین دامن
انہوں کیوں جل کی خاکستر گریبان آستین دامن



و نہ بخشی تھے مجھے طاقت جنوں نے آجروں سے
کروں نپندی ابھی ستر گریبان آستین دامن



حق تھوڑا پس پرچی چہل کل میں
تجہ قاتل نے بیان سے جب لے
آئی جب سے وصل و صلت
کیا کہ سے زبان بار آئے
بیری گھوٹ میں لاکھوں فتنہ میں
جسکو دیکھا مگر گیا بی موت
جان بچا لین رہے اوسکے
سروشت رزل میں تھا اپنے
چھوٹ جائیں گی سیکڑوں وحشی
سیری انگھو نہیں جھقہ میں اشک
پاندھی جب تہل پر کر مرنے

اگئے خلق ساری ہل چل میں
جھک گئے سر نہار و تن میں
کیسے حجت ہے آن کل میں
کیوں گرد فتنی دی ہے پچھل میں
شوخیان سر سبز ہیں پچھل میں
زہراوس انگہ کی ہے کاجل میں
جو پہن گیا سو بھی سسل میں
آئین کی ایک روز مقتل میں
فرق آیا جو زلف کے بل میں
اتنا پانی نہو گا بادل میں
دھیر کشتہ سنا میو کا مقتل میں



آبرو کیوں گہٹا کی نسبت دین
زلف کا رنگ کب ہے بادل میں



مرد صوفی ہوں نہو اشخ کہ سر بر میں ہوں
جاگر چہرے آوہ زلف منبر میں ہوں
آبرو ساری خدائی سے تو بدتر میں ہوں
فرق کیا اس میں خطا و اسر سر میں ہوں

اور مروی یا کایا ہی کہ خجسہ میں ہوں
 خدمت آئینہ برداری مجھے یارنی دی
 نازکی بن کر یار ہے مجھے بڑھ کر
 سر میں سودا ہے صنم کیسوی شکلیں کا تری
 صورت یار ہے ہر دم سری انگہوں کے حضور
 کیسوی یار مجھے ماری رکھیں گے کیسے
 رتبہ خضر ملا خاک شینی سے مجھے
 مجھے رم ہے تہی کسوا طے اسی آہو چشم
 دیکھ کر قامت دلا رکھا ڈور اوسکا
 دل سرا کر تا ہو جھیل جھال کی خواہش
 جہد میں دریا میں حائل جو کہے ہو سہا
 نام کیون شمع کی مانند روشن ہو سرا
 جسطح دیکھ آئینہ کو تم جہان ہو

اور مرثہ کا یہ اشعار ہے کہ شتر میں ہوں
 ان دونوں اپنی نصیبوں کا سکندر میں ہوں
 لاغری میں کمر یار سے بڑھ کر میں ہوں
 فقط اتنا تو خط وار مقرب میں ہوں
 شکل آئینہ اوسی دیکھ کر شتر میں ہوں
 نہیں ممکن ہے جو ان کا لون سر میں ہوں
 تیکے نقش کف پا خلق کا سر پر میں ہوں
 یوز ہوں تری نگہ میں کہ غضنفر میں ہوں
 ابو بخوف قیامت سے مقرب میں ہوں
 سایہ زلف یہ کہتا ہے کہ سر پر میں ہوں
 جاننا آئینہ کو سکندر میں ہوں
 بنم جانان میں اتیلی پوئے سر میں ہوں
 یونہی صورت سے تمہاری تجھ میں ہوں



آبرو گز بند یار کا صفوں دہن
 پہر یہ کس سنہ سے کہو گی کہ سخنور میں ہوں

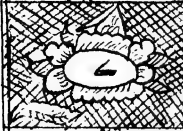


حیرت انگیز زبان ہی کسی دوش بندون
 ہر ایک جانستان ہے کسی دوش بندون
 سروش پر گراں ہے کسی دوش بندون
 دل مختصر مکان ہے کسی دوش بندون

ہر غزہ دستان ہے کسی دوش بندون
 درد جگر جدا ہے کسی دوش بندون
 طالب ہے اسکے تیغ ادا خجسہ مرثہ
 باشکر گراں ہے الم یا س فوج فوج

یہ نگاہِ دُناؤں پر مگر کانِ برین تاک میں
تصویرِ یاسِ شبِ بہ چٹالی پہ مر مٹوں

یہ دلِ عذابِ جان ہے کسے دون کسی نہوں
دو قالبِ ایک جان کے کسے دون کسی نہوں



ای ابر و کرشمہ و ناز و ادائی یار
سو کا کب ایک جان کے کسے دون کسی نہوں



بتوں کی شکل جو ہم بار بار دیکھتے ہیں
ہو ہے عشق کسی نوجوان کا پیسے میں

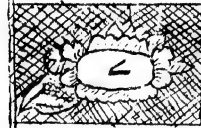
یہ شانِ قدرت پروردگار دیکھتے ہیں
ہم غمِ فصلِ خزان میں بہار دیکھتے ہیں -

خیالِ صحبتِ اغیار و یار آ آ سے
نظر میں ہوتے ہیں تاریکی شبِ فرقت

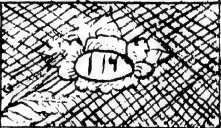
کہیں جو خواب میں ہم زلفتِ یار دیکھتے ہیں
کہیں ہم حینِ جو گل و خار دیکھتے ہیں

کہیں رقیبے وہ ہمکنار میں شاید
رقیب شکست کا منٹو نہ لوثی میں جو ہم

جو دلکو پہلو میں ہم سیرار دیکھتے ہیں
کیسے پہول سے رُغلی جبار دیکھتے ہیں



یہ کسکے آنکھ و عن ہے آبرو کیسے
جو آپ جانبِ دربار بار دیکھتے ہیں



چلے افتخار کو ہمیں پروں یہ فرماتے ہیں
خود بدولتِ سری میت کو جو کھنساتے ہیں

یہ عطا خلعتِ حضرت مجھے فرماتے ہیں
صورتِ برقِ جودِ ذلت چکا جاتی ہیں

چرخِ پرانہ ستاروں کی چہ پیک جاتے ہی
باوہ کشِ ملکہ بہم گاتی ہیں ساؤں کیا کیا

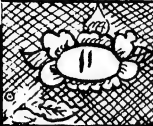
پہاں بیانِ تیری ہے زلفین مجھے دیتی ہیں نام
انکجا اشکِ نشانِ چشم رہے ایدل زار

ابرا آ کی جو میخانہ پہ چھا جاتے ہیں
بیڑیاں تیرے ہے گیسو مجھے پہناتے ہیں

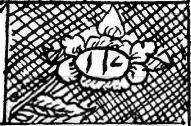
چڑھ سکے دریا بھی تو آخر کو اوتر جاتے ہیں
کہنے مطلب کے اگر صاف لوڑا جاتے ہیں

خود غرض وہ یہ پروں ہیں عیاذُ باللہ

| | |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| لکھیں اوصاف نیکو نکر ترے رخسار و نکے | یہی مضمون پنج اشعار کو چمکاتے ہیں |
| نہ مضامین دمان و کمر یار ملے | یہ و طائرین نہیں دام میں جو آتے ہیں |
| لطف کس طرح وصل میرے لے | ہے لحاظ اولیٰ مجھی مجھ سے وہ شر تہن |



آبرو و بزم میں اغیار سے ہو کر وہ دوچار
آہٹہ آہٹہ آتسو و ن ضد سی ہمیں نر لواتے ہیں



برق کس دن شرافشان مری خرمین نہیں
ستوہ راہبری قسمت رہزن میں نہیں
کیا اثر اتنا ہی ایدل تری شیون میں نہیں
زور بازو میں تو ان دلین دان تن میں نہیں
رنگ روپ ایسا کہے لالہ و سوسن میں نہیں
وہ تجھے خدا وادی ایمین میں - نہیں
کچھ گز فضل خزان کا اچھے گلشن میں نہیں
خوف ظلمت پس مردن مجھی مدفن میں نہیں
فضل گل نام کو نہ دہر کی گلشن میں نہیں
ساتھ و ساقی گلشن میں نہیں

آہ سوز انکا کر کب دل روشن میں نہیں
بہر ستم خاک بہ چشم بہت پر فن میں نہیں
ہو کے بیخود وہ چلے آئین کلیجہ تہا میں
مرضِ حیر سے اس درجہ سبکسار ہو میں
مسی مالیدہ لب یار پہ جیسے ہے بھار
شعلہ سن سے جو کوئی بتان میں ہی فروغ
نالہ گرم سے ببل کی یہ گل کہہ لائی
داغ الفت سے کیسے وہ چمکے دل میں
کیا کریں بادہ کشی دور خزان ہے بالکل
بوندیان یرتی میں گنگوہر گہٹا چہا ہے



جب سے سودا کسی زلف سیہ کا اوسکو
آبرو کو لئے شب ہی کہ جو اولہن میں نہیں



کہ جگر جس سے ہو سو چراغان ہر دستا میں
نہیں ہتا سور کا کیا دخل درگاہ سلیمان میں

وہ لکھوں مطلع روشن شامی قر جانان میں
عجب کیا ہی گزرجہ نادان کا کوئے جانان میں

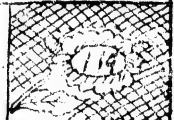
کہلے سورج کبھی کا پہول جیسی سنہاستین
 تری آنکھوں کی خاطر یہ گہا سرے مٹا نہیں
 یہ ربط اتفاقی ہے جہم گہم و مسلمان بن
 پڑا ہے تفرقہ مدت سی بلقیس سلیمان
 ہوا سی گرم کی چلتی ہیں جھونکی اس گلستا نہیں
 تماشا ہے کہ ہی تاثیر ہم اس آج جیو نہیں
 یہ لکھا ہی وہ مہ طلعت مجھے العاقب نہیں
 تو عالم نخل ماتم کا ہو شمشاد گلستا نہیں
 چراغوں کی چمک آئی نظر شام غریبان میں
 نہیں دخل آدمی کو ہے خدا کی راز نہیں ان میں
 گئی حب فاتحہ خوانی کو و شہر خوشان میں
 غدا دل خوب گلچہری اوڑھتی ہیں گلستا نہیں

دل پُر داغ کا جلوہ ہے یوں لطف پریشان
 تری لبے ہو آہے لعل جانی کو میلان
 ہو کے میل گیسو و رخ پر نور چا نان میں
 نہیں آتا سری و لعلین خیال اوس خور پیکر کا
 دل پُر داغ کو ہر دم ہے شعل نالہ سوزان
 لبشیرین ہے تین تنوع ہم کو سنائی ہیں
 گدائی کو چہ الفت اسیر حلقہ کلفت
 بہار ہی قد موزوں اگر گلشن میں ذکر آئے
 چینی ہے آج افسان کا کُل شبنم پیرا دے
 دہن کا اوکھی مضمون ہم کو سوچے کس طرح ایدل
 ہر اک مرد میں جان آئی قیامت کا ہوا عالم
 بھڑائی ہے جو رہے ہیں ہر اکچل گلچہرین



حیران شہر کی قابو میں یوں ہیں اپرو اپنی

کہ جیسی قاف کی پیراں تہیں تسخیر سلیمان میں



شجر جان جی جیسی برف سے فصل زمستان میں
 دکھائی دیتا ہے جسطح منہ شمشیر عریان میں
 اکھی خیر ہو بگڑی ہے پشیمند ویکان میں
 ڈبوئی تہیں مچھی وہ جھونکی ہر روز طوفان میں
 ہزاروں رخصی پیدا ہوں ابھی دیوار زندان میں

پکا دل ہر آسوں سے یوں سونہر ہجران میں
 رخ پر نور کا یوں عکس ہی اہو ہی جانان میں
 تختہ بولی پہاڑ سنت کی صراہہ نہ کہش دل ہے
 جانہ کر کی بارش کا شب وعدہ نہیں آتے
 تری جھون جو سر ہکر اٹھیں ای لیلی منش اس سے

مسل خورشید کا عالم ہے ہر اک خم خندان میں
 خدا شاہد ہے فرق آسمی دہن زاہد کی ایمان میں
 زربجائے کوئی اسی شوق اراں وصل جانان میں
 نہ بچے اوس ترک کی شمشیر تھی کیا آب حیوان میں
 غضب کے توڑ میں اسی ترک تری تیر مرگان میں
 چمک جاتا ہی داغ دل شب تاریک ہجر انہیں
 نہ کھانسنے یا س وحشت و حرمان کو اراں میں
 متہاری لوڑ کا جلوہ ہے خورشید دشتان میں
 کٹی امد اکیجے جو بات ہنسنے ہزم جانان میں

میرا ہے مکتب جو ان میں منج پہلور قاتل کا
 مگر خلوت میں نظارہ کسی نیت کا میسر ہو
 او شہابی خوب ہے بہر کی مزی یہ شب نیت ہے
 حیات جاودانی پائی جو اسکے شہیدوں نے
 دل غلش کو برا کر کیلجے میں اوتر آیا
 خیال زلف میں بھی مہیاں جب اوس رنگ انا
 دل پر خوشی کی کیفیت دکھائی ہجر میں ان کو
 متہاری حُسن کی پرتو سے روشن بدیر کا لب
 بیابن زبان سے کام تیغ تیز کا اسی دل



پہلے تو خود بدولت بھی کلام آبرو دیکھیں
 مرصع سے نعل سہ ایک حسب اوسکی دیوان میں



کئی دامن کی پزیری پردہ چاک گریبان میں
 زلیخا ی مقید کر دیا یوسف کو زندان میں
 توفتہ ہے ہلال عید کا چاک گریبان میں
 تو عالم مہر کا مہو درہ رگب بیابان میں
 سوائی سنگ ہی کیا خاک کو ہستان دامن
 گل سوسن ہے شان یزدیسی شاخ مرجان میں
 تری وحشی جو نکلی شہر سی پہنچی بیابان میں
 مکہ ہر اگر اوہنیں بخیر تہی کچھ عہد و پیمان میں

خط شبگون جو یاد آیا خیال زلف پیچا میں
 پہنایا دل مرا تقدیر نے کیسوی بچان میں
 تصور میں جو اوس برو کی پہاڑا ہے اسی میثی
 گرو حشت میں داغ آتشین اپنا چمک جاسی
 نکمہ کو شرم عیانی سی سہ پہر میں تری وحشی
 دہری مٹی کی کب سے یار کی لبھائی رنگین پر
 کینے نے سچ کھائی دوز مسیحا تک ہے ملا کے
 گلہ سی باز آہیل کھ دیر آید درست آید

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>مہوی زائل بکلفت میری دلکی انشاک نیری سے چراکاری کھنکھاتل کہ باز آید پشمانی خوشی مٹنے وار دکھ در گفتن لئے آید جوان مردان نہتا بنداز کسے رو ہو جو کسمت</p> | <p>غبار اس وقت کا اڑنا رہا ہے عین بارہن عبث ایدل ہے حسرت وصل کے ایامِ حرامین بہت بہتر ہے ضبط آہ ایدل جو طمانین نخل آئین ہماری رو بر واغیا سیدان میں</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------|-----------|
| <p>غزل میں روزمرہ چاہیئی آسی آبرو لکھنا وہ مضمون ضبط ہے آسی نہ جو فہمِ خندانین</p> | <p>۱۲</p> |
|----------------------------------------------------------------------------------------|-----------|

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>کس غیتِ قمر کامیری دل میں گھر نہیں کس ولینِ تجویِ دمان و کمر نہیں یہ ناکھیا جی جیسہ کوئی نوہ گز نہیں یہ ہنسن نہیں ہے کس لئے بہا ہے نہیں آکھ نظر ابرو تارِ غلط نہیں باز آما اپنے ظلم سے یہ کینہ نہیں کیون ہونہ دلین الفتِ صنم جاگ نہیں ی نوشی میں وہ ساقی ہوش نہیں یک جھکا اچکا جو موت شبِ حیر آگئے ایک اس سے ہوش میں رہا بھی نہیں کہ تو نہیں ہے دلین مہری خیالِ بار یا رشتہ حیات ہے یا جاوہِ عدم آکھ ہونیں سبکی ربطِ عدو کوئی سبک</p> | <p>کس شتری کا اس گزری میں گز نہیں دریش کسکو ملکِ مہم کا سفر نہیں کس کام کی وہ آہ جہنمِ اشر نہیں آزروہ دل کیا کس سی گز نہیں دیکھ جو خلق کچھ رگ ل و کھ نہیں اونامی بڑھکی مرغ کی لیتا نہیں زادہ ہو جو وقفِ خدا کا وہ گھر نہیں اس دورِ آفتاب میں دورِ قمر نہیں ہو یا یہ قصہ اوشے کہی نہیں ابر کرم ہے یہ سارا دامنِ تر نہیں یتلی کی طرح تر اکب انکھ نہیں گھر نہیں نادان میں وہ جو کہتی ہیں اوکھ نہیں وہ عرب اب اچکا وہ کرو فر نہیں</p> |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>قہر خدا ہے خشن دندان نامی یار مشکان یہ اشک دلیں طیش لب آہ سرد جوڑا مہاری بالو کنا شاید کہہ ل گیا اک تو ہے راہ ملک عدم یونہی پر خطر تسخیر اس سے ہوتے ہیں دم میں تباہ رو کا یہ کھکی وقت سحر ہمنے یار کو دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست درکار غیر حاجت هیچ استخارہ نیست دل را بدل رہبت درین گنبد چھ از بخت شکر دارم و از روزگار ہم ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورد</p> | <p>کرتے چمک چمک کے یہ چمکی کہہ ہنہن کسو اٹھی ہے عشق کی کا اگر ہنہن بیوہ بہ بیچ و تاب میں موی کمر ہنہن طرہ یہ اور اوسپہ سے زاد سفر ہنہن دنیا میں کوئی نقش یہ از نقش زر ہنہن چھا گل مہاری پاؤں کی بولی گجر ہنہن کچھ انقلاب دہر سے ہم کو خط ہنہن لین دلو شوق سے وہ مجھے درگزر ہنہن کیونکر کہوں کہ اچھو میری خبر ہنہن کہتے ہیں حاسد و نکلے وہ رشک قمر ہنہن حاصل دمام بوسہ عتاب تر ہنہن ایدل اسیر رنج کہے نے خبر ہنہن</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



ذہن لطیف قہمہ فکر نکو کند

مضمون است آبرو و مد نظر ہنہن



| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>گنجاب سیر کو وہ گل چمن میں او سے کا جلیں ہے ہر سو چمن میں اوسے نے کچھ اوٹھا یا چاہ کا لطف دل صد چاک میرا ہن کی شان وہ لاغر ہوں نہ یا میں گی ٹکیر میں</p> | <p>نخالین سیکڑوں شاخیں سمن میں سمن میں ارغوان میں نشتر میں جو دل ڈوبا تری چاہ دقن میں رہا او سجت کی زلف پر شکن میں میان گور میت کو کفن میں</p> |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| مکت ہوئی اگر چہ سچ کہن میں جل من کہک اور طاؤس بن میں ہیں شک الگی دیوانی بن میں علاوت کیوں ہوا اپنی سخن میں | ہو تیاہ خمد پشت ہرگز خرام ناز سے تیری بن رو پوش لکھایا ماتمہ کامل کو تو دلے لب شیر بن کی ہم کہتے ہیں اوصا |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

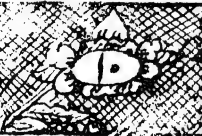


عدم میں ہیں سچے تیرے ابرو ہم
بہنسے اگر یہاں رخ و سخن میں



اچھ نکہ اوسکے وصف کے لائق زبان نہیں
اک روز زمین نہیں یہ آسمان نہیں
یہ تو مکان تمہارا ہے میرا مکان نہیں
جسے کا جسکو اپنی حرکت گمان نہیں
ہم کس طرح کہیں کہ تو ماضی کی جان نہیں
اک روز اوکھی منہ سی سنی مہنی مان نہیں
وہ دل ہے سنگ سخت جو تیرا مکان نہیں
وہ کھار زبان ہے مار کا جس سے بیان نہیں
وہ پاؤں کیا جو راہ طلب میں

کس منہ سے ہم کہیں کہ بتو لکے و مان نہیں
گر نہ وہ نکا کا تہیے زور ستور ہے
وہ زمین قیام کیوں نہیں کرتی ہو جان طاب
طول شب فراق سے اوسکے بلا دوری
جانی سے تری موت ہی آئی سے زندگی
ہر دم سوال بوسہ پہ انکار کے سوا
وہ آنکھ کو رہے جو نہ کہے ترا جمال
وہ کان کیا میں جو نہ سنیں ذکر و ست
وہ ماتمہ کیا جو طوق کمر مار کے نہوں



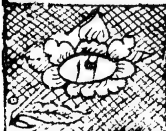
نام و نشان لے کر یا بد نام آبرو
اچھے رہی و کچھ نکہ نام و نشان نہیں



غنی ہوں حرص کے باعث شکستہ حال نہیں
کہ بار بار میرے شہ وصال نہیں

نظر میں ہست و نیا ذرا ہے مال نہیں
خدا کی ہستی با تو نہیں اسکو مال نہیں

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>ہماری باغ میں جزسرو کی خصال نہیں تمہاری انگہون میں ڈورنی یہ لال لال نہیں کشیدگی سے تمہاری مہین۔ لال نہیں شراب مغت کی قاضی کو کھیا حلال نہیں جہان سے شیر کا مسکن وہاں شغال نہیں اگر لڑائیں ہر انگہون تو ہم غزال نہیں ہماری لائق صحبت یہ پیر زال نہیں کہ حسین می نہیں بھٹی نہیں کلال نہیں خدنگ سینی سے جراح تو کمال نہیں رنگ سبزہ چکر کسا پالیا ل نہیں زبان سنبھالنی ایچھے یہ بول طل نہیں یہ وہ خدنگ ہے درکار جسکو بہا ل نہیں پٹکتے عور پہ ایسے تو اپنی رال نہیں</p> | <p>سوائے مقرر منم دل کو کچھ خیال نہیں ہماری طائر دل کی لٹی بچہا ہی دام چو کچھ گلہ ہے تو بے اپنے جذبہ دل سے جو زندہ دیتی ہیں واعظ تو کیوں نہیں پتیا نہیں مین پست صفا میں پسند طبع بکست تمہاری چشم سے آہو یہ دیکھے کہتے ہیں فقیر مست میں نفرت ہے شکل دینا سر پسند کیا کرین میکش ہو کان زائد خشک یہ ایک ترکہ کماندار کے نشانی ہے نری شرام سے اسی سرو باغ محبوبی ہر ایک بات یہ صاحبہ دیکھی دشنام تمہارا تیر مرثہ کام دیگا بے پیکان بہر آئی پانی جو منہ میں بیاں واعظ سے</p> |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



نگاہ لطف کا ہے کبر و فقط طالب
 خدا گواہ منم اور کچھ خیال نہیں



| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>تصور کی بدولت اوکلی نیست ہماری مین بجائے اسی تو جو کچھ کہو بند ہی تمہاری مین ہماری مرغ دل پر تم نے کیا کیا حال مین تری انگہون کی آگ اسی بری آہو بھاری مین</p> | <p>وہ ہی ہر وقت بے پیش نظر ایدل ہمار مین ذلیل و خوار و رسوا یہ لقب بیشک ہماری مین کہے کہہ اہی مین زلفین کہی گیسو سنواری مین مہوئی وحشت انہیں صحرائیں پیرتی ہماری مین</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>بتو نکلی عشق میں جیسے کہ مہنی دن گزاری ہیں شب تار یک میں گویا چلتے یہ ستاری میں پڑی خاک لحد میں آج وہ پاؤں پساری ہیں شبِ فرقت میں اپنے حشر کی آٹھاری میں بہت خنجر کے گہاں میں بہت برہنہ گاری میں یہی گرا بلق ایام کی ایدل تزاری میں عمل سے یہ پریر و ہمنے شیشی میں آٹاری میں غم و اندون کے چلتے ہماری سریر آری میں</p> | <p>تو دیکھ روز ایسی سخت دشمن ہے کوئی یار نہ پسینے کی نہن قہری میں اوس لطفِ منبر پر مژغ بن تار و نہر جھکے کل تک افسر شاہی تفاوت روز و شب کا ہی فقط ورنہ دل مضطر مژگ کی سیکڑوں بیل گند کی سیکڑوں کشتی گرائی گا ہمیں چاہِ عدم میں دیکھنا اکدن دل اپنا ایک مدت سے حنیو نکھا ہوا سکن رقیہ یہ وہیہ کرتا ہے شانہ او نکلی زلف و نہن</p> |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



زبانِ سود سے اسکے ٹکڑوں ہوں آبر و وقار
 لئے لگتے عشقِ تُو توں سے ہم اجاری ہیں



| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>تیر نظر میں مژغ خنجر بہو میں تلواری ہیں جو کہ ہیں زلف و نکلی دیوانی وہی ہشیاری ہیں ضعف سے وحشت میں مہری دوتا باجکڑی ہیں قصہ زلف و رازیا روٹھ مارے ہیں تری فرقت میں انیس اپنی ہی دو چار ہیں بجلیاں ہیں برچھیاں ہیں تیر میں تلواری ہیں روگنٹی بھی اپنے جسم ناتوان پر بار ہیں یار کی خراب بیشک مطلع انوار ہیں مار ڈالیں یا جلایں آپ ہی مختار ہیں</p> | <p>اور اب تیار کیا اوس تک کو درکار ہیں ہیں وہی حال کچھ جو مجالِ یار ہیں چاک ہو کیونکر گریبان جاؤں کیونکر سو وشت انکے گنجائش کہیں پر ہزدل عاشق نہیں نالہ و آہ و بکا و رد و الم رنج و محن وہ نگاہیں اور انگلیں اور ہلکین اور بہو میں گردیا ہے عشقِ مژگان کی کیسے ضعیف مہر و مہر برق و شکر کرتے ہیں اونی کسب فی کیوں چہ بائیں چشم و لب کے آگے دیتی ہیں زبان</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

نیم جان لاکھن سزارون طاقان صید باغیض
چشم فغان کے تری بیلر سے بیلر ہیں
بہم کر آئی میں بادل چلتے سے ٹنڈی ہوا
ناک میں بنت العنب کے اندون سنوار ہیں

۹ بادہ اٹلور کا اسی آبرو ہے نشہ کیا
مست وہ بین جو شراب عشق سے شرابین
۱۳۷

محیرت میں گھڑی عاشق تری دربار میں
آبلہ پائی نہ میری گر کر سیلاب اوسو
رات دن آرائش کا کل میں رہتا ہوں وہ شوق
نہ خطا سبوتے ہیں دل لاکھن گر غبار دلا
چونکتے ہر گام پر بین خستگان زیر خاک
نے احمیت عشق سے ایدل پہ پیغام اجل
کس طرح ادھی وہ چشم نگین میر بطرف
ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم
یا جڑی ہیں قد آدم آکھتے دیوار میں
تشنگی سے کان سے پڑ جائیں زبان غار میں
دل ہے خدو پابند اسکا گیسوی خوار میں
یہ عجیب اندہیر ہے اس زلف کی سرکار میں
شور محشر سے تری پازیب کی ہنکار میں
سامنا ہے موت کا بروقت اس آزار میں
طاقت اوٹھنے کی نہیں باقی ہے اس کار میں
ہو سو ہو دل معنی ڈالا بحر عشق یار میں

۱۳۸ یاد خط سبز سے آئی ہوئی پیر زخم دل
آبرو اولٹا اثر ہے مرہم زنگار میں
۱۳۹

وہ بیت جسکو پہلا پاس ہمارے آئی کیوں
آئے ہیں یاد جب تم کہتے ہیں بہر کو اہم
طبع ہو جسکے یو فاحرسم ہنوحے ذرا
غیر سے چپکے اسی صنم ملتی ہو تم تو دبدم
نہ نظر جو صلیح ہو آنکہ وہ پیر لرائی کیوں
ہمنے جفا شعار سے دلو لگایا مائی کیوں
کہنے سے میرے وہ بہلا راہ و فایہ آئی کیوں
صد مہ ورنج و درد و غم میرا یہ دل ادھار کیوں

چہری سے صاف اپنی عشق ہی آبرو دینا

گر نہیں کیا دل کہیں پہر ہی یہ ہائی نامی کہوں (۹) (۱۲۹)

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>شعین نہ نشہ میں کیونکر حضور کی باتیں بچکائیں کان جو آپ اس طرف تو عرض کروں سنائیں حضرت موسیٰ تو طالب دیدار غرض ہے حکمِ قوای و اعطا آدمیت سے نہیں سہج زما فی میں کوئی مُساحِصین حسین بنامی ہیں کیون عشق کیوں کیا پیدا یہ ہلکی ناک میں کہتے ہیں کیا خفا جانی کہے تڑپتا ہے ناتھوں کہے او چہلتا ہی</p> | <p>کہ لطف و مہربانی ہر ہکسور کی باتیں کہ میں حضور سے کہنا ضرور کی باتیں شعین گے گوشِ دل و جانی طور کی باتیں سنائیں آپ نہ غلمان و حور کی باتیں کرو نہ کیلئے صاحبِ غرور کی باتیں نہ سمجھا کوئی بھی رتِ غفور کی باتیں شعین کہنے نہ اہلِ تسویر کی باتیں وہی ہیں اپنی دلِ ناصبور کی باتیں</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

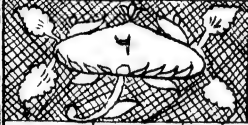
| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------|------------------|
| <p>وہ آبرو سے یہ ایامی وصل پر بولے نکالیں منے وہی پہرِ فقور کی باتیں</p> | <p>(۸) (۱۳۰)</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------|------------------|

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>میں وہ اچھے جو بُر و نکو بھی بھلا کہتے ہیں قہرِ حق میں آفت میں غضب میں جینکو واعظون کی نصیحت نہیں سننا اصلا عاشق و شفیق و خستہ و رسوا و ذلیل جو کہ عاشق ہیں ترے تیغ ادا کے قاتل وہ ترا حسنِ خدا دے ماسخِ آلاء اللہ بچکے نقدِ دل و دولتِ جان و ایمان</p> | <p>میں بُری خود وہ کسیکو جو بُرا کہتے ہیں غمزدہ و عیشوہ و انداز و ادا کہتے ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا کہتے ہیں آپ جو کچھ مجھے کہتے ہیں بجا کہتے ہیں آپ غمخیز کو وہ آپ بقا کہتے ہیں دیکھ کر اہلِ جہان صلّ علی کہتے ہیں اور اب آپ یہ فرمائی کیا کہتے ہیں</p> |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

زندگی میں کوئی آرام نہ پائی گا کہے

| | | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
|  | آبرو ہم یہ فقیرانہ صدا کہتے ہیں |  |
| پرہیز معلوم نہ تھی کیا کہنے کو ہیں ہمت سے ہم کچھ حال دل اسی ہو فاکہے ہیں اک بھبھ کو دوست اور دشمن بُرا کہنے کو ہیں سب برائی نام اب تو آشنا کہنے کو ہیں کچھ میری زخموں کا شاید ماحر کہنے کو ہیں خاک و مٹی میں جو تجھ کو بُرا کہنے کو ہیں | | یہ تو ظاہر ہے کہ ایسا بُرا کہنے کو ہیں ماجرے سنت جو روح فاکہے کو ہیں اپنا اپنا منہ گریبا نہیں تو دیکھیں ڈالکر وہ کہاں ہیں دوست صادق اور کیسی دوستی تیغ و خنجر کے تری قاتل بولس میں خوشحال جو نگاہ سے دیکھیں اونکی انگلیں پہو جان |
|  | یار تو نازک دماغ اسی آبرو ہی اور ہم ماجرائی دردِ دل بے انتہا کہنے کو ہیں |  |
| نہ خیر ہیں نہ نشتر ہیں چیریاں ہیں نہ بھالی ہیں تو اس چشمِ فسونگر نے کرو روں مار ڈالی ہیں اسی صورت سے کالو کو نیاتی کو طیالی ہیں مر لیٹانِ محبت کب سب جانے سنبھالی ہیں قصورِ غلہ کے شاید کہ پاس انکی قبالی ہیں کتابِ عشق میں اسی فنونِ صدا مٹاتی ہیں نہایت یہ کڑی منزل ہے اسکے کوس کی ہیں | | تری مرغان کے کچھ اندازِ سب سے زالی ہیں لبِ معجز نمانی گر کیا زندہ ہزاروں کو چہرہ ک دیتی ہیں ہم افشان جو اکثر اونکی زلفیں کیسا گامِ روا ایسے ویسی دھچکندوں کا غور ان زاہد ان خشک کو جو انتہا کا ہی سر عاشقِ قلم ہوتا تو بسم اللہ ہی اسکے نہ کہہ ایدل قدم تو کچھ زلفِ حسینا نہیں |
|  | ہمارے چشم پر غم کی مقابل آبرو ہرگز نہ کچھ ہے گریہ شبنم نہ ابر تر کی جہالی ہیں |  |
| تو یہ سب سب سے فتنی انداز ہیں | | اگر چہ جس سے وہ انگلیں لڑائیں |

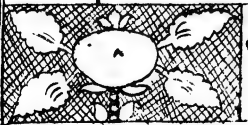
| | |
|----------------------------------|--------------------------------|
| جو دزدیدہ نگہ سی دل بچہ المین ۶ | وہ کیوں عیش سی سوا کہیں المین |
| جو وہنل صبا گلشن میں آئیں ۶ | ہنسین گل اور غنچی مسکرائیں |
| پڑہیں جن پر دروین دیکھ کر ہم | وہ اولٹے حیف صلو آئیں سنائیں |
| قیامت قد ستم غمزہ غضب نادر | بلا زلفین میں آفت میں ادائیں |
| تری ترنگہ سے اوکھا نذر | جگر کو دلو کس کو بچائیں |
| میرے نالوں کو سنکر کہتی وہ | فقیرانہ میں یہ کسے صدائیں |
| نزدیک سے آنکھ اٹھا کر بھی وہ گلو | ہتیلی پر جو ہم سر سون جہاں |
| جو زلفوں کی تہااری ہوں جلا وار | اونہیں لازم میں پہانسی کی نہاں |
| ترجم جان عاشق پر خدا را | کھان تک اوبت بطور جفا میں |



خدا ہی آئید و زلف بنی پر
خدا سب اوسکے بخشی گا خطائیں



| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| ستار میں تری تر چھی گھا میں | تو آفت میں صنم اپنی بھی میں ۶ |
| اثر اپنا دکھا میں گریہ آمین | کرین اوس سنگدل کی ملیں میں |
| نہ ہرگز میں کہوں گا ترک الفت | بجھے گو آپ جاہن یا بچا میں |
| معتز بر چہیاں میں تری بلکین ۶ | بلا شک تیر میں تری گناہ میں |
| تری زلفوں کو رکھتے ہیں پریشان | پریر و بیکسوئی اکثر آئیں |



کرین الفت کسی سے آبرو کیوں
اگر جاہن تو لازم ہے سنا میں



| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------------|
| قتل کرتی میں مہی تری ستار بلکین ۶ | میر چہیاں میں پچہری تیر کہ خجھر بلکین ۶ |
|-----------------------------------|-----------------------------------------|

دل عشق ناوہا لیتے ہیں سنگینو خیر
شبِ فرقت میں بیلانینہ کا آنا کیسا
کرد یا سینہ عاشق کو مشکبک و مہن
قتلِ عشق کو اسی قاتلِ عالمِ مشک
زلفِ ناگن ہے نگہ سحر ہے انگہیں جا دو
تیر کی غلج یہ مہن اور وہ بعینہ ترکش
پلٹیں مہن یہ تلنگون کی مقہرے ملکیں
نہیں کینخت بہم ہوتی مہن دم بہر ملکیں
توڑتیروں کا دکھا لی مہن سے اسہرے ملکیں
تیغِ ابرو مہن تری اور مہن خنجرِ ملکیں
اور ہے قہرِ مذا کا ترے کا فخر ملکیں
اس لہی قلب مہن رستی مہن سنگرِ ملکیں

آبرو و معجزہ کہنی کہ صفا لی اسکو
قتلِ عالم کو کیا خون سے نہیں ترے ملکیں
مجلو اوشخ فی دیلمہ تو جھکا میں انگہیں
ہامی ماوسی نہ کہی ہم سی ملہیں انگہیں
سیکرٹوں خون کئی اور نہ لجا میں انگہیں
پیکے نہی دل عاشق جو چہ میں انگہیں
اپنی تصویر سے قسبی جو لڑائی انگہیں
جا میں گی روز جو کہنی وینیں میں انگہیں
سر یہ کیا کیا نہ بل میں مہر لائیں انگہیں
اگہ لگتی نہیں جہن لگا میں انگہیں
پہرتی ہے تیری نظر سے نہ دکھا میں انگہیں
جینج فی میری ذرا نی کو دکھا میں انگہیں



آبرو و معجزہ کہنی کہ صفا لی اسکو
قتلِ عالم کو کیا خون سے نہیں ترے ملکیں



بزمِ مہن غیر سے گل لڑا میں انگہیں
جئے سکے لہی زور و کی گنوا میں انگہیں
وہی دیدی کی صفا لی سے صذر لازم ہے
طرہ او سپر ہے کہ چوری سے سرا سرا فنا
صور ست آئینہ ہو بادگی تم بھی حیران
سرخ یاد رخ تلنگون میں یہ ہو جاتی میں
دیکھنے سے تری زلفون کی مہر سودا
نیند بھی اور گئی اسی رشکِ قہر فرقت میں
مہربان سب تہی جو تہی چشمِ عنایت تری
آری چٹکی یہ نہیں جبہ بہت مہر و مہن

مجلو اوشخ فی دیلمہ تو جھکا میں انگہیں
ہامی ماوسی نہ کہی ہم سی ملہیں انگہیں
سیکرٹوں خون کئی اور نہ لجا میں انگہیں
پیکے نہی دل عاشق جو چہ میں انگہیں
اپنی تصویر سے قسبی جو لڑائی انگہیں
جا میں گی روز جو کہنی وینیں میں انگہیں
سر یہ کیا کیا نہ بل میں مہر لائیں انگہیں
اگہ لگتی نہیں جہن لگا میں انگہیں
پہرتی ہے تیری نظر سے نہ دکھا میں انگہیں
جینج فی میری ذرا نی کو دکھا میں انگہیں

اگھین رو رو کی گئیں میری ہوئی غصی دہ
 یہ ہے اعجاو کہ اندھی کو دکھا نہیں اگھین
 سٹھف رخ کی تلاوت کریں طاہر ہو کر
 اس لہی اشک کی دریا میں نہا نہیں اگھین

اگھین پتھر اگھین خوش آگیا بیہوش ہوئی
 آبرو یار فی حب ہیکو دکھا نہیں اگھین

مرغ دل کا حیف ہوا اسکے نہ مسکن ہاتھ میں
 دلف کو اپنے لہی ہے یوں وہ پُرفن ہاتھ میں
 اپنی دہن کھچ او سکھ کروں میں چاک چاک
 مرچکا ہو نہیں لگان سکتی کا اب بیکار ہے
 کھجئے جو روتے فل نہ اٹکو پائیں سال
 اشک سے بارش کی کیفیت دکھا دیتی ہیں جھ
 سہوں وہ میکش کا کڑا نیا گلہ مر جاؤں میں
 دست شفاف او سکے دیتی ہوں جاننے کا
 کیا ہو بہر بندہ کو وعظینک وید خیرت سیا
 قتل تو کرتا ہے قاتل دسیاں اسکا بھی رہی
 کر کے ایلہی امرو سے جو اپنی قتل عام
 پاں پاں تیغ قاتل سے ہوا ستمیرا تن

طاہر رنگ حنا کر لے شین ہاتھ میں
 جھٹھ رکھی فسوگر کوئی ناگن ہاتھ میں
 پاؤں ای وحشت اگر صحر کا دہن ہاتھ میں
 کیوں لٹے پہر تا ہے آئینہ وہ بدظن ہاتھ میں
 عاشقوں کی لائی دل مشفق من ہاتھ میں
 مرد کے کہتی ہیں بہا دون اور ساون ہاتھ میں
 شیشہ می کی اگر آئی نہ گردن ہاتھ میں
 آرسی پہر کسلے پہنے وہ بدظن ہاتھ میں
 جب ہو دل اللہ کی اسی مشفق من ہاتھ میں
 حشر کی دن ہو گا میری تیرا دہن ہاتھ میں
 کسلے رکھی وہ قاتل تیغ آہن ہاتھ میں
 بخیر گر نادم ہو کیوں لکی سوزن ہاتھ میں

جیسے غالی ہاتھ تو آیا ہے جائیگا یو ہنیں
 آبرو کچھ بھی نہوگا بعد مردن ہاتھ میں

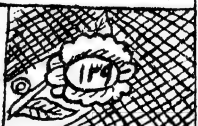
کردمی فتنی بیا عالم میں بنے چل کی پاؤں
 ہر دم اگھو نہیں میری پیرتی ہیں اوسن اجیل پاؤں

برق کی صورت کہی یاں ہے کہہ واک کہ شوخ
 دکھو ماتھوں ماتھ لیجاتا ہے ہر انسان کی وہ
 دوڑتا پھرتا ہونین محسوس و حشت خیزین
 روز آکر جلاتی ہے تپ فرقت مجھے
 وادی و حشت میں آخر ہو گئی پُر آبلہ
 کیوں گراں جانسی اپنی نہ تڑپوں و بد دم
 نرمی اعضا کا اوسکے وصف کس نہ سی کو
 وادی پُر خار و حشت طی کیا ماتھوں کی بھل
 ڈھمکانی ہین ہوا کہی بیاب چلنی کی وقت
 اب تو ہر گاہ کہہ رہی تھیں بسل سیکڑوں
 موسم بارش تین جنی نہیں پاتی کہے
 پہنچتے ہے سطح چوٹی پہ یہ ہر سخل کے

ایک جا سخی نہیں رہتی ہین اوس چنل کو پاؤں
 چاہی اب چو منا اوس کا بایان ملکا پاؤں
 سخل پکڑے ہوئی وحشی ہین مہر کیل کے پاؤں
 یا آہے جلد خاکستریوں اسکے جل کی پاؤں
 تھی جو مجھ وحشی کی رحمت یافتہ اول کو پاؤں
 یاد آتی ہین بھی اوس نازنین کی ہلکے پاؤں
 ماتھ ریشم کی شکم قائم کا ہی مغل کی پاؤں
 ابلوں سی جب ہوئی بیکار میری پہل کی پاؤں
 ہو گئی نہ ناتوانی کی بدولت ہلکی پاؤں
 خوب ہے تنہی نکالی میری دکھو چہل کی پاؤں
 رو بروئی چشم دریا بار اس ناول کی پاؤں
 ظاہر کہہ ماتھ ہین ایدل ہین کوئیل کی پاؤں



سیر دریا آبرو کی ہو اگر اوس کے بغیر
 آب کی مانند بہ جائیں ہماری گل کی پاؤں



چھایا ہوا اب رہا ہر ران چمن چمن
 پہلا پہلا روضہ رضوان چمن چمن
 آستہ ہے روضہ رضوان چمن چمن
 پہلوں سی پڑ ہے باغ کا دامان چمن چمن
 تہالی بہری ہوں آب سی رضوان چمن چمن

سر خوش ہین طائران خوش امان چمن چمن
 ہے شور آبدارہ ذیشان چمن چمن
 حورین شگفتہ خاطر و غلمان ہین باغ باغ
 گل گوش بنگلی ہمہ تن از پی ہزار
 فرمان حق یہ غلامین پہنچا ہوا ہے آج

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p> ہنچا ہی روشنی میرے تابان چمن چمن بن جاٹیں سرور و سرو چہ راغان چمن چمن فردوس باغ باغ ہی رضوان چمن چمن مرگاہن کے بہاڑی تین جو غلام چمن چمن سبزہ نہال صحن گلستان چمن چمن نرگس ہے فرط وید سے حیران چمن چمن آبی جو سیر کو وہ خیراں چمن چمن ہے نغمہ سنج مرغ خوش الحان چمن چمن </p> | <p> ان فرش جہان کی گاہکے آج جاہ کب آئی ہو کیاں کے سر و گلستان سرور سکر نوید آمد محبوب کیر یا لاکھوں کا فرش حورین بیکھاتی ہیں ہر روش ہر سو بہار پڑتی ہے ہر گل ہے خندہ زلف گل شاخ شاخ پر بہر تن چشم بن گئے ہو گئی شکستہ غنچہ نول کہتی ہیں یہ گل رقصان ہوا کی شوق سی ہر گل ہی شاخ پر </p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



اسی آبرو ہے تم نے عجب رنگ سے کہا
 دیکھیں چشم نوز سخندان چمن چمن



لائق غلہ وہ زہار نہیں
 و غنچہ بیت کی سزاوار نہیں
 انہیں کہ گنہگار نہیں
 اور نرگس کی آواز نہیں
 تعلق مہر لب انہا نہیں
 کس کو اس بات کا قرار نہیں
 خواب میں طالع بیدار نہیں
 اس کو عالم سے سرو کا نہیں

جس کو عشق شہ ابرار نہیں
 جو ہی گئی وہی غم کا امیر
 تو تو غم دار نہیں
 چشم محبوب نہ اپنا فدا
 مگر کیونکر نہ باواز نہیں
 آپ محبوب را میں بیشک
 خواب میں کیون ہو دیدار نہیں
 عشق احمد سے تعلق ہی جی



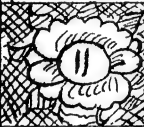
آبرو اپنا وظیفہ ہے یہی



ورد جب حضرت غفار تین

جہان کے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی تین
امیر اقلیا خواجہ معین الدین چشتی تین
ہزار خوشنوا خواجہ معین الدین چشتی تین
سراج اولیا خواجہ معین الدین چشتی تین
مدار دعا خواجہ معین الدین چشتی تین
ضمیر مصطفیٰ خواجہ معین الدین چشتی تین
سہاری رہنما خواجہ معین الدین چشتی تین
عجب آب بقا خواجہ معین الدین چشتی تین

شہ ملک علا خواجہ معین الدین چشتی تین
ہمائی آج استر ضیائی مہر تعلقا
بھار گلبن ایقان نسیم گلشن عرفان
فروغ دیدہ انسان پسند خاطر یزدان
دلیل منزل حدت حریم پردہ خلوت
گل گلزار یزدانی بھار گلشن معنی
دیار فضل کی مالک طریق فیض کے سالک
لب جان بخش سے میرا ہوا زندہ دل مردہ



تصور آبر و او نکار ہی انگہو نہیں نور آسا
کہ دلسی کبیبہ خواجہ معین الدین چشتی تین



رؤیف و او

ہند میں کرتے ہو کیا چل کے مدینا دیکھو
دیکھو اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھو
بنفص تم آکی جو ای فخر مسیحا دیکھو
اوسکے مطلوب کو یا حضرت موصی دیکھو
قدرت حق ہے سراپا قدر عنا دیکھو
دیکھو دیکھو میرے آقا میرے مولا دیکھو
چشم حق بین سے جو ای دیدہ بینا دیکھو

ای غلامان نبی روضہ مولا دیکھو
دیدہ دل سے رخ سید والا دیکھو
مرض حب سے عاشق کو ابھی صحت ہو
طور پر طالب دیدار ہوئے تھی جسکے
رخ ہے والشمس تو دلیل ہے کیسوئی نبی
نگہ لطف و کرم سے دل لانا کی طرف
اک نہ اک دن نظر آجائی تہین بھی وصال

شبِ معراج بہ حورون سے ملک کہتے تھے :
خوف سے اہل فلک کانپ اٹھیں یا حضرت
کاش رو یا ہی میں فرما میں اولٹ کروہ نقا
وہ قریب آگئی لو شاید بطحا دیکھو
اٹکھ اوٹھاکر جو سوئی عالم بالا دیکھو
یون دکھاتے ہیں جمال رخ زیبا دیکھو



آبرو کعبہ خالق کی زیارت کی بعد
تم مدینہ کو چلو شاہ کاروضہ دیکھو



خوش آئی کیون شاہ دوسرا کی جستجو دلو
صفائی میں گھر اس سے مقابل ہو نہیں سکتا
مینی کا قصور در بدر مہر کو پہناتا ہے
بچہ مد کہ اسی محبوب حق مرغوب ہے جان سے
فصحیحان عرب بہرتے ہیں دم جگنی قصا کا
جو ست ساقی کو شریں کب مایوس ہوتی ہیں
اگر ہو چاہے گنڈار شرب کج کل جانا
اونہیں کی شکل نقش چپا دیو اراغہ ہے
نہ خوش آتا کہیہ پر سنبل غلہ برین اسکو
متہاری جلوہ دیدار کی دیکھیے جو اک جہلکی
سنائی ہے فید جا نغریہ آرزو دلو
ملی ہے عشق دندان بنی سے آبرو دلو
لئے پیرتی ہے باو کوئی احمد کو بکو دلو
متہاری آرزو دلو متہاری جستجو دلو
پسند آئی بہلا کیونکر نہ اونکی گفتگو دلو
کہ خوش رکھتا ہے کیفانہ لاتنظرو دلو
سنگہا لا کر صبا اوس کل مشکین کے دلو
نظر آتا ہے یون جلوہ بنی کا چارسو دلو
سنگہا دیتی اگر وہ اپنی زلف مشکبو دلو
بہی پر طور سینا کی نگینہ بھی آرزو دلو

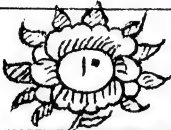


جمایا چاہتے ہو دونو عالم میں اگر نقش
جیب حق کی الفت میں مٹاؤ آبرو دلو



دلو کو سوزِ تپِ فرقت سے جلائی جاؤ
ہیں منظور تو مجھے نہ ملاؤ دل کو
آبرو خوب سزا عشق کے پاتی جاؤ
دھر رخصت مگر آنکھیں تو ملائی جاؤ

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>عذر گرتیج میں ہے تیر لگاتے جاؤ اپنی مشتاق کو دیر دکھاتے جاؤ لکے آئے ہو مسی پان بھی کھاتی جاؤ ابر و خاک میں اپنے نہ ملاتے جاؤ پہلے مجھے ہے ذرا ماتھے ملاتے جاؤ پر مہرے دل کی لگی کو تو بچھاتے جاؤ کشتہ ناز کو ہٹو کر سے جلاتے جاؤ</p> | <p>جنش ابرو کو نہ دو ہم تو پلاک چپکا دو روی پُور سے کہو گنجشٹ کو اوٹھا کر ایجان دیکھو لیر کج تو ہم شام اودہ کی سیرین یاو میں اوس دُردندان کی شکوہ اشکو غون بہانی کو جو عاشق کے ملی ہے ہنسی یہ تو مانا کہ نہ ٹھوگے تم اسے رشک پری گر تہین ناز ہے کچھ اپنے سچائی پر</p> |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



ابر و دیر سے اجباب میں شتاق سخن
اس زمین میں غزل اک اور سناتی جاؤ



| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>بزم میں اور قیونکو بلاستے جاؤ تم تو ٹھوکر دم رفتار لگاتے جاؤ صلح منظور ہے گر انکھ لڑاتے جاؤ برش تیغ ادا کچھ تو دکھاتے جاؤ مجھے اتنا بھ نظر سے نہ گراتے جاؤ جان شارون سے کہ گروں کو جھکاتے جاؤ شریب وصل اگر ہمو پلاتے جاؤ ایک دو اشک تو انکھوں سے گرتے جاؤ اک گوری میرے خاطر سے بھی کہاتے جاؤ</p> | <p>شعب سوزان مجھے ہم صند سے بناتے جاؤ اگلی منت یہ سہا رہی ہے جین یا نہ جین ترچہ نظروں سے تو نکلی گانہ کچھ کام سرا وقت رخصت سر عاشق ہے فلم ہو جائے سراوٹا ہے نسکون عین کے آگے بالکل وہ دم فحش قاتل کا یہ ہے ایما لمخی خج بھی دُور ہوئے جاتی ہے عش عاشق ہے ہنسی گانہ کوئی بھی تہر برگ گل رنگ میں ہر چہ مہار ہی ہیں</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

صورت حرف غلط نام و نشان ہی اپنا

۱۲۶) ابرو و صفحہ ہستی سے مٹاتے جاؤ (۱۲۷)

پھانسیاں زلف کے وقتی ہو خطا وارونکو
داغ دیتی ہیں وہ اب عشق کے بیمارونکو
نالہ کش دل ہوا پہرتے بے نگاہیں اوسکی
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں یہ گھٹائیں کالی
قتل کی بعد بھی اک چیر چلے جاتی ہے
چڑھ گیا آتی ہے پیری کے عناصر میں
بوسہ مائی لبشیرین ہوں عنایت لیجان
بیری ابرو ہوں کیوں جان کسی بارغزین
رستی قدر خیمہ کی نہیں ممکن ہے
آئینہ خانہ بناتا ہوں میں سینہ اپنا
کچنہ کچنہ محنت وقت بھی بہکا ہے آج
خاک فرقت میں چوئیں لالہ و گل کو ایل

مارتے کیوں ہو گلکا ہونٹ کے بیچاروں کو
گل عطا ہوتے ہیں منزل کے تھکے باروں کو
چیر پر روک لیا یار کی تلواروں کو
میکشی یاد دلا دیتی ہیں میخواروں کو
خون سے میرے وہ رنگا کرتی ہیں سونواروں کو
رکھا اک کہیت ہم ضعف نے ان چاروں کو
وہ بھی کچنہ قوصلہ اپنے نمک خواروں کو
کہ جیسے دل کی طرح رکھتی ہیں تلواروں کو
ہتھمنا کون ہے گرتے ہوئی دیواروں کو
دل میں دیتا ہوں جگہ یار کے خساروں کو
گہیری مسجد میں لئے جاتا ہے سواروں کو
لیکے کیا آگ لگائیں ہم ان انکاروں کو

۱۲۷) ہکو دنیا کے بکھیروں سے نہیں ہے فرست
شاعری چاہئے اسی ابرو و بیکاروں کو

۱۲۸) ردیف مائی ہوز

ہو وصف کر کا جو رقم اور زیادہ
افزون ہو میحان تازگی باغ محبت
کیوں گردن عاشق نہ جھکے فرط الم سے

عشاق چلین سوئی عدم اور زیادہ
دین ہکو جو و داغ الم اور زیادہ
وقتی ہیں وہ اب زلف کو خم اور زیادہ

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>اشکون سے شب ہجر جو بند جاتے ہیں لڑیان کم ہو گئے کسی چشم غزالین میں یہ شوخی سرگوشیاں کرتے ہیں جو غیر وں سے وہ ہر بار اوبت خدا قلب سنجیدہ کو ہم سے اک بوسہ کے دینی یہ تو راضی وہ صغیر ہو ترغیب سے غیروں کے جو اوسنی کھا جاؤ دیکھناظر لطف سے اوسنت فی مجھے اب</p> | <p>کہلتا ہے مرا اس سے بہرہم اور زیادہ جس کو دل عاشق سے ہورم اور زیادہ گہستا ہے سر اسینہ میں دم اور زیادہ توڑی گا ترا سنگ الم اور زیادہ لی لین گی لپٹ کر ا جی ہسم اور زیادہ مندی میں گیا بزم میں جسم اور زیادہ کیا ہو گا بھلا اس سے کرم اور زیادہ</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



روکو نہ تم اسی آبر و اب طبع رواں کو
اسطرح میں ہوں شعر رقم اور زیادہ



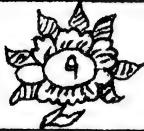
| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>اب ہونگی کنیوں ہم پر ستم اور زیادہ گرتی ہیں ہے آپکے دم اور زیادہ ہو مہر مرے داغ جگر سے تو مقل بل جیتا ہے نہیں وہ جسے اوس زلف نے مارا کم ملتی ہے نبض اپنی طبع کو اچھے سے تو روز سہ مجھ کو دکھاتی نہیں کیا کیا بہتر ہے کہ اغار سے وہ ربط بڑھائیں کرتے ہیں پسند اہل خرد درجہ اوسط اوتر کہ چلین تیر مرہ کے یونہیں جس دم کیا بہت عالی ہے کہ سائل کی طلب سے جاننا زہم ایسی ہیں کہ مقتل ہیں بھی سب سے</p> | <p>اغیار پہ ہے لطف و کرم اور زیادہ اک وار کے شتاق نہیں ہم اور زیادہ کھل جائیگا اک معہ میں کھ اور زیادہ کیا ہو گا کیسے سانپ میں مسم اور زیادہ کیا جانے کریگی تپ غم اور زیادہ کالا ہو ترا منہ شب غم اور زیادہ کم ہم پہ کریں لطف و کرم اور زیادہ مرغوب نہیں رتبہ کم اور زیادہ آباد ہوتا دشت عدم اور زیادہ دیہیتی ہیں ارباب کرم اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں دو چار قدم اور زیادہ</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| فرمانی ہیں الطاف و کرم اور زیادہ | کہتا ہے لغویں کا ہم پر جو کیجیو وہ |
|  |  <p>ہے اکبر و جتنا سر تسلیم جھکانا فرماتے ہیں وہ مشق ستم اور زیادہ</p> |
| <p>یاں رات بہر ملا کئی ہم تملاکے ہاتھ بھیجا پیام ہارنے پیکِ قضا کے ہاتھ بدنامِ مفت ہو گئے عسلے لگا کے ہاتھ ہو دسترس تو چومنی دزدِ حنا کے ہاتھ میری گلی کے مار میں اوس دلہرا کے ہاتھ کیا خاک آیا پوچھو تو بادِ صبا کے ہاتھ شوخی کیسی پہنچی نہ آئی احس کے ہاتھ وہ رنگئے نصیب سے قبضہ یہ لاکے ہاتھ کچھ اس واسے تمنی بتایا اوٹھنا کے ہاتھ مرقا سے لین شہیدِ محبت بڑا کے ہاتھ اب پڑ گئی ہے دختِ رز پارسا کے ہاتھ عقدِ کشائی اپنے ہے بنِ دہا کے ہاتھ چوموں ضرور پاؤں جو پیکِ قضا کے ہاتھ جو زندگی سے بیٹھا ہوا اپنی اوٹھا کے ہاتھ آئین گی بیڈیاں نہ ہمارے ہا کے ہاتھ</p> | <p>وان دستِ غیر میں رہے اوس دلہرا کا ہاتھ فرطِ خوشی سے مر گئے آیا جو نامہ بر آخر ہوئی شفا نہ مہرِ کمریض کو اک ہتک نہ ٹھیں گم کئی لاکھوں کی نقدِ دل تا شیر ہے یہ جذبِ دلِ دغا دار کی اوس شوخ کے گلی سے اوڑا کر سرِ اغیار برسون اسے خیال سے قدموں لگی رہی دل میں ہمارے شوقِ شہادت بہار کا دل ابلِ نغم کے وہیں پامال ہو گئے منہ کا اوگا ل اپنے جو قاتلِ عطا کرے عصمت کا اسکے تو ہے جگہ بیان یا خدا یہ کہل گیا تو ساری امیدیں برائیں گے اگر چہڑا دیا مجھے ہستی کی تیس سے کیا خوفِ جان ہوا و سکوتِ ترکِ جنگجو بعدِ فنا میں یہ سب دلدار کے لئے</p> |
| دھی بیٹھے نقدِ دلِ نیت کا فرکو اکبر و | |

۱۵۱) ابرو ہے مہارسی جی کی ماتھے ۹)

چو می بی حکم جو مہارامٹہ
غیر منہ آئین ہم زبان بلائین
کیا خطا کیا قصور کیا تقصیر
پردہ ابرو میں چھپے مہ و مہ
بوسہ رخ پہ صاف کہتے ہیں
چاک دل ہے مرا کتا نکلی طرح
ہم نہ کس طرح مکتو پیار کرین
بولے مانگا جو بوسہ لب لعل

یہ کھان اسی منم کی گمانہ
ہے فقط جان من تھارا منہ
بے سبب ہم سے کیوں تھو تھایا منہ
تنتے گھونگھٹ سے جب نکالا منہ
آئینہ لے کے دیکھا اپنا منہ
چاند سا جب سے دیکھا تیرا منہ
گورا گورا ہے پیارا پیارا منہ
نیچلے ہون ماتھے پاؤں کا لائنہ



ابرو عشق کا غصین گروگ
کیون غل آیا ہے ذرا سا منہ



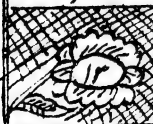
آنکھوں کو ہے گر شوق تماشا می مدینہ
وہ چنہ فلک سے کہیں رُبتی میں نہیں ہے
وان کھیا رہیں مشتاق زیارت کی بجائوش
بوش غم دور می محمد ہے کہ طوفان
آجائی گی جان قالب بجان میں ہمارے
ٹڑا راتہتا ہوں میں مجذوب کی صورت
ہے گل سے بھی خوشتر ناگ ہر اک طرف مانگا
اوس چشم سب مست کی ہے دلوں کی یاد

سو جان سے ہے دل کو تناسلی مدینہ
خورشید ہے ہر ذرہ صحرائے مدینہ
ہے برق ہر طور تماشا می مدینہ
اشک آنکھوں میں جھتی میں کہ دریائی مدینہ
گر لب کو ہلاوین گی مسیحا می مدینہ
جب سے کہ چڑ ہے ہے تپ سودا مدینہ
گلشن سے کھیں ٹڑکی ہے صحرائی مدینہ
لبریز ہے اس شیشی میں صہبائی مدینہ

| | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------|
|  <p>۹</p> | <p>کس سرینِ سخنِ ابرو سودائے محمدؐ و کون ہے جسکو نہیں پروائے مدینہ</p> |  <p>۱۵۲</p> |
| <p>گلزارِ ارم ہے کہ بیابانِ مدینہ ہے زائرِ روضہ کہ ہے مہمانِ مدینہ شاہنشاہِ کوئینِ مہینِ سلطانِ مدینہ فردوس کے خزانِ نہیں خزانِ مدینہ ہے گلشنِ فردوس کہ بستانِ مدینہ اسی نورِ خدا شمعِ شبستانِ مدینہ پردہ جو اولٹ دین مہتابانِ مدینہ یاد آئی گا جسوقت بیابانِ مدینہ</p> | <p>جو وصفِ مہرِ مہر ہے شایانِ مدینہ ہے طالبِ احمدؐ کہ ہے اللہ کا جو یا کیوں اونکی غلامی سے ہندو مجھ کو بہلا فخر شہیدِ اُمّی محمدؐ نہیں حورون کی طلبگار یہ لبّیلِ طیبہ ہے کہ ہے طائرِ مدینہ پروانہ ہیں سب جن و ملک حُرّ پہ تیرے خورشید و قمرِ شرم سے منہ اپنا چہ پالین جنتین ہی گہرائیں گی وحشتِ مہینِ ہوگی</p> | <p>جو وصفِ طیبہ ہیں و نہیں ابرو کیا غم سہرقتِ گنجہاں ہیں گنجہاں مدینہ</p> |
|  <p>۱۸</p> | <p>جو وصفِ طیبہ ہیں و نہیں ابرو کیا غم سہرقتِ گنجہاں ہیں گنجہاں مدینہ</p> |  <p>۱۵۳</p> |
|  | <p>ردیفِ بانیِ تختانی</p> |  |
| <p>نفس گویا ہر اک موجِ نسیمِ باغِ سرمد سلا مونکی جو گلہ ستون سے پُرتاقِ زربعد بنائی روضہِ محبوب ارکانِ شہید ریاضِ ظلمین اوسکی لئے عیشِ مُخلد جو لام و جیم زلفین ہیں تو صدا و اکہارِ لفظ کہ وہ شعہِ مسلسل ہے تو یہ بیتِ معقد</p> | <p>ہمارے دل میں جو یادِ گلِ خسارِ احمد فلکِ پر خصالِ سرمدی کیے آد اکہ کس خورشید ہے اوسکا فلک ادنی سا گنبد چو گلچینِ مہالِ گلشنِ الطافِ سرمد نہیں ابروی پیوستہ یہ اک نونِ مشد بندِ مہی مضمونِ زلفِ ابروی احمد بہلا کیونکر</p> | |

مشابہ خال رخ سی ایکی کچھ سب سے
 شمعِ روح افندی گلِ غلہ برین رو ہے
 کہ انگھون کے لیے اکیس خاک پای احمد ہے
 برائی نام انسان ہے مجسمِ دام اور دہ ہے
 کہ باہر فہم سے وصفِ جنابِ خاص سر ہے
 دل و حشری سراپا بند گیسوی محمد ہے
 جو رکھون غیر سے مطلب ہے کسکے خوشا ہے
 زبانِ غار سے جاری جو ہر دم خیر با خدا ہے
 کہ مضمونِ دہنِ حضرت کا گویا نقلِ احمد ہے
 کہ بیتِ بروی احمد ہین محرابِ عبد ہے
 پئی تخریبِ ہر فرد بشر ابلیس مرتد ہے

گناہین کیونکہ انہوں سے جو میں کس لیا و کو
 لباسِ پاک میں وہ ہی جہاں کل علی حس
 بفرطِ شوق سر نہ کی طرح او سکو لگا نہیں گے
 بشر و کچھ نہیں جسکو نہیں کچھ آپ الفت
 صفت او کئی کوئی لکھے نہیں مکن نہیں مکن
 خدا ہی نی کھا لای غم دنیا کی پند و ن
 بنی کی نام سے بڑ کر خدا کا نام ہے جھکو
 گویا ہے عاشقِ شرکان احمد کیا سوئی صحر
 کلیدِ فکر کی دندانِ کیوں کر کند ہو جان
 کرین کیوں کر نہ او سکو دیکھ کے سجدی پاہم
 بسجی مصطفیٰ یارب بچا نا اسکے مکر و ن



مضامین منت میں بھی عاشقانہ آبر و لکھو
 اگر ہر مذاق شاعری سے تلو بید ہے



زندہ ہو ہو کے ہر اک قبر سے فردا نکلے
 دل سے شور آرہے صورتِ مونس نکلے
 دمِ مسینی سی اک نذر کا بگنا نکلے
 یا خدا دل سے نہ مایہ پرچِ زریا نکلے
 ہی یقین آج ہی دل سی غم فردا نکلے
 سر سی گیسوی محمد کا نہ سودا نکلے

قر زبان سے جو تری فخرِ مسیحا نکلے
 ہو کے نپوشِ جوں برقِ تجلا نکلے
 دل میں ہر دم ہی اوش شمعِ نبوت کا خیال
 اسی غنچی میں ہی گلشنِ جنت کی بھار
 خواب میں ہی جو قدِ پاک نظر آجائے
 گویا سی میں پریشان ہوں شکلِ سنبل

سکر حق کام مری حسب تنہا کھلے
کعبہ سے جلد کہیں بہت تر سا کھلے
ہجرت میں میری منہ سی وہ نالائک
نہیں مکن سر مجنون سے یہ سودا کھلے
آپ جو وقت سوئی عرش مٹا کھلے
کچھ تو اس وصل و باقی کا نتیجہ کھلے

کلمہ گورامین ادنیٰ لب و دہان کا
الفت عزیز یارب مری دل سی کاؤر
بازی اور بجائی جگر دشمن دین کا جس سے
لیلے زلف محمد پہ ہے دل دیوانہ
طرخواری کی ہتھیں صدائیں زسکات ایساک
ملہوں بہ نعت شریف یہ دکھائیں جلوہ



اکبر ولی بھی اللہ سے ہر دم دعا
مرتی دم منہ سے میری نام نبی کا کھلے



فکر و جہان صاف سے دلی ہوا
ان انگہوں سے دیکھو کایہ کایہ راہ
آقا مری مختار مری مرشد و راہ
گو آشتی آبی ہو کہ ہو خاک کی دبا دے
دل کی لگی اس تیغ کی اکہ مین بھجا دے
نان صفحہ دیوانین جگہ چوڑی سا دے
اکہ مین دوئی صفحہ ہستے عرشا دی
یون اس دل بیار کو قرآن ہوادی
نالون نے مری عرش کی زنجیر ہلا دی
گبرٹی ہوئی شمت مری خالق نے بنا دی
دل میرا نہیں ہی ابھی تکلیف کا عادی

وہ سا قی و شرنے می عشق پلا دے
میرزا مری گیسوی محمد کا کھلے سودا
پیارا میبت ہوں مدد کا ہے قیوت
چاروں پہ شرف سے شہید دوسرا کا
نچی مری جان الفت ابروی بنی بین
مضمون مکر کچھ نہ بہت نا اچھا جسے
بیچتا ہی جہان نام خدا میں ہر شہر اطمین
اند و مین باندہ رخ احمد کا قصور
نالان جواب الفت گیسوی بنی بین
الفت ہوئی احمد سی گھا عشق بتوں کا
کس طرح سی غم فرقت احمد کا اوٹھاؤں

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| سوج آئی ہے کس بحر عطا کی انہیں یارب | تہی مسری گتھوں لئے جو رور کی بھادی |
| اوصاف رقم کرتا ہوں گیسوی نبی کے | نازان ہوں کہ خالق نے مجھے فکر بسادی |
| گنجینہ ثوابوں کا اسے مل گیا اچھ | دولت رہ محبوب بن جس نے کہ لٹادی |

| | | |
|-----|-------------------------------------|-----|
| ۱۵۶ | آئی آبرو سر خم کیا دیکھے جو وہ ابرو | ۱۵۷ |
| | کس شوق سے گردن پی تسلیم چکا دی | |

| | |
|-----------------------------------------------|-------------------------------------------------|
| مُنین دین خسرو معظم ہماری آقا ہماری نادی | خدیو اقلیم ہر دو عالم ہماری آقا ہماری نادی |
| نکوئی ثانی ہو اب تہا راندہ تا بروز حساب ہوگا | مکہ ذات اقدس ہے فخر آدم ہماری آقا ہماری نادی |
| تہیں ہو مرشد تہیں ہو نادی تہیں ہو دانشور تہیں | متہیں ہو افضل تہیں ہو کرم ہمارا آقا ہماری نادی |
| ہی دعا کہ زندگی بہرہ موعین عشق نبی غفر | سہی بیجاری زبان سے ہر دم ہمارا آقا ہماری نادی |
| صبا بکئی منزلہ لاکر سنگھائی انکو ہی مان بقر | ہوئی جو ہوشم خرد فراہم ہماری آقا ہماری نادی |
| جوا کا شامل ہوا حال ہوئی ہی اداسی مر اسل | کہ نامہ نامی ہو اسمہ عظم ہماری آقا ہماری نادی |
| مہاری شیدا کا مال اتہر کہیں ہی کل شہی آج ہو | اگر کہ اوپر نظر ہو اسدم ہماری آقا ہماری نادی |
| بروز محشر جو شاہ والا دکھا ولعت کو حق کا بیلو | نہ ہو اچا نا بہین تم اوسدم ہمارا آقا ہماری نادی |

| | | |
|-----|------------------------------------------------|-----|
| ۱۵۸ | نہ آبرو کو ہی فکر عقیلی نہ اپنی اعاج پر ہر دسا | ۱۵۹ |
| | مقولہ اسکا بھی ہی یہ ہم ہمارا آقا ہماری نادی | |

| | |
|------------------------------------|-------------------------------|
| لیکا اد سے جو کوئی نام محمدی | پائیکا غیب سے وہ سلام محمدی |
| کسی مکان کی کرتی ہے باتیں کسپہر سے | اوجا کہیں ہی عش سے بام محمدی |
| لاتی تہی جبریل پیام خدا کہے | یجاتی تھی کہی وہ پیام محمدی |
| شانان ہر کھٹے جتی مین سے فزون | ہی خاص دل سی جو کہ غلام محمدی |

ہر وقت لب بلب رہی جسام محمدی
ملی دام ناتھ آیا ہے دام محمدی
سب سے بڑا ہوا ہے مقام محمدی

اوس چشم کا دام قصور رہے مجھے
زلف سا یہ دل صد چاک آگیا
ابدال مغوث و قطب و پیمر ہون یا ملک



کس منہ سیوسکا وصف بیان آبرو کری
گویا کلام حق ہے کلام محمدی



ہر ایک سوچ صبا تیغ کی ہی دمار مجھے
حلا تمام خطون میں خطر غبار مجھے
خزان ہی کم نہیں فرقت میں کچھ بہار مجھے
طیب لگے بتاتی ہیں لو بخار مجھے
ڈوبو ندی کہیں یہ چشم اشکبار مجھے
دکھائی آجکا ہو دم تیغ اکبار مجھے
کر گیا کور مگر انتظار بیکار مجھے
نہ ہو لاجلسہ خوبان گلزار مجھے
پہراؤ نکلی بات کا کیونکر ہوا اعتبار مجھے
جو شیخ کہتا ہی ہر دم گناہگار مجھے
ہو نصیب قسمت سی وصل یار مجھے
پس فشاہی وہی تیرا انتظار مجھے
طیش نے دل کی کیا ہی یہ بیکار مجھے
جو یاد آئی وہاں سیر کوئی یار مجھے

مع گل نہیں تو چمن بھی ہے خار خار مجھے
لکھا ہے کاتب قدرت نے خاکسار مجھے
لکھائی کاغذوں پہ یہی یاد گلزار مجھے
یہاں تو سوز محبت سے جان جالتے ہے
ہوئی ہی خوگر گریہ خدا ہے خیر کری
اوڑا بھی دو کہیں سر کو کہ قصہ فیصل ہو
غبار انگھوں پہ چھایا ہے نوزائیل ہی
نفور صحبت حوران خلد سے بھی رہا
ہزار مرتبہ وعدہ کیا نہ آئے کہے
یہ اوسکی شان کریمی سے کیا نہیں واقف
فکارتے ہیں نہ نکایت نہ غیر سے ہی گلہ
کسے ہیں انگھیں لمحہ میں بھی صورت تصویر
نہ چین آتا ہے دکھ نہ راکھو آرام
لگی گی خاک طبیعت بہشت میں یار رب

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>اوجھتی تھیں کبھی اس طرح انگلیاں بھینچ دل و جگر کو ملی ڈالتا ہی شوق وصال ہنیں بے اسکا تعجب کہ عشق گلو میں کلام سنکے سر کیوں عدو نہ کٹھا میں</p> | <p>لیا یہ الفت بہرہ لئے شرمسار مجھے دکھاؤ سن کی نہ سینہ کا یوں ابھار مجھے ہجوم داغ بنائی جو لالہ زار مجھے خدا لئے وی ہے زبان مثل ذوالفقار مجھے</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



تجسّمینِ خارِ کدِ دل میں کیا قیوں کے
دیا جو آبر و او سے گلی کا مار مجھے



| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>دوش پر سر کیوں ہو بار مجھے چھٹا اوبت نہ بار بار مجھے دوشِ اجاب پر سوار مجھے اونپر آتا ہے اور پیار مجھے جب ہوا یادِ قدّ یار مجھے جب سمجھتے ہو جانِ شار مجھے کوئی سمجھائی گو ہزار مجھے دی کوئی شربت اتار مجھے</p> | <p>ہو گیا عشق زلف یار مجھے میں پیسے ہوں آدمی خدا سی ڈر سنزل گورنے کیا آخر جتنے دشمن وہ ہوتے جاتی میں ملکی طوبی سے خلد میں رویا فائدہ امتحان کے لینے سے عشق کب گھرِ خوشا جاتا ہے عشق پستان میں جانِ بلبلِ یمن</p> |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبر و کسبِ خاکساری سے
کیون نہ حاصل ہوا حقّار مجھے



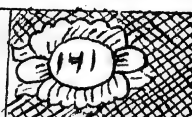
| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>وہ صاف پکڑے تھیں مارِ رگِ گل سے بیٹی ہو سہری فصد کی مارِ رگِ گل سے بلبل کو نہیں کام بہارِ رگِ گل سے</p> | <p>تنبہ کہ کچھ نہیں مارِ رگِ گل سے سودا ہی سرِ عارضِ گلزار سے کیا عاشقِ رخ کو ہی غرضِ موسیٰ کمر سے</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

دم گھٹتا ہے بیل کا فشارِ رگِ گل سے
دل اور اوجھ جاسیگا تارِ رگِ گل سے
بیل نہیں واقف ہے بھارِ رگِ گل سے
لطفِ اسین زیادہ ہے بھارِ رگِ گل سے
صدیا دنے پر باندھے ہیں تارِ رگِ گل سے
کیون ٹانگی دمی جاوین نہ تارِ رگِ گل سے

کس کرۂ کمر باندہ تو اسی ریشکِ گلستان
جب مجھت گل سے ہے دماغ اوکا پریشان
عاشق کی نظر سے کمر بار ہے معدوم
اوس گل کی کمر تک ہے پڑی پہلو نوئی بڑبی
تقدیرِ عناد کے کھیلے دام میں اگر
اوس گل نے کھلائی ہیں گلِ زخم بدن پر



میں عشقِ مکر میں کسی گرو کے سوا ہوں
لازم ہے کفنِ آبرو تارِ رگِ گل سے



تو گلِ قندیل مہتاب اس پھر دوں چہرے ٹپکے
تو جہنجا کر صراحی ماتہ سے ساقی نے دی ٹپکے
کہ کر یاں ٹکڑی ٹکڑی اوگنیں زنجیرِ جہنم کیلے
دہک سہیں ہوئی اوکلی اگر کوئی کلی چٹکی
اجی ہم جانتے ہیں بیا بیا تین بناوکی
اوٹھا دو جان جان سوقت کیا جات ہے گھوٹا
کہ پہلو دل سے کیفیت میں پہلو نوئی کھٹا
ہوئی دشمن بھی جلدی دوستی بھی جہنم کی
کھان اٹھ بیٹھنا طاقت نہیں باقی ہے کروکی
پڑی بندہ وئی کی گولی اگر کوئی کلی چٹکی
ہیں اکیر سے بڑ بڑ ہے مٹی تیری جو کھٹ کی

جوشِ دلِ روی روشن پرتی زلفِ سیا لکلی
کہہ مٹی طلب کے گریا لے اوس سے تپکے
دیکھا یا زورِ سرِ خجہ یہ مجہ و حشی کے جوش
اسی نازک دماغی جانتی ہیں ہم کہ گلشن میں
کیا مینے جو حال دلِ سیان اون سے تو فرمایا
بجز میرے مہارے کوں ہے گھر میں شہِ صلت
لحد میں سو ناموں میں سے کیا پاؤں پہلا کر
جو ہیں زود آشنا وہ زود رنج اکثر نکلتے ہیں
دکھایا ضعف نے یہ زور اپنا مجھ کو فرقت میں
تری دوری میں ہی گلِ مجھ کو گلشن میں قتل ہے
سمجھتے ہیں فزون کنند سے تیری رنگِ خض کو

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| بگڑنے ہو جو تم میری تو میں بھی بگڑتا ہوں بوقت صبح جب وہ غیرتِ خورشید یاد آیا دم آخر کسی حسرتِ دیدار باقی ہے | نہیں ہے اور کوئی بات اسی حسبِ کار و کسب شعاعِ ہر کانٹا بن کے انگھو نہیں میرے گھسکی اسی خاطر میری انگھو نہیں ہے جانِ خزنِ اگلی |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



بڑا ہوتا ہے وقتِ بدِ محبِ اسی پرو کیسی
اہلِ گرہاری گردِ فرقت میں نہیں پہنکی



گلِ ندامت سے ہو خورشیدِ سحر کی بتی
آتشِ رشک سے جل اٹھے اگر کی بتی
اس میں جلتی ہے سدا تارِ نظر کی بتی
یو نہیں سینے میں ہے ناسورِ جگر کی بتی
رگِ گلِ خود ہے چسپاںِ گلِ ترکی بتی
اس میں جلتی رہی ناسورِ جگر کی بتی
عمر توئی ہے بہت خوبِ سہر کی بتی
چینے بچتے ہے چپاںِ سحر کی بتی
بہ نہ جائی کہیں ناسورِ جگر کی بتی
تارِ مائے نگہ اہلِ نظر کی بتی
نفل ہے اک میری ناسورِ جگر کی بتی
جہلانے لگی روشن ہے اگر کی بتی
دیکھ لے شمع جو ناسورِ جگر کی بتی
کہ جہلانے کو میری خون میں ترکی بتی

دیکھ لے میری جو ناسورِ جگر کی بتی
زیبِ قامت جو کیا تنے لباسِ اگر سی
اشکِ روغنِ ہرین میری انگھو کی حلقے ہرچِ پانچ
جسطرح رکھتی ہیں فانوس میں شمعِ سوزان
غیر کا سنِ خدا داد نہیں ہے محتاج
رہا محفوظِ مراخانہ دلِ ظلمت سے
شام سے صبح تک اوس ماہ کی کھیت میں رہے
نیم جان یوں تری اب تارِ نفس توڑتی ہیں
ہجرِ جاناں میں مگر اشکِ نشانی ایدل
پردہ شمع میں ہر روز جلا کرتے ہے
داغِ دل سے میری خورشیدِ فلک کو نہایت
کیا میانِ کبھی حالِ شبِ تارِ فرقت
بہترِ تنِ آتشِ غیرت سے لگ پھل جائی نگہوں
قتل کے بعد بھی قاتل نے جلا یا چھ یوں

ابرو شمع سرگور کی ثابت کیا ہے

قرین ملتی ہے ناسور جگر کی بتی

دہری ہوئی میں خدنگنا قضا کمان کی تلی
کیا ہی خلق جی حق لے آسمان کے تلی
بچھاؤں اگھہین کیوں پائی باغبان کے تلی
کہ ہکھو رہنا ہے اک عمر آسمان کے تلی
کہ اگیا ہے قمر آج کہکشاں کے تلی
نہ جھوٹ بولنا ای واعظ آسمان کے تلی
نہین میں خال یہ ابروئی جان جان کے تلی
سہوئی میں دفن بھی دیوار پستاق کے تلی
نہ اونٹہ سکین جو دین مور ناتوان کے تلی
فلک بنا ہی یہ اک اور آسمان کے تلی
جوانی دیتی نہ ستمی سایہ مکان کے تلی
پڑی میں بکھری ہوئی پر کچھہ آشیان کے تلی
ابھی تو ایسی سنخو زمین آسمان کے تلی
کھلی گاحال کہی تیغ استخوان کے تلی

نہین بلکین ہرین ابروئی جان جان کی تلی
صنور ہوگا کہی وہ زمین کا پیوند
ہوا کہی نہ مجھے سیر باغ سے مانع
اوٹھائیں جو نہ کسطح مہ جلیون کے
وہ مانگ اور چین دیکھ کر ہوا ثابت
یہ اثر اڑا کی ابھی گر پڑی گامستف کہن
حریم میں مجسم کفار ہے معاذ اللہ
سوی تھی ہم جو محبت میں ایک گلرو کی
کیا ہی عشق کر لی بہن یہ زار و خیف
ہر ایک دیکھی کھتا ہی قصہ جانان کو
وہ مجھ کو آج بلاق میں گھر میں کیا باعث
ابھی خیر ہو بیل کی رنگ بیٹہ سب ہے
زمین شعر کو پہنچائیں عرش اعظم پر
تعلیم کوئی حد ولیتی ہیں تو لینے دو

عز و رجن پہ تہا می ابرو خدا دل کو
ملی پڑی میں وہ گل پائی باغبان کے تلی

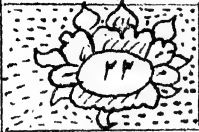
کروں تعریف میں اوس دلریا کے

کہ اوسکے غمزدہ و ناز و ادایے

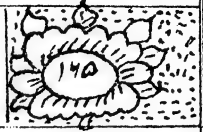
سگابت کبھی کس کس جفا کی
 سرسردی نے میرے یہ خط کی
 نہیں منظور کر میرا ستا نا
 بتوں کی گرہیں مشقِ ستم ہی
 چڑایا ہے میری پہلو سے دلو
 فقط شکوہ نصیبو کھا ہے اپنے
 بتوں نے دیا ہے کبہ دل
 شبِ فرقت بلا سے کم نہیں ہے
 تہاری غمزدہ بچا کے صبا
 مریضِ عشق کے بکڑی ہیں بتوں
 اوٹھائیں صد مہانے جو کب تک
 کیا دینتے میرے مرگ سنگر
 رخ و گیسو پہ مرتے ہیں تہا کے
 رہی و گرم صحبتِ غیر سے و ان
 شبِ فرقت کے صد و ان سے بچا یا
 ستم کرتی تو جو ہم بیکسون پر
 مسلمانوں کی دل کیونکر نہ پہنچ جائیں
 نہ آتی تم تو پہر کیونکر نہ رھتے
 لڑائی لگے شبِ بہر کبکشان سے

مجھ کی ناز کی طرزِ ادا کیے
 بلائیں لیں جو اس زلفِ دوتا کی
 تو کیون منہ کو چہپا یا کیون جیا کی
 تو زندہ رہ چکی خلقت خدا کی
 یہ شوخی ہے ترے دزدِ حنا کی
 بتوں کی ہم نہیں واسد شا کی
 دُعا ہے دُعا ہے خدا کی
 قسم چھکو ترے زلفِ دوتا کی
 سخاوت ہنسے کی بھی تو بجا کی
 نظر آتے نہیں صورتِ شفا کی
 ستمگر انتہا بھی کچھ جفا کی
 کہ مرتے والی پر رحمتِ خدا کی
 خبر ہو نہیں صبح و سہا کی
 بیان اک آگِ سنیے میں لگا کی
 صفت میں کیا کروں پیکِ قضا کی
 خبر ہو نہیں روزِ جزا کی
 کہ زلفِ یار ہے کافرِ بلا کی
 ہو س دل میں حصولِ مدعا کی
 جو آئی یاد مانگ اس مہ لقا کی

| | |
|-----------------------------|--------------------------------|
| سنائیں بے تکلف اپنے سو۔ | جواک بوسی کے بہنے البقا کی |
| زمانے بہر میں شہت ہے سر جان | تہا ری جور کی میسر ہی وفا کی |
| اوٹھائی سیکڑوں صدی شہ روز | لگے دل سے نہ مہر اوس مہ لقا کی |
| تہ کیا و صنم اسد ری نفرت | رسائی دیکھ لی آہ رسا کی |



دل مومن میں کرتے ہیں یہ بُت گھر
عجب ہے آبر و قدرت خدا کی

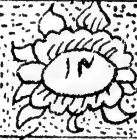


ماہِ فواکِ برہنہ تلوار ہے میرے لیے
چشمِ جانان باعث آزار ہے میرے لیے
بامِ محبتِ چشم بہت میخوار ہے میرے لیے
برقِ خرمین جلوہ دیدار ہے میرے لیے
زہرِ قاتل بادہ گلزار ہے میرے لیے
صحنِ گلشنِ دادی پر خار ہے میرے لیے
دشمنِ جان دیدار ہے میرے لیے
موت کا سامان خرامِ بار ہے میرے لیے
ابو کیساں سبب و زنا رہے میرے لیے
یادِ گیسو نافہ تار ہے میرے لیے
بنِ مین ایذا کہنیتا ہر ہے میرے لیے
بالِ ابرو کا ہراک تلوار ہے میرے لیے
وامی بیدردی کہ سبزہ خار ہے میرے لیے

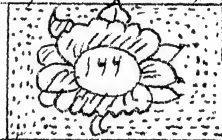
موتِ عشقِ ابروی خوار ہے میرے لیے
گر میحالب دمِ گفتار ہے میرے لیے
دیکھ کر حاصل ہو کیفیتِ بادہ کشی
دیکھنے کو غیر کی ہے چودہویں کا چاند وہ
باید رویِ یار میں ہو خاکِ لطفِ میکشی
کیا عروسانِ حرم پر بھرتیں ڈالوں نگہ
دیکھ لیتا خوابِ میں شاید اونکی شکل میں
نازِ الفتِ قہرِ غمزه ہے غضبِ انداز وہ
دیکھی دل ہر جاسی کو ہونِ قیدِ مذہبِ کربا
سو نگہتا ہوں رات بہر خوشبوِ معطر ہو داغ
گلِ گریبانِ چاک ہے گلشنِ مین تری سلی
بر چہیونِ گم نہیں ہیں مویِ خرکانِ صنم
خطرِ رویِ یار سے کیا کیا اوٹھاتا ہوں ر

عشق کیسو میں زبان کا ذائقہ تبدیل ہے
 سنکے میں خوابِ عدم میں چونکا ہوا نمودار
 دلیں اوکلی میری جانب سے جو ہے گردِ لال
 مصرعہ موزون سہتا ہوں قدِ دلدار کو
 اک کیلی جان پر ڈوتا ہی کیا کیا آفتین
 اگیا یاں دم لبو نیپہ اور وان کل ہے وہی
 چومتا ہوں گاہ انگہوں سے لگا لیتا ہوں زین
 مانع الفت نہو اسی ناصح نادانِ خموش

شریت شکر ہے زہرِ ارجے میرے لیے
 حشر اگر آواز پائی یارے میرے لئے
 اوٹھ گئی پردی کی یہ دیوارے میرے لیے
 بیت سیفی ابروی خوارے میرے لئے
 ہجر بھی کیا چرخِ ناہنجا رے میرے لئے
 روزِ محشر و عدّ دیدارے میرے لیے
 سنگِ آسودِ خال رویِ یارے میرے لیے
 جگہ کو کیا تکلیف اور آزارے میرے لیے



خاکساری کیون نہ پہلے سے کروں ای آبرو
 خاک سونا جب مالِ کارے میرے لئے



بسل ہوئی ہیں ہمتو انہیں تین چار کے
 بادِ مصیبت کاں تین کہنا ہزار کے
 کاڑھے پہ ہے سوارِ نسیم بھار کے
 جو بن رہا نہ وہ نہ رہے دن بھار کے
 دیوانے ہیں جو گیسوی مشکین یار کے
 آنکھیں چرائیں نہ گس شہلائے باغین
 کل شب کو مٹنے وصل میں اوس مہ لقا کی ہاتھ
 تنے تو ایک بوسہ پہ تیوری چڑھائی ہے
 زائد بلا سے غلہ پہ دیتا ہے حبان دے

ناز واد کو غمزدہ و اندازِ یار کے
 پہولاب خوشی سے تو کہ دن آئی بھار کے
 کیا ہے عروج ہیں میری شہتِ غبار کے
 میرے گلی کا ماروہ ہوا ہیں ہار کے
 اونکی نظر میں خاک ہیں نافی تار کے
 تیور زالی دیکھ کی چشمانِ یار کے
 کیا کیا مری اوٹھائی ہیں بوسے خوار کے
 ہمسے کہو تو رکھ دین ابھے سراو تار کے
 ہم مری بھی نہ جائیں گی کوچہ سے یار کے

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| وہ سیرِ باغ کو اگر لہیں تو رنگ و بو آیا ہے فاقہ کی لہی کون رشک گل نرس کے پہول صدقی او تاروں کو لنگہ پر کیا کیا بنا میں صورتیں اک مشت خاک سی | گل او سنے پہیک انگین کی دان سپار کو میں تختہ ہائی باغ جو تختی مزار کے مشک ختن کو پہیک دون گیسو پہ وار کے قائل ہیں ہمتو صنعت پروردگار کے |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|-----|---------------------------------------------------------------------|-----|
| ۱۶۷ | اوٹکو بھی آبرو سے تھی اک الفت دلی دلوادی دشمنوں نے عداوت او جبار | ۱۶۸ |
|-----|---------------------------------------------------------------------|-----|

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| اک فضل عبت ہے غم دنیا میرے آگے بہو خیال سے کچھ کم نہیں رفتار تمہارے چاہوں تو ابھی فیروز برآہ سے کروں کیا مرگ یہ ہے زیست کو تفضیل یہ پوچھوں وہ رنہ ملا نوش ہوں اس دیر میں ساقی وہ دشت نور درہ و حشت ہوں جا نہیں وہ بچ اوٹھائی ہر تہ جس میں کمر کے کتا ہے مہ اعمال دلی سنکی وہ مہوش میں اوٹکو لکھوں خط وہ لکھیں خیر کو نامہ خجبت میں بہت دوسرے لیتا تھا لیکن وہ بیل خوش لہجہ ہوں گلزار حجان میں | اک خط ہے پیش و پس عقیلی میرے آگے ہے فتنہ محشر قد بالا میرے آگے کچھ چیز نہیں عالم بالا میرے آگے آجائیں اگر خضر و سیاح میرے آگے اک گھونٹ سے کم ہے خم صہبا میرے آگے ہے چرخ بھی اک پاؤں کا جہا لامہ آگے اب راحت و آرام میں عفا میرے آگے کرتا ہے عبت شکوہ عجب میرے آگے آتا ہے یہ تقدیر کا کہا میرے آگے بولا بھی عہد آپنے دیکھا میرے آگے جستہ ہے نہیں رنگ سیکا میرے آگے |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|-----|--------------------------------------------------------------------------|-----|
| ۱۶۸ | کرتے ہیں ستم پر وہ ستم آبرو دیکھو اور لیتی ہیں پہ نام و فاکا میرے آگے | ۱۶۹ |
|-----|--------------------------------------------------------------------------|-----|

کہو لئی زلف سید کو تو وہ ناگ ہو جائے
 ہم غل غیر سے جب وہ بت پر بن ہو جائے
 اسی صنم تم جو اوٹھا دو رخ روشن ہی نکلا
 قتل فرما کے سری لاش چھپائے عیث
 روئیں اوس رخ روشن کی تصویر میں اگر
 تم چلو ناز سے گریاؤ عین مکر مہندی
 ہونیں وادی عیث میں وہ برگشتہ نصیب
 تیغ موج می گلگون ہی جو تیز اسی ساقی
 فاتحہ پینہی جو ترکان پر یرو آئین
 ہو اگر نالہ دلسوز عفا دل میں اثر نہ
 دیکھ لی مصحف خسار جو تیرا اوست
 چوڑوی تیغ کا اک ماتھے کہیں اوسٹاک
 سیر گلشن میں جو یاد آئی تہ ساری نیاز
 ایک تو قاتل موم ہے یونہی تیغ کچھ
 نیچے گلگون جو ترا دیکھ لے اوغچہ دین
 رخ روشن کا تصور جو کج دین آئی
 جس کی بہانہ نکالی دل عاشق سے کوئی

طلی لب پر جو مسی قتل ہو بسن ہو جائے
 طالب تیغ کیوں یان رگ گردن ہو جائے
 بھڑا سارا جھان واہی امین ہو جائے
 سنج دیکھو نہ کھین نوٹنے دہن ہو جائے
 غرق سیلاب ابھی ماہ کا خرمن ہو جائے
 بے یقین نقش قدم تخت گلشن ہو جائے
 رہبری کی لٹی خضہ آئی تو زمین ہو جائے
 قلم اک روز صراحی کے نہ گردن ہو جائے
 صاف اندر کا اکھاڑ اسرا دین ہو جائے
 شجر طور ایمی شاخ نشین ہو جائے
 کیا عجب چوڑ کے دین شیخ برین ہو جائے
 کام ہو جائے سدا خوش دل دشمن ہو جائے
 خنجر کھمکے دی سنگ فلاخن ہو جائے
 قہر ہو جائے جو برہم کھین جیون ہو جائے
 شرم سے لالہ احمد گل سوسن ہو جائے
 مشرق مہر مرا گنبد دین ہو جائے
 مڑہ یار سے یار کہیں سوزن ہو جائے



آبرو تذکرہ زلف رسا خوب نہیں
 باتوں باتوں میں دیکھو کہیں اولیٰ نہیں ہو جائے



جو کہ نگین تری امی صید گلن دیکھیں گے
دشتِ غربت سے نہ جاوگیا تو اک مدت تک
کس طرح کرتی مین ہر گوش مین گل کی تاثیر
ہم کر نیکی قد بالائی صنم کی اوصاف
عور و غلمان یہیں جنت سی بسین گی اگر
اسکے سوزش نے بلا یا دل سنگین قریب
سراوٹھائی جو رہے اپنی یونہیں مائلہ دل
گر یونہیں یا ورغ وزلف سے تو ایک دن

نشتہ ہوش و حسد کو وہ ہرن دیکھیں گے
راہِ بیٹھے ہوئی یا ران وطن دیکھیں گے
ہم بھی نامے تری امی مرغِ چمن دیکھیں گے
ایک دن اپنی بلند عی سخن دیکھیں گے
تیری کوچہ کو جو ای رشکِ حمن دیکھیں گے
آپ کیو مکر سے سبب کی جلن دیکھیں گے
ایک دن تجکو بھی ای چنے کہن دیکھیں گے
دیکھ کر ملکِ سیرِ سخن دیکھیں گے



آبرو اور بھی اس طرح مین پڑھی شعار
جمع ہن اہل سخن طرزِ سخن دیکھیں گے



انکہ اوٹھا کر نہ وہ پہرے چمن دیکھیں گے
تو دکھا سنگا جو امی چنِ سخن دیکھیں گے
آپ بہر کہ جو نظر سوی تمہیں دیکھیں گے
کایسکو روی عزیز ان وطن دیکھیں گے
گوشِ گل دیکھ کے غنچہ کا دہن دیکھیں گے
جو کہ بیدادِ بیتِ عہد شکن دیکھیں گے
ابتو گھر بیٹھے ہوئی لطفِ حمن دیکھیں گے
حشر مین ابدِ رخ یاران وطن دیکھیں گے
دوب مرنے کو ترا چہاہِ فوق دیکھیں گے

غنیہ لب جو کہ تر گل سابدن دیکھیں گے
جالیگی ولسی نہ ان ماہ و شون کی الفت
ہوش اور جائینگے بلبل کی گلگاہ جو بن
دشتِ غربت مین زخو و رفتہ رہیں جو بن
یاد جب آئیگی گلشن مین تری گفتِ حنند
فتمتہ حشر کو کیا لائیں گے وہ خاطر مین
کثرتِ داغِ ہوا جس ہم پہ فصلِ گل مین
وای ایگر غریبی کہ چوڑا یا ایاب
تا کجا تشنہ دیدار رہینگے بیتاب

چشم زخم نگہ غیسے اللہ بچائے
کونہی رنگ مرے زخم کہن — دیکھیں

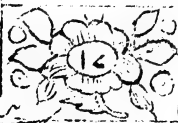


آبرو طرز خرام اپنان بولین گے صاف
چال ڈال اوکی جو طاؤس جن دیکھیں



شرارت کی ایدل جو خوبے کیسی :-
یہ بینا بلان میں جو سینی میں ایدل
تروان ہے بلوغ جان دو عالم
کلی کا چنگنا بھی ہے بار غلام
صبا جو اڑاتی ہے تو خاک سر پر
بشر کوئی دنیا میں یکسان نہیں ہے
نہیں بی سبب تیر مرگان سینہ ہالی
وہ موجود ہے خانہ دل میں اپنے
نہ صندل سے جائیگا یہ در دس کا
بہتر کتی جو ہی رات دن یہ سبب ہے
نہیں سخت پر کچھ اجارہ کیسا

تو کیوں پہر تجھے آرزو ہے کیسی
تجھے بھی مگر جستجو ہے کیسی
عہک کس قدر چار سو ہے کیسی
پسند او کو کوب نامی ہوگی کیسی
بلا شک تھی جستجو ہے کیسی
کیسی بُری اچھے خوبے کیسی
ترسی چشم شاید عدوی کیسی
عبث جستجو چار سو ہے کیسی
مجھے خانہ بخش ہو ہے کیسی
میری چشم کو جستجو ہے کیسی
کوئی خوار ہے آبرو ہے کیسی



سمائی پہلا آبرو کیا نظر میں
مگر جبکہ مانند موسے کیسی



بہار آئی ہی پہر جوش خون کچھ رنگ لایا ہے
خیال رشت جب زندان میں تیر جوشی کو آیا ہے
نہیں جھیلی تن خاک میں ہے اور مظلومت کی

مبارک نشتر و صمد خون نے جوش کیا ہے
سلاسل کی صدا سی بائی خفت کو گایا ہے
زمین نے فی الحقیقت آسمان پہر پڑھایا ہے

آئیا اسین نقہ جان و ایمان دل و دین کو
 چنان چشم فتان میں گجیا ہوں جب سو ہی صبرا
 کہن چارہ تھا ہے شکل قوس ہر دم آپ کج طینت
 کہے سوڑا نہ سنہ ہمنی اذیت سے زمانے کی
 انتہا شغل اور کوی پھر جان میں سوا اسکے
 اُسک اسکو ہوئی کوئی بے قاتل میں جباہتی
 میں بے شکل راحت آرام کیا دیکھوں کہ خالق نے
 وہ لاغر ہوں کج دوست میں گیا جڑے صبرا
 نہیں بیوہ ہم تابش سحر خورشید گر دہن
 دل اپنا پس چکا تھا گیسوی پر توج میں افقی
 فزون ہوتا زور افتادگی میں خاکسار و کنا
 جو لکھا اسین مضمون اپنی کچھ مبتائی دل کا
 حسرتیں پر پرو دیکھتے ہیں اکی کیفیت

محبت کا مزہ عینی بہت کچھ کہو کے پایا ہے
 غزالوں کے سر سے تو دنگو انگہو لسی لگایا ہے
 کہنے ابروی قاتل یہ کب بدلہ چڑایا ہے
 لیا ہے سر پہ جو بار مصیبت پیش آیا ہے
 مجھ کیا ہے غم نے او غم کو مینی لکھایا ہے
 ہماری دلوں شوق دیدی ہر گد گد آیا ہے
 مجھے تو سر سے پائیاں کا بتلا سنا آیا ہے
 ہوا سے بید بخون کی طرح تن تہر تھرا آیا ہے
 کسی آتش خسار نے اسکو جلا یا ہے
 نڈا ہی نے اسے موزی کی چٹیل سے بچا یا ہے
 زمین کو دیکھ لو کیونکر فلک سر پر اٹھایا ہے
 قیامت سر زمین شہر میں ہو چال آیا ہے
 مراد یوانہ پن بھی آجکل کیا رنگ لایا ہے



سخن سنجی کا بیشک ابرو دعویٰ ہے ناہی
 بہلا کسے زمین شعر میں سکن بنایا ہے

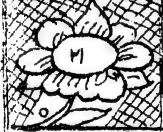


تری گیسوی سر کش نے نہایت سرا دھایا ہے
 بدن کہ شرم سے کسو اسطی تنے چڑا یا ہے
 وہ خوش حال میں ہے جسے تنے دل لگایا ہے
 تو کیوں ہر شخص نے نظر و تپہ صبا کو چڑا یا ہے

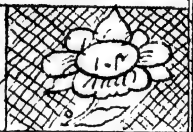
تو رام طاہر طائر دل کو پینا یا ہے
 شب و صلیت سے اکل کیلو صنم آج اپنی عاشق سے
 خیال عیش و عشرت ہے نہ کچھ فکر اذیت ہے
 تماشا گاہ عالم کہ نہیں ہے جس دوز افزون

ہوا اے سرو دہے ابر سیہ ہرمت چھایا،
 دعائیں دی ہیں اُوبت تھی انسان نہایا،
 یہ وہ ہے جانتا ہونے قسے جی لگایا ہے
 اہنہ نے دل سراؤز دیدہ نظر نئی چرایا،
 خدائی دل تمہارا اسی بتو بہتر بنایا ہے
 عزام ناز نے صاحب چھائیں چہ نہایا،
 کہ متنی لطف قم کا ایک ٹھوکر دکھایا ہے
 یہ آئینہ ترے نظرون میں کیوں ایسا سمایا
 ہماری جذب الفت نے اثر سا دکھایا ہے

پاؤ دیکھو تما شائی چمن اسے غیرت گلشن
 خیالِ جامہ زیبی تھا کھان پو شاک ہی ایسی
 ہر اک انداز میں سو سواد میں ہرین کرشمی میں
 گنچ نیچی کئی بیٹی ہی میں جو اس وقت محفل میں
 اثر کیا خاک ہوا سنا لہر جانسوز کا میرے
 غضب آفت قیامت قہر ہے بندہ جانچو
 قدم کس طرح لی اگر نہ اعجازِ سیاح
 وہ ہے پیش نظر ہر وقت میرے دلوں حیرت
 لوٹھا ویتی میں پردہ کبر کیوں کئی دیکھنے والے



یہ شب کو نیند کی ہر نہ دن کو صبح ہے دم بھر
 کہو تو آبر و کس شیخ سے و لگو لگایا ہے



لہجہ دندان کی تصویر میں لہو پالی ہے
 لیلۃ القدر کی یہ زلف سیہ بانی ہے
 لختِ دل اپنی غدا خون جگر پالی ہے
 ہر بان نکو سمجھتے ہیں یہ نادانی ہے
 تیز یون پر ترے خنجر کی یہ بُرائی ہے
 ڈھالی آفت فلک پر میرے جو ڈھانی ہے
 آپ انگوں بنیں آتش نہانی ہے نہ
 دشمن بنان میرے خود اپنے گرا بنالی ہے

دل بہا جاتا ہے یہ اشک کی طغیان ہے
 شعلہ طور کا باعثِ رخ نوزانی ہے
 غائے دلبرِ غم یار کی مہمانی ہے
 یہ ہی غفلت ہے کہ امید دفا ہے تے
 حسرت دیدہ رہی جاتی ہے میرے دل میں
 ہم بھی نالو سخا دکھائیں کی اسی زور کھی
 جانِ دل پر نکدئی جب ریت میکش میں
 تیغ قاتل کا گلہ ہے نہ تفصا کا شکن

کے جس شخص کی قسمت میں پریشانی ہے
 تیغ ابرو میں مہر کا وہی نثرانی ہے
 یا شمیم گل شبنم کی گستاخی ہے
 جس سے پیر تاج کچھ اسباب پریشانی ہے
 وہ گنہ گار ہے یا تیغ صفا مانی ہے
 بڑھکے سر شربت سی ہے خیر کا تریانی ہے
 تجھے اچھا جان بھی الفت رے مانی ہے
 کہ یہ انداز ہے کنواں اس میں نہیں بانی ہے
 یادِ رخسار میں اوس گل کی گل افشانی ہے
 مروتن خاک صبا توئی وہاں پہچانی ہے
 حسرت و یاس کی جودل میں فراوانی ہے
 اب تو اس جنس گران کی بہت از رانی ہے

پہنچ رہی گیسو پر سر پہ کسے لگا دے
 وہ رسی لہری کہ لاکھوں کو کھیا قتل کر دے
 پہنی پہنی تری گیسو کی محک ہے یہ صنم
 ہر کسی کو چاہے گیسو کا ہوا ہے سودا
 مرنا جسکے طرف اٹکے اوٹھا کر دیکھا
 کیوں نہ شیریں حشرن زخم تن عاشق ہو
 پتھر تو یہ کہ بہت نہیں ہے دیکھے کی
 تو مہنی کا کل ایل چہ غصہ میں خیال
 توں لکھوں چمکتا نہیں یہ فرقت میں
 کوئی جانے کچھ پتا کچھ تو بتا دیں کہو
 محک ہو نہیں تو مہم سب کچھ اس کا
 بنا دل میں نہ ہفت اگلو لاکھوں عاشق



آبرو ابروی قائل یہ جودیتی ہو جان
 دل میں کہی تو سہر آپ نے کیا ٹھانی ہے



خانہ تن کو ڈھائی جا تا ہے
 غم بہان دلو کھائی جا تا ہے
 آگ پانی لگائے جا تا ہے
 کوئی لکھن جو پرائی جا تا ہے
 ضعف طاقت گھٹائی جا تا ہے

افسوس فغان اٹھائی جا تا ہے
 خیر انکو سنائی جا تا ہے
 جس میں پہنچتی ہو آتش تہ
 اللہ دای و فور جذبہ غرق
 مرد فرقت سے اور بڑھتا ہے

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p> بجگو خوف خدا نہیں اُوپت رضت اسی صبر الوداع اسی خوش چال ہر ڈٹائی جاتی ہے نامے لکھ لکھ کی وہ رقیبوں کے اسی فلک یہ ہے ہو کوئی انصاف کیا وہ جام شراب ہے جو تو نہیں سکتا ہی اسی طیب بھی تیغ قاتل یہ خون سرا دم تسل وہ زندگ نگہ کی بسمل کو </p> | <p> کعبہ دل کو ڈٹائی جاتا ہے کوئی دلوں بھائی جاتا ہے قتی وہ قد اوٹھائی جاتا ہے دل کی پڑی اوڑائی جاتا ہے ظلم پر ظلم ڈٹائی جاتا ہے غیر کو منت لگائی جاتا ہے آئینہ کیوں دکھائی جاتا ہے رنگ اپنا بھائی جاتا ہے چٹکیوں میں اوڑائی جاتا ہے </p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



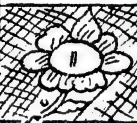
آبرو و عشق زانے سے باز آ
سانپ کو کیوں کہلائی جاتا ہے



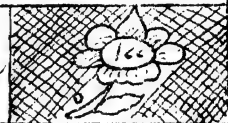
| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p> جان دیدی دیکھتے ہی عاشق د لکیر نے حلق بھی ترک کر دیا اب دم شمشیر نے چشم بند رو دیا ہر حلقہ زنجیر نے کہہ تو دھڑکی تیری تھی کچھ کیا شمشیر نے کرو یا بت ہلو صاحب ایکی تصویر نے آگ دی دوزخ کو بروق آہ چوہا شیر نے حشر برپا کرو یا اس نالہ سنجگیر نے گر کشش کچھ بھی دکھائی کچھ تاشیر نے </p> | <p> انکہ یہ کہ جب نظر کی اوسنست بی پیر نے تشنگی دیکھی بھائی تھی مرثہ کے تیر نے یرن وہ بیکس ہوں کیا نالہ جو زندان میں کی ہے یاد مرگان میں خیال لبروئی جانان ہوا دکھو سکتا ہو گیا جسم نظر آئی شبیر میری گریہ سو سند درین تلاطم آگیا از زمین آسمان سے ایک شور الامان دیکھ آسمان پر گئے اک روڑ سری گھر وہ آپ </p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

خوب ہے پتہ کیا او ترک تری تیرے
یاد مرگان جب ہو مارا قضا کو تیرے
خاک پاکا کچھ اثر حاصل کیا اکیرے
پاؤں پر سر رکھ دیا ہے بشیر بخیرے
کر دیا اعجازِ قلم ظاہر تیری تھیرے
تنگو بھی رسوا کیا آخر مری تھیرے

سینہ و دل توڑ کر میرا جگر برا گیس
پھر گیا خنجر گلی پر جب نظر ابرو پہ کی
طرز سیکھا ہے قیامت نے تمہاری چال کا
دستگیری تنکڑی نے کی ہنگامِ جنون
سیکڑوں مُردی جی جدم کیا منہ ہو کلام
ہر طرف سی اونگیاں اوڑھتی ہیں ای جانِ جہان



اس زمین میں آبرو قمنے کھی ایسی غزل
کی ہے تعریف آکی جس کے روح پاک ہیں



ہر نخل پہلا پہو لا ہے ہر شاخ ہری
یاں جان ہے ہنوتونہ و مان بخیری
تا پُرچ خورشید چرخ سحر ہے
زور و ن بہ بہت حدت سے زکری
غماز ہوئی یہ میری شوریدہ مری
خلقت میں تری شیوہ پیدا گری
گہہ دشت لوزدی ہو گئی جاہِ درسی
دیوانہ ہون میں بھی تو اگر شکار ہے
ہر خاک کی ذری میں تری جلو گری
وہ دل نہیں جو ہر و محبت سے بری

گلزار پہ کیا فیض نسیم سحر ہے
اندری غفلت کے ہنسی بلی بجا ہل
ہیما تاب کہ چمکے ترے رخسار کی آگے
دل آبی کی سخل ہے پہلو میں ہمارے
کر تانہ کہی راز محبت کو میں افشا
کیونکر ہو یقین ترک جفا کا ہمیں او ترک
اب شغل یہ ہے و حشری کاکل کو تمہاری
تو غیرت لیلی ہے تو میں صورتِ مجنون
وہ مہر جہان تاب کے تو اسی مہِ غولی
وہ آنکھ نہیں جب میں ہنوشہ الفت

ای آبرو سب عشق کی آثار عیان میں

ہو نونہ جو خشکی ہے تو انھوں میں نری ہے

۱۴۸

نہ صدف دل سے ہوں طائف بر لب لبون میں سب
و نہ سرخی و نیراکت میں نہیں پاسکے سے اسکا
بنا انگوہ فتر نگاہ ناز کا قاتل
لحاظ دین ایسا عشق بازی میں بھی تھا سکو
سب جو لوگ بڑھتی ہیں کجا بہ خست و کلا
رہا کہہ سب سے مطلب کہہ ز ناری رشتہ
رہن و ایا دافشان جبین پلید جانے میں
نہیں اس سب سے صورت پر میں کیا آئین کے تان

مگر وہ ناک میں کیا ہے ظالم سحر کی شب سے
کھان لعل بدخشاں کو ہی نسبت اپنی لبت
جگر اور دلمین پہلو میں جاری منتظر کب سے
بتوں پر جان دی دلمین گر ڈرتی ہی رہے
سمجھتے ہیں مجھ کو بھی کلم اک طبل کب سے
ہوئی آزاد الفت میں لنگی چند نہ رہے
نہ چپکین بات بہر انگہیں سچے چشم کو کب سے
یہ انداز داد سب کے میں منی بہر بان کب سے

نہ واقف تھی ادا لسنے نہ تہا نہ نظر غمرہ
ہوا خواہوں میں ہے سرکار کی یہ آبر و جب سے

جو کہ شیدا روی روشن پر تہا ہی ہو گئے
اور گلگونی کی مٹی سے ہوا جو بن فزون
یہ نہیں پتوں پسنی کی جبین پار پر
تو وہ ہے مہر پہر حسن ای زہرہ جبین
بھر غم میں ہاتھ پاؤں مارتی کہ تک نہ
بہر دل سوزان میں کچھ معلوم ہو چکی جبین
حق پر وین سے لڑائیں سچے گلہیں رات بہر
کچھ مکی ہنری برت کب لیاں پر نظر

اوجی نظردن میں مہ و خور شیدا ہی ہو گئے
گدے گدی گالی ترے پیاری پیاری ہو گئے
قرص مہ میں جلیں گدے پیکر ستار ہی ہو گئے
ماہر آگے ترے گہٹ گنگا تری ہو گئے
کشتی می کی بدولت ہم کنارے ہو گئے
مشتعل بہر آتش غم کے شہراری ہو گئے
یاد جب اس ماہر و گے گوشتاری ہو گئے
بے تکلف ای تو بندی تہا ہی ہو گئے

دیکھیں جب انگلیں تڑپی ہو چکا رہی ہو گئی
 دکھو حاصل ذاتی دین کی ساری ہو گئی
 ہاتھ پیرہے کیا جب ہم تمہاری ہو گئی
 حوصلی دہنی فقیری میں ہماری ہو گئی
 گور کی اس آرزو میں ہم کھاری ہو گئی
 مہر و مد غسی کھلی ایسے کہ ماری ہو گئی
 ہم تمہاری ہو گئی جب تم ہماری ہو گئی
 سو کہہ کر تنکا غم فرقت کی ماری ہو گئی

سطح موٹی جی نظر دین اسے کی بہلا
 اوس لب شیریں کا بوسہ جب کبھی مہنی لیا
 کہتے کہتے راز دل ایسا جان کر کتنی ہو کر
 فقیر جان جی میں دل کیا مال ہی اشیاء میں
 ایک دن بھی خوش کیا مٹی نہ کر کس ہم
 دیکھ کر تیری رخ روشن کو ایسے جمال
 دل سے دیکھو راہ ہوتی ہو مثل مشہور ہے
 اور کیا باعث بتائیں اپنی حال زار کا



آبرو و کچھ بھی نہ سمجھے غیر اپنی رزم کو
 یار سی انگھون ہے آنکھوں میں اشاری ہو گئے

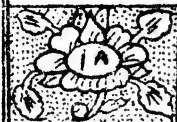


اور اوس پہ کٹاری تری درگاہ لگائی
 سینہ میں یہ آتش اسنی دان لگائی
 آنچل میں گرہ گوشت نادان لگائی
 ساو کلی چٹری دیدہ گریان لگائی
 یہ آگ ہے کسکی تپ ہجران لگائی
 ہٹو کر اگر اوس عیسیٰ دوران لگائی
 شہنشاہ میں ہی اوس سرو خزان لگائی
 گولی مری ہر غنچہ بستان لگائی
 کیا بہت مری دل بہ تری مان لگائی

سینہ پر سان زگر گسفت لگائی
 لوشعلہ رفوانسی دل سوزاں لگائی
 وہ ایگیاں وعدہ پہ باور نہیں محکو
 یاد آگیا بارشش میں جو وہ ساقی مہوش
 پہلو میں پیکی جاتے ہیں از خود جگر و دل
 کہتے اسی اعجاز میں زندہ ہوئی مرد سی۔
 ششاد کہوں قد کو تو ہوجا ماہی شہر
 بی یار کی گلشن میں گیا میں تو چشم کرم
 ای ملے کیا غیر سے جب بوسی کا اقرار

تخت صری سرا س دل نادان نے لگائی
یہ ضرب ہماری دل نالان نے لگائی
پیاس اور مجھے خنجر بڑا ن لگائی

مائل تو ہو آپ یہ اوس لشک پر
ن رنگینی ہاتھوں سے کیجے کو پکڑ کر
خون بسم کا باکل رگ گردن سے بہا کر



وہ دیکھ کے اسی ابرو در پر مجھے بولے
یاں آمد و رفت آپکی دربان نے لگائی



ور دلب شک و بان مثل علی ہوتا ہے
دم سرا حق میں سر سے تیغ قضا ہوتا ہے
صورت ماہ و نوا انگشت منا ہوتا ہے
دیکھئے سرو پہ کیا حشر ہوتا ہے
پار جو دل سے سر سے تیر قضا ہوتا ہے
مثل آئینہ دل اہل صف ہوتا ہے
ان تبوں میں نہیں کیا فوہ خزا ہوتا ہے
اب سجا ہی اگر آئین تو کیا ہوتا ہے
تیغ قاتل کا انہیں یاد خزا ہوتا ہے
عشق تیرا جسے ای زلف دے تا ہوتا ہے
کوئی مونس نہیں اس دلی سوا ہوتا ہے
اب سکن کر کو نصیب آپ بھا ہوتا ہے
کب سے لڑائی نہ تھی کاک ہوتا ہے
سر کوئی دم میں سرا حق سے بھا ہوتا ہے

جس جگہ ذکر شہر ہر دو سرا ہوتا ہے
وہ صنم جب صری پہلوسی خلیا ہوتا ہے
ساری عالم میں تراز غمی تیغ ابرو +
بان کی سیر کو جاتا ہے وہ رشک شمشاد +
کیا خیال مژہ چشم سحر ہے مجھے
کیوں نا احوال بدو تک ہو اس میں چھس
بلخ دید ہے کسو سہلی نما ہر ای ل
کشتہ تیغ ادا ہی ثبت یہ ہر ہون میں
کیوں نہ بہر آئی سری زخمی نہ میں پانی
یہ ہر تہ ہے کوچہ و بازار میں سودا گسٹا
جب بد ہی دشمن چاں ہے تو کسی سہمیں ست
اپنی لب پہ کی آئینہ میں ن کہتے ہیں
وامی نقدیر دیا عزیز کو خط قاصد نے
چشم پوسر نظر کرے ہے تیغ قاتل

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>میر ہی تربت سے منوخل منا ہوتا ہے خون عشاقی بہر طور روا ہوتا ہے تجسہ اتنا بھی نہیں پیکر کیا ہوتا ہے</p> | <p>نکشتہ دوست خنای ہون تو میر کیے عوض پینے پوچھا سبقت قتل تو بولے ہنر نالی بیل کی پہنچ جائیں جو گوش گل تک</p> |
| <p>۵ اکبر و دل میں نہ کہہ اپنے رہائی کی امید زلف کا کوسے گرفتار رہا ہوتا ہے</p> | <p>۱۸۲ دعوت وصل سے جو یار بدل جاتا ہے تری شوخی سے بد تنگ آتا ہوں لطف شکر کیون نہیں سے لگا ہی رہوں نصرت تری جیتے جی خاک میں ہے مجھ کو بلانا منظور</p> |
| <p>۱۰ تیغ کی طرح سے فقرہ کوئی چل جاتا ہے میں اکھوتن سر سے آگے چل جاتا ہے جان مان دل مرا کچھ اس سی پہل جاتا ہے عطر گل آگے میر کے یار جو مل جاتا ہے</p> | <p>۱۸۳ یہ ہیں ہم ابرسی گریبان دہریون ہو تو بہتر ہے یہ محبت بھی صورت ناقوس چھانے میں ملتا ہے نکوئی دیکھنے پہلے لگان و باد صبر صبر کا میر ہی تربت پہ لکھ کر دست لگائیں کہاؤ طالب لی حنا کی خون عاشق ناقہ یاوت میں میر ہی آغوش میں خود اوند کی وہ رشک پری ہی ملک افشان ہو بہن منس کروہ قاتل مبدع یہی مردن ہوا سخی خاک اوڑا کر وہاں پہنچی</p> |
| <p>وہ بکلی کی طرح تڑپیں او دہریون ہو تو بہتر ہے ہمارے نالہ دل میں اشریون ہو تو بہتر ہے کدزیر اومان اسی نامہ بیرون ہو تو بہتر ہے کہ روشن شمع اسکے قبر بیرون ہو تو بہتر ہے میر ہی قاتل کی گرفت نظر یون ہو تو بہتر ہے ترے افروغ افروغ گراں یون ہو تو بہتر ہے ہمارا چارہ نہ خیم جگر یون ہو تو بہتر ہے کوئی دن کوئی جانا نہیں گذریون ہو تو بہتر ہے</p> | <p>۱۸۴ یہ ہیں ہم ابرسی گریبان دہریون ہو تو بہتر ہے یہ محبت بھی صورت ناقوس چھانے میں ملتا ہے نکوئی دیکھنے پہلے لگان و باد صبر صبر کا میر ہی تربت پہ لکھ کر دست لگائیں کہاؤ طالب لی حنا کی خون عاشق ناقہ یاوت میں میر ہی آغوش میں خود اوند کی وہ رشک پری ہی ملک افشان ہو بہن منس کروہ قاتل مبدع یہی مردن ہوا سخی خاک اوڑا کر وہاں پہنچی</p> |

جبار اہند سے ایدل سفروں ہو تو بہتر

بہنی کو چلیں سر سے در کعبہ پر سر گر گزین



رہے اسی آبرو و دل نوکِ رخگان شکر پر
جو پیدا نخل الفت میں تریوں ہو تو بہتر



چاک و امن سجدا دشتِ میا بان ہو گئے
غنجہ سان سیکڑوں گل سرنگر بیان ہو گئے
دور یک لختِ غم و حسرت و حرمان ہو گئے
خونِ اکدم میں ہزاروں کی میرہ بیان ہو گئے
پتہ قربان ہم اک روز میری جان ہو گئے
کیون نہ پوری دلِ تجرّوح کی اراں ہو گئے
جانِ دل دیکھی بھی تھو نہ پشیمان ہو گئے
اب تو ہم مشتری لعل بہ خُشان ہو گئے
تاجِ غیہ نہ منت کشِ دربان ہو گئے
ہو گئے تو ہی سرے اور خارِ سیابان ہو گئے
جو ترے زخمی شمشیر گریبان ہو گئے
میں تو کچا ہوں ملکِ ملت ہی قربان ہو گئے
بہول لاتی مجھے داغِ عزیزان ہو گئے
جو یہی جی میں کہ اب حافظِ قرآن ہو گئے
ہو کی کافر ترے عشاقِ مسلمان ہو گئے
اینا سر کا کٹی ہسم آپ پہ قربان ہو گئے

تری و حشی جو صنم قیدی زندان ہو گئے
زخمِ دل میرے جو گلزار میں خندان ہو گئے
رخسہ گردلین جو یوں ناوکِ رخگان ہو گئے
وار جو تیغِ کج کی سر میدان ہو گئے
گر یونہی صدمہ در دشتِ حیران ہو گئے
باتہ سے اپنے اگر وہ نمکِ اُشان ہو گئے
ہم و جانبا زہین میں جو ہر اسان ہو گئے
لیکے چوڑی بن گئے لب نہرہ جبین کا بوسہ
گہرین اوس شوخ کی ہم جائیں گی مثلِ مصر
اکد فضلِ بھاری ہے پہر ای جو شِ جنون
بُروہ کچھ حشر میں رہی بیگنا او کھانا قاتل
اوس کھان دار کی دیکھیں کی جو تیرِ رخگان
میں جسکو سوختہ کیا جاؤں بی سیرِ حرن
مصحفِ رخ کی تلاوت کو نہ چوڑی بن گئے کہے
رکھ کر زلف کو رخ کی دیکھیں گے بہار
جانِ شاری کا دکھاوینگے کسیدلِ بھار

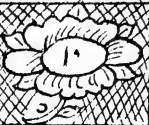


آبرو کیا گلہ داد سخن نادان سے
داد دین کی وہی جو لوگ بخندان ہو

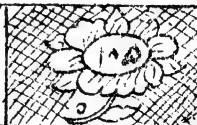


جان کو مفت ہم جلا بیٹھے
آگ میں آگ ہم لگا بیٹھے
آبرو خاک میں ملا بیٹھے
وہ میا جو پاس آ بیٹھے
فتنہ حشر کو جگا بیٹھے
پاس اغیار کے وہ جا بیٹھے
تیری پاس آ کی کوئی کیا بیٹھے
اولٹی سید ہے نہ وہ سنا بیٹھے
غم دینا و دین بھلا بیٹھے
اگر میان کر کے دل جلا بیٹھے

شعلہ رویوں سے دل لگا بیٹھے
دل سوزان پہ داغ کھا بیٹھے
آئینہ رومی دل لگا بیٹھے
بے اچھا مر لیغ غم ہو جائے
کس قیامت کی میری نالے ہیں
کل سر بنم ہو کے شے پردہ
مہربانی نہ حال پُر سہی ہے
طلبِ سہ پر یہ ڈر ہے مجھے
ایک ہی جام میں ہم اسی ساقی
ایسے دل اچکا ہوا ٹھنڈا



آبرو عشق سادہ رویان میں
مفت تم آبرو گنو اسیٹھے



محبت شہ کونین و چار یار رہے
تو باغبان کو نہ پہر خواہش بہار رہے
لباس آئینہ پائی بھی وقفہ فار رہے
ہو ماہ دیکھ لے اس کو تو شرمسار رہے
اسیر خلقہ گیسوئی تا بدار رہے

زبان پہ کٹھن پہر ذکر گرد گار رہے
گد چمن میں عواوس گل کا بار بار رہے
ہوئی بن حبیب گریبان جو صرف دستِ جنوں
ہر ایک لہجہ جگر رشک مہر رہے
اکہی سنی میں جب تک رہی دل و حشرے

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| نہ سیر باغ کی خواہش رہی فرا دل میں - چمک دکھ ہے اپنی بہت خور اسکو گواہ رہنا سہی رونی کی شب فرقت لیا تو صل کا وعدہ ہی آج اوس جنت لے | فروغ چشم جو حسن رخ نگار رہے دکھا دو چہرہ کہ سورج کو یاد گار رہے جو تاب صبح تو اسی شمع برقرار رہے عجیب لطف ہو گزشت ساز گار رہے |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



گنہگار ہوا ای گبر و ہزار انسان
مذا کی فضل کا لیکن امیدوار رہے



بس بوہنیں تارِ رگ جان میں دیکھ کھینچتے
رُوبرو کیا سر ترے سرو و منوہر کھینچتے
داس صحرایِ مجنون ترے مضطر کھینچتے
تیز ہو کر برگِ طوبے اوس پہ خیر کھینچتے
لائی ہیں کیوں آپ جگو اپنے گھر پہ کھینچتے
عرشِ اعظم کو ہلاتے نام لے کر کھینچتے
میاں سبقت میں تم جس روز خیر کھینچتے
دستِ نازک سے عبت ہیں آبرو کھینچتے

جنتی میں تارِ ہین صراطِ زر گر کھینچتے
خوش قدی کا تری سکھ جم گیا اسی شاہِ جن
اور چندی تو جو رہتا غافل اسی لیلے سنش
عاشقِ فامت ترا جاتا اگر جنت میں بھی
گر کشیدہ دل میں ہیں مجھے تو یہ فرمائے
ہیں وہ ناشاد و حزن میں اسی چرخِ تیری کیا ہل
کون تھا ایسا نہ کر تا جو سر تسلیم خم
دشنہ شکر گان ہے کافی ہی ہمارے قتل کو



جب تھی واقف ہے موی میاں سے آبرو
مائی و بہنِ زاد او کے شکل کیونکر کھینچتے



گا ہی گا ہی جو ادھر سے گزر کر آئے
آج دنیا سی و بیمار سفر کرتا ہے
ان مجنوں کا جو کوئی وصف کر گیا ہے

نالہ دل میرا کچھ پہچھو تو اثر کرتا ہے
آئی تھی جسکی عبادت کی لیٹی کل سرکار
واقفِ راہِ عدم خوب وہ ہو جاتا ہے

میں تو شکوہ نہیں کرتا ہوں جفا کا اوتکے
پہنہ بے سود سے اسی حضرت ناصح مطلب
سبزہ خط کا ترے دہیان نہیں زہر سی کم

نامی دل کرتا ہے فریاد جگر کرتا ہے
جو کوئی دیتا ہے دل اپنہ ضرر کرتا ہے
پر زری کرتا ہے یہ دل ٹکڑی جگر کرتا ہے

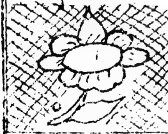


آبرو و صدمہ و فرقت سے کہاں نکلتے
روز طوفان بپا دیدہ تر کرتا ہے



گھٹا ابر بہاری جب ہمارے دیدہ تر سے
لگا بھی دو کہ پہر زلف قاتل ناز ہو جائے
تمہاری آتشیں خسار کے مین دیکھنے والے
صفِ مرگ کا جن کے کی الفت عبث توئی دل
سمندر کو گھٹا یا چشم دریا بار لے اپنے
بھارتی پڑا اوپن مین پہر اپنا دل وحشی
نصیب اپنے کھلے چہر کی جبین ہر پر افشان
جنال چشم نیگون حضرت دل باد ابرو مین
پینے وہ کس طرح تالے دل پر داغ عاشق کے
بت بی دین کج دل دیتی زین نادانی فرا دیکھ
برے نالوں سے واپس چوٹ پڑتی ہی جھٹو کی
نہا انکاہ کا او س ترک کی یاد گیا اٹوم

تو بجلی کب ٹپ سکتے ہے زائد قلبِ مظهر
عبث صرفہ ہے تگوا ای میجا ایک ٹوکے
ہیں بکھا خاک ڈر ہو آفتاب روزِ محشر
بچا ہے آج تک کوئی نہیں ان ترکوں کی لشکر
جو کچھ ہے ابر کو دعوے تو اگر سانی سے
کسی گیسو کا سودا ہو گیا سرین نئی سر سے
چمک اٹھا ستار آفتاب ذرہ پرور سے
چلے میخانے کی جانب پہرے اسد کی گہر سے
دیا جاتا ہے جو گل میر مین پہلو کے زیور سے
لڑائی دیتی مین ناصح بھی ہم خدیشے کو پتھر سے
اُور آتا ہوا نشان فی بیخدا اس تیرے پر سے
کھل کر محبو خنجر نے جو گہو را چشم جو ہر سے



خیال آبرو دینے سی او غنی قتل کر ڈالا
کہا اسی آبرو و غنہ نہ ہو کہ اب خنجر سے



| | |
|---------------------------------|-----------------------------|
| دیکھو ادھر بھی خود نہ لے ہو چکی | بیمروت ہو فائے ہو چکی |
| ان ہونے کی گریہی سے تاک جہانک | حضرت دل پار سائے ہو چکی |
| خبر سہوہ آئی نہ آئی زور سے | اپنی قسمت آزمائی ہو چکی |
| دل سختہ کا نہیں ممکن علاج | کار گریان مومبائی ہو چکی |
| سہر پہنکائی تین یہ پیش اہل زر | ان بتوئی بھنڈائی ہو چکی |
| تیغ ابروسسی اگر دل بچ گیا | تیر مرگان سے رہائی ہو چکی |
| ادبنا اثبات دہن ممکن نہیں | فکر سے عقد کشائی ہو چکی |
| صبح ہونے کو بے کھنا مان لو | جان جان بس ماتہ پائی ہو چکی |
| دل ہے پیر سنج والہم کی سامنے | آن ہی اب عہدہ برائے ہو چکی |
| اب وہ اکثر ٹھکانی تین اسکی قسم | جان ہی اپنی پرانے ہو چکی |

آبرو اسین نہیں ہے کچھ کلام
خستہ او نیر ہو فائے ہو چکی

در صنعت فرو چکر تین

| | |
|-------------------------------|----------------------------------|
| زلف کی بونہ دکھائی تین مجھی | دیکھو دیوانہ سنائی تین مجھے |
| مجھے جسے جب مہر و موت ہو نہیں | پہر وہ کیوں نگین دکھائی تین مجھے |
| سوز آجائی ابھی کیا ہو عجب | زلف کی بودہ سرنگہائی تین مجھے |
| بات بھی ہو کوئی اسی غنچہ دہن | آپ کیوں تین سستائی تین مجھی |
| عاشق تیر مرثہ دل ہو مرا | چنگیوں میں وہ اوڑائی تین مجھے |
| کیوں نہ جلیا تین صدیکہ عرو | شغلہ رخ وہ دکھائی تین مجھے |

فائدہ شب کا یہ ایل ہے اثر
صبح سے وہ جو بچائے میں ہے



آبرو و شب کو وہ گیسو کے خیال
سانچ بن بن کی ڈراتے ہیں مجھے



نا پسند او کو مٹی جیالی ہے
بھیسے بہتر مہری کدورت ہے
کیونکہ دریا بہاؤں انگھوٹنی
کوئی گاہک جہان بہرین نہیں
میری لاکھوں سوال کو کافی
مہروش تر لوسہ لب سرخ
اک جہان تشنہ شہادت ہو
فاش ہو کیونکہ پردہ الفت
تاری گستاہی شام سی صبح
دل دادان و لاپنہ آیا ہے
دل کا پوچھو نہ مجھے کچھ احوال
مژدہ ای سیکشو بھار آئی
جلوئے دخت رز جو ہی اسمین
شاخ گل بین ہوا تہمتی ہے

دل بیتاب کی خبر ملی ہے
ہلکے اوس دلمین باریابی ہے
پہنی جوڑا وہ شوخ آبی ہے
دل عاشق کی کیا خرابی ہے
ایک امنیت کی لا جوابی ہے
ہلکو گلشن آفتابی ہے
تیغ قاتل کی یہ خوش آبی ہے
او کو منظور بیجا ملی ہے
تیرا مشتاق بھی حساسی ہے
نہیں ججا پہ باریابی ہے
یہی تو باعث خرابی ہے
فصل سرا بھی اب گلابی ہے
جامہ ہر ایک آفتابی ہے
جھومتا جسطح شرابی ہے



آبرو و دل نہیں ہے پہلو میں
تپ فرقت کی آگ دابی ہے



ایسی محرم کی بھی کرتا نہیں قاتل ٹکڑے
 طوق کی طرح سی اور جائے سلاسل ٹکڑے
 ڈنٹاں نور شید کی ہوا سی مہ کامل ٹکڑے
 کردی لیلی بھی اگر پردہ محل ٹکڑے
 تیغ ابرو سی نکلیں ہو مہ کامل ٹکڑے
 ہو گئی کشتی مقصد لب ساحل ٹکڑے
 تیغ غیرت سے کریں اپنی امانل ٹکڑے
 کہ نظر پڑتی ہے انگٹوں کی ہوئی تل ٹکڑے
 یتری دیوانے کریں مہر سے اگر سل ٹکڑے
 جان جان سینی بن ہوتا ہے مہ اول ٹکڑے

یوں کہ تیغ نظر فی تری یہ دل ٹکڑے
 نہ ہو دست جنوں ایک کڑی تک باقی
 تیغ ابرو جو تری اگیو ادخسا کینچے
 چاک دامانی مجنون کا اثر جب جانیں
 ماہ نو گھٹ کی ہے جب ناخن پاسی اونگی
 پہر گیا گھر سے میرے آگے وہ بحر خوبی
 تو وہ یوسف ہے کہ دیکھیں جو حسین ہاتھ تری
 تیغ ابرو نے مہار سی یہ دکھائی تاثیر
 اسی پری عشق پہ فراد کے پتھر پڑ جائیں
 تیغ ابرو سی اشاری ہنوں اغیار کی سمت



خوب چپان کنی ای امرو الفاظ ہم
 بوڑا ورنہ ہین انسان کو مشکل ٹکڑے



تقدیر چکی اپنے دل و غدار کی
 رخصت قریب آئی عروس بہار کی
 کیا احتیاج ہم کو ہے شمع قرار کی
 برش دکھائی آج مجھے ذوالفقار کی
 مینوش جانتا ہو اذیت خمار کی
 کیا ہے ہوا بند ہی ہے نیچر بہار کی

فرمائش اونکی سمت سو آئی ہے ارکی
 سنا ناچار سو ہے گلستاغین آج کل
 بعد فنا بھی دہیان ہے رخسار کاتری
 تنی تو ابرو اونکی اشار میں جب جان
 عاشق کو دل ہو چوچھے صدمہ فراق کا
 جاتا ہے سیر باغ کو وں گلزار روز



انگٹوں میں کالی چار پھر ہننے ابرو



اندھری ہیتھاری شب انتظار کی

فرط غم سے سانس ہر اک بائیں ہو توار کی
کو چھ شمشیر سے ہر اک روش گلزار کی
لڑکھئی تقدیر پھر کچھ روزن دیوار کی
اکبر و پل میں گہا دی ابر دریا بار کی
زور بازو میں طاقت پاد میں رفتار کی
پہرے ہی انگھونکی اندر شکل روی یار کی
وہ صدا کا نوین ہے زنجیر کے جھنکار کی

جان لیگی ہجر میں یاد ابر و می حنار کی
ہی کھڑی ہجر میں ہر ایک مجھ کو برگ گل
از سر نو شوق او میں نظارہ بازی کا ہوا
فوج کی طوفان کو چشم تر نے قطرہ کر دیا
جاؤں کیونکر دشت میں ہو چاک دہن ک سطح
بہر تنگیں کسلی دیکھوں نہ مہر و ماہ کو
شورِ محشر کو سمجھتے کچھ نہیں وحشی تری

عشق ابرو میں ہوا دل خاک جگر آبرو
پیچ کھا ہے پتھر ہوتی ہو بری توار کی

محو رخ کوئی ہے کوئی زلف کا دیوانہ ہے
آمد و رفت نفس سینہ میں بیتا ناہ ہے
شوق سے مانند چشم منتظر پیمانہ ہے
کتے میں جسکو کفن وہ خلعتِ شانہ ہے
یہ مکان آباد ہو گا ہی گہی ویرانہ ہے
تجسسا عالم میں حسین پیدا ہو امو گانہ ہے
آرہی تھی لڑائی آنکھ گستاخانہ ہے

جان و دل سے ایک عالم عاشقِ جانہ ہی
اگیا ہے دلیں ادم کسکی شوخی کا خیال
کون مست نازِ میخانہ میں آتا ہے کمر آج
تختہ تابوت کو ایدل سمجھتے تختِ روان
ولیں اوس رخ کا قصور ہی کبھی سودا کلف
ہی لباس بی مثالی قلع تیرے ذات پر
شکلِ انیہ نکلیں ہوشِ خردیان دنگ بون

مسجدِ غنیمت ابرو روشن کر دہی کی چراغ
دلسی تیرا آجکل وہ شمعرو پر واندہ ہے

وقت خرام ناز ہی وہ چاہا چل گئے
 سب اپنی ناہائے دلی نی محسّل گئے
 منہ سے تری سنے یہ سخنہائی تلخ غیر
 کشتہ جو سردہری کا اونکے نہیں تہا میں
 جوار زائے عشق سرے دل پہنچ نہاں
 صبر و شجرتاب و توان دلیں اپنا میں
 غالب بلا بلا یہ سے دیکھو تو جانِ جان
 بیکار پہوٹ پہوٹ کی روتی تہیں آہلی
 رعب جمال رانی پٹری وہین قدم
 تر گس کو تہی انگہ دکھائی اگر نہیں
 سودائی زلف میں نہیں ہوش و خرد بجا
 اندری زور و شور جنون وقت قتل ہی
 پوشیدہ گیسو و نمین نہیں خال لائے رخ
 لیتی نہیں جو ماتہ سی میری وہ جام می
 آیا وہ رشک باغ جو گلگشت کی لئی
 اکہری جو زلف چوٹ گھاٹانہ ماتہ سی

دل عاشقونکے سیکڑوں تلوون لگئے
 پنکھا دلِ حد وہ یہ صد افسوس جھلگئے
 ہم گھونٹ نہر کی تری خاطر چھلگئے
 پہر اکی کیون کن میں وہ کافور لگئے -
 بن بن کی نالی جگر میں منہ سے نکل گئی
 اوس جانِ جان کی جاتی ہے وہ بھی نکل گئی
 گیسو متھاری موی کمر سی نکل گئی
 انگہوں کی سویاں تہی جو کانٹی نکل گئی
 دربان کی انگہ ہم جو بچا کر نکل گئی
 پہر کیونکر اس مریض کی تیور بدل گئی
 سر پہ بلا پٹری تو یہ حضتہ ہی ٹل گئی
 قواری سری خون کی ماتھوں اوچل گئی
 گویا کتہ چھو و نکو بین اثر در نکل گئے
 ثابت ہوا حسود کوئی جو ٹر چل گئے
 پہولوں کی رنگ اوڑ گئی نقشی بدل گئی
 غصی کی ماری یار کے تیور بدل گئی



اور آبرو بدل کی کہو قافیہ غزل
 اشعار یہ تو طبع کی ساچی میں ڈہل گئے



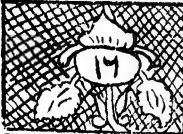
عاشق کو راہ ملک عدم کی بتا گئے

وہ قص میں چک جو کر کے دکھا گئے

وہ ایک دم مین دلی لگی کو بچھا گئے
 بہولی خیال زلف تو اس خط کی یاد ہے
 اہو من سے جگر یار مین دل سر ہو گیا
 جھیلے دل و جگر نے مرے یار کی ستم
 اغیار پر رہی کرم و لطف کی نگاہ
 اعدا رہی ان بتوں کی تلون مزاجیان
 اپنے ہی دل نے ڈالا ہمیں مضطربین
 وہ لینگے شکیب مرے دلو توڑ کر
 افنون و سحر بہر گئے چتون مین یار کے
 اک نالی کا اثر ہوا دل مین یار کے
 سی جان تیغ ابروی قاتل پہ عہد بہر
 اوس شعلہ رو کا دہیان جو گلشن مین اگیا
 کشتہ سمجھ کے محکو کسی بحر حسن کا
 ویتی مین شور و عد سے کا لون مین انگلیان
 ہوسو و تم جو اوٹھی تو دل بیٹھ سا گیا
 لکھتے ہے یار کے گل خسار کی صفت
 اصرار سے لب کا لہجہ ہے زمین

زخم کی سمنہ مین تیغ کا پانی چوا گئے
 ہم بچ گئی جو سانپ سے تو نہر کھا گئے
 جہونکی ہوا کے شمع کو آخر بجھا گئے
 یہ دڑسی آفتاب سے انگلیں لڑا گئے
 جب میرا سامنا ہوا تیور سی چڑا گئے
 آخر بڑا کے ربط یہ ہم سے گھٹا گئے
 اپنی ہی نالی ہوش ہماری اوڑا گئے
 لو ایک اینٹ کے لیے مسجد کو ڈبا گئے
 بن بن کے شوخی چال مین فتنے سما گئے
 صد حیف اپنی تیر سر اسر خطا گئے
 ہم وہ جڑی ہیں آپ سے پیش قضا گئے
 جہونکی نسیم کے مرے دلو جلا گئے
 تربت پہ لگی ابر کی آنسو بہا گئے
 نالی ہمارے ہوش یہ او کی اوڑا گئے
 غمرے متہارے ہوش ہمارا اوڑا گئے
 بزم سخن مین رنگ نسیم اپنا جما گئے
 پتہ اوتارے کو مہر امن چوا گئے

یہ ہرے ہے چشم یار کی دیکھو تو ابرو
 کیا کیانہ پلٹی مح کو مہر د کہا گئے



کیون نہ پہچا ہے سر و طالع کا اختر چاندنی
چاندنی کی پہول سے پیدا ہو کس چاندنی
روبر و ترے ہے مثل گرد لشکر چاندنی
لوشنی ہے کیا مری اوپر ہے اوپر چاندنی
مجیدین اور انہیں ہوئی سہ سکنہ چاندنی
لوزرخ کو دیکھ کر ہو جائے شہر چاندنی
پاؤن کیا پیلا نیگی چا کر سی باہر چاندنی
ہی اند میرے گھر میں دشمن کی سگر گھر چاندنی
تم بھی بیٹو آج کو تھی پر پہچا کر چاندنی
چاند سے ظاہر نہیں ہوتی ہے دن ہر چاندنی
خاک میں بلجائیگی امی ماہ پیکر چاندنی
بنگئے از خود مگر قدم کی یاد چاندنی
میری نظر دین ہے ایدل خاک تہر چاندنی
چشمے عیان تو کہ ہے بیکار چاندنی
کٹکلی باند سے گے مثل چشمہ اختر چاندنی

ہے شرب و صلت میں روشن دنی بکر چاندنی
عکس تری رخ کا پڑ جائے جو اسی رشک قمر
اسی شہ خوبی ہے تو غیرت وہ دشمن و قمر
چو دہوین شہ رہتی ہے تا صبح اونکی بام پر
پاس رسوا گئے ایدل وہ شہ میں رخ آئی
بہت پر گرا رہا دیر کی شب کو وہ مہر و چتر ہے
چار دن کی چاندنی ہے پیر اند میرا پاک ہے
ابھی شب جلوہ فرما ہے یہاں وہ رشک
چو دہوین شہ ہے میرے تھکان چاندنی کی بھی
خاک پیری میں ہو داغ مہر کی اپنی نمود
ون شب ہتھاب میں رکھو نہ اٹلا کر قدم
ماہ دیو کی گئی الفت بعد مرگ بھی
جیت سے پہلو میں نہیں ہے وہ بیت رشک
خاک کوئی یار ہے نہرا پہچونا اوڑھنا
چاند سامنے شب کو تیرا دیکھ کر اسی رشک مہر

یاو آجی شہ میں جو وہ زلف سیاہ

آبرو کالی گہا زبانی یکسر چاندنی

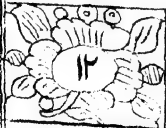
۱۹۹

نارہ دوزخ سے شرب و صلت ہے بدتر چاندنی
دیتی ہو بہر کی جب نام آتش تر چاندنی

کیا جلائی ہو دل عاشق نکل کر چاندنی
کیون ہوش کبکے لڑ جائیں شہ کتاب میں

روشنی داغ دل سے ہے مگر چاندنی
اور بن جایی تری بستر کی چادر چاندنی
شعلہ رو کا نور ہو سیما بے نگر چاندنی
بگلے ہر حفاظت پر وہ در چاندنی +
ہو گئی حق میں ہماری صبحِ محشر چاندنی
بنتی ہے اسی ماہوش لوٹن کو تر چاندنی
پاؤں پڑتی ہے تر سے ہر ہر قدم پر چاندنی
زیست کرتی ہو ہماری روز و دہر چاندنی
نورِ جاگہنوں ہے اور دل کی اندر چاندنی
سنگ موٹے ہے اندھیری سنگ مر مر چاندنی
ماہ اپنے سر پہ لیجائی اوٹھا کر چاندنی
صحن میں لا کر بچھائے اپنا بستر چاندنی
خوف سے آتے نہیں ہے جسکی اندر چاندنی

چہرہ گئی مہتاب کی منہ پر ہوائی آہ سے
چاند کر تجھ ہی اسی ہر روشن تر کجا عجب
کہ سرک جاکے کسی شب تری عارض ہی نقاب
تا نہ کی کوئی انوس مد کو گناہ مہر سے
بھر کے شب یہ جو بخلی دلیر آفت آگئے
نورِ عارض پر تری اسکا پہرک جاتا ہے دم
آپ سے پامال ہوتی ہے یہ ہنگامِ خسرام
بھر کی شب میں دلا کر اس رخ روشن کی یاد
وہیاں اسدم مجھے کس چاند سے رخسار کا
ہجرت میں ناتوان وہ ہوں کہ میری جسم پر
آنکھ اوٹھا کر ہی نہ دیکھو گنا شبِ فرقت ہی
کہ مرے آئی کبھی شب کو جو درِ رشکِ قہ
ہے سید سختی سے ایسا تیرہ و تارا پنا گھر



ہی شبِ مہتاب بزمین ہے وہ رشکِ مہتاب
آبرو یہاں سے وہاں تک ہے برابر چاندنی



نہ اس رخ روشن سے منور تو نہیں ہے
دنِ محشر کا ہے یار کی ٹھوکر تو نہیں ہے
وہ چاہِ ذوقِ چشمہ کو شر تو نہیں ہے
خورشید سا ہر جامی وہ ولبر تو نہیں ہے

خورشیدِ جبین سے ترے ہم تو نہیں ہے +
اسی صورتِ شورشِ زیادہ کہ اوٹھیں گے +
ہے چاہِ جوہر ایک مسلمان کو اوسکی
حسن اپنا دکھاتا جو پہرے سازِ جہنم

کیون اگ ہوئے ہاتھ لگانی سی پیرو
ہم دیکھیں گے گو آزر کو تم دم نہیں
کیون وحی پیغام زبانی کو سمجھ لو
میکس کرو صل سے اوسنت کی برن
کیون کو یہ بازار میں ہے شہرہ یوسف
قاصد ہے بشر آئیکا وہ آتی ہی آتی
فرمانے میں کچھ حضرت ناصح کی نہیں

میرا سر انگشت کہہ اگلے تو نہیں ہے
آئین ہے کچھ سکندر تو نہیں ہے
کچھ قاصد دلدار پیسہ تو نہیں ہے
کچھ ہاتھ ترے سر اقدر تو نہیں ہے
صورت میں وہ کچھ آپ بیکر تو نہیں ہے
اوڑ کر جو پہنچ جائے کیو تر تو نہیں ہے
پیر بس میں ہمارا دل مضطر تو نہیں ہے



اسی پروکتے ہیں جسے لوگ خریدا
سر کا یہ کسی ماہ کی جھومر تو نہیں ہے



وہ ہو لی کہیلنی میں ہی تم ایجاد کرتا ہے
جو نہند ہی گرمیاں وہ آتشیں جبر کرتا ہے
ترش روی سی جاتا ہے کوئی جوش فی
لب شرین کا بوسہ دیدیا اوسنت لی بی گ
پیر واک طرف ترک فلک کے سوش اوڑتی ہیں
تمہاری جھوٹی وعدہ دن بھی ہو جی نہیں
گلی کو کات لینا یاد ابرو میں ہی کیا شغل
عجبت جراح کو تکمرین علاج زخم دلی نہیں
تصور جبکہ آتا ہے لب و دندان جان کا
نہ کیو کر خاکساران محبت اشک بے جان

کہ خون عاشق کا چپکا ریمین ہائی رنگ ہے
تو کیا کیا دل سرا سیلنے میں کین مر رہتا ہے
یہ وہ نشہ نہیں ہے جو کٹھالی سوا کرتا ہے
شکر خوری کا منہ سچ ہی خدا شکر سوتا ہے
وہ سنبہ رنگ غصی سی جب اکھیں لال کرتا ہے
تمہاری غالی باتوں سی بھی یہ دل اپنا بہتا ہے
جو سر پر کپس جاتا ہے وہ بھی کر گزرتا ہے
کہیں مہم سی اس تیغ زبان کا زخم بہتا ہے
لہو پالی دل بیتاب اپنا ایک کرتا ہے
نشیب کفر جان ہوتا پانی وانہ مر رہتا ہے

نہیں آتی ہیں ہم بچکیاں بوجہ فرقت میں
 کبھی تیوری چڑھتا ہے سنا تا ہی کبھی تین
 برنگ بلبلی بقور جنبش کر نہیں سکتے
 ذرا رنگ اشر دیکھو مہک جاتا جو شوخ بوی
 خندنگ ناز قاتل بالئے کیونکر نہو پیارا
 آلا یا ایھا الساقی اور کسا ونا و لھا
 بوی نافہ کا خضر صبا زان طرہ بکشا ید
 مراد مندر امانان یہ امر و عیش چلن دم
 ہمہ کارم ز خود کامی یہ بدنامی کشید آخر
 شب تاریک ہم موج و گردابی چن چائل
 بدم گفتمی و خرم خندم غفلت کنگو گفتمی
 پیشانی چہ سود آخر جو در اول خطا کردی
 ز عشق ناتام ما جمال یا مستغنی هست

فرشتہ موت کا شاید کہ مگو یاد کرتا ہے
 نہیں دم بہر بھی اوس فاک کا غصہ اترتا ہے
 خزان گلرخان میں اپنا نقشہ گزرتا ہے
 جو رشک چمن کا غذا کوئی گل کرتا ہے
 جگر کو توڑ کر یہ گھر دل عاشق میں کرتا ہے
 جن میں ابر پانی سے کٹور اگل کا بہرتا ہے
 تو کیا کیا باغ میں سنبل او لہتا ہی بکھرتا ہے
 رقیب رویہ آ کی اوسکی کان بہرتا ہے
 ہوا جسکے لئے بنام وہی نام دہرتا ہے
 مگر کبھی غم نہیں وہ دم میں میٹا پار کرتا ہے
 بڑا کہتا ہی کیا اک تو زمانہ نام دہرتا ہے
 بحث امی ل او لہکر زلف میں فریاد کرتا ہے
 بحث و صاف اوسکے حُسن کی تعریف کرتا ہے



مہی سجادہ رنگین کن گرت پیر معان گوید
 بجا در پردہ حافظ اکبر و ارشاد کرتا ہے



ظہورِ رقت عالم تمہاری چشمِ فغان ہے
 برنگِ نکبت گل جو داغ اپنا پریشان ہے
 جنوں وحشی سے تری کس لئے دستِ کریمان ہے
 انگوں پر بہارِ سبزِ معنی گلستان ہے

بدارِ گردش دوران تمہارا دورِ دامن ہے
 دل شوریدہ میں عشقِ رخ و گیسوی پیمان ہے
 نہ جیبِ آستین باقی نہ ثابت تارِ دامن ہے
 چلو امی میکشو ہرست جو ش ابر باران ہے

دہان فطر نزلت سے جو تہ پر بار داماں ہے
 ہوئی جار و کبش اگر پریر و بعدِ مرون ہے
 خدار و زازل سے برین تمہاری زلفِ شگوفہ
 ہوئی مدتِ مگر پورا نہیں ہوتا نہیں ہوتا
 کمکت پاشی نہیں کرتا جو قاتل میری زخمیہ
 خیالِ خام کسی گچی گھڑی کی چکر گئی زائد
 رہوں ساکت کیونکہ طوطی تصویر کی صورت
 دلیلِ سرِ خردی زردی رخسارِ عاشق ہے
 کیا حوانِ نالاق ہے حنا بھی ہو تم کو
 چلو بس ہو چکی گرمی تا شا دیکھہ لو اگر
 نہیں کم تا پہ داغِ الفت صحت و حشمت
 دل و جان لوٹ ہیں از بسکہ تری جامہ زینبی پر
 ہفتاد و دو وقت گردشِ چشم تو می سازد
 چو شمع از کشتن بادِ مہنی رنگین نمی گردد
 بزم می پرستانِ سرکشی بر طاق نہ زائد
 بزرگ غنچہ ام جز بوی او در دل نمی گنجد
 حیاتِ جادوانِ خاہی بھرائی فنا و کن
 حدیث از مطربِ می گو و رازِ دہر کہ تر جو
 گریبانِ مید و اشکم قیامت می کند آہم

یہاں زورِ خوشی طوطی ہشکل گریبان ہے
 شہیدِ ناز کی شربت ہے یا گورِ شکیان ہے
 ہمیں اتول ہے سے صبحِ وطنِ مہربان ہے
 تمہارا وعدہ ہی شاید میری دکھ لڑکان ہے
 عدو کی شورِ مہنتی سے بہرا شاید حکمران ہے
 زمانی بہرِ مہم گمشہور تو بچا مسلمان ہے
 بیشکلِ آئینہ پیشِ نفروہ رویِ خندان ہے
 شکستِ رنگ ہی گویا کہ لک فتنہ نایان ہے
 جسے کہتے ہو آئینہ کیسے چشمِ حیران ہے
 دلِ پرداغِ میرِ اغرتِ سرو چرخان ہے
 کہ پہنچا تا بلاسن چاک ہو گریبان گریبان ہے
 پلائی عیدِ قربان انگو شمشیر گریبان ہے
 جسے کہتی ہیں دورِ چرخ تیرا دورِ داماں ہے
 مگر آبِ دمِ تنہا بنِ خونِ شہیدان ہے
 عبث اس گنبدِ دستارِ یرو توبنی نازان ہے
 بغیر اس گل کی صحنِ باغِ مجکو کچ زندان ہے
 کہ تشنہ لبِ مین جسکے خضر یہ وہ آجوان ہے
 چمنِ سرسبز مین ہر سمت جوشِ ابرباران ہے
 گو بحرِ عشق بھی غضبِ آفت کا طوفان ہے

ہوا جب سے مجھے سودا کر کے رخصت کر دیا
جدا ہو کر عدو بن گئے عبت طنی کا خاں
اوسیکانوز ہر تن میں شکل رخصت نہاں ہے

کمزور کلبہ تارم بنا شد روز روشن را
جدا ہو کر آسان سے پیوستن جو۔ مشعل
ہوا الاول ہوا آخر ہوا الظاهر ہوا الباطن

عبارتِ خاطر داناست اظہارِ سخن کروں
بیانِ راز دل امی آبرو بس کا راز دان ہے

دولتِ حسن خدا داد لگاتے جاتے
خواہیے میں مجھے دیدار دکھانے جاتے
ہو نہیں گمراہ مجھے راہ بتاتے جاتے
ہم پہلی اس وجہی نگر کو بن بساتی جاتے
دریہ مغرور ہیں گردن کو جھکاتی جاتے
در دولت پڑیں بولوگ کہ آتی جاتے
ایر کی قدر ذرا آپ گھٹاتے جاتے
پہلوئی مہر میں زری دباتے جاتے
دامِ الفت میں ہم دلوں ہنساتے جاتے
دامِ دشت کی زری میں اور آتی جاتے
شکلِ مردم میں وہ آگہو نہیں سکتے جاتے
اپنی فطرتِ انیسٹ کی سجدہ میں بناتی جاتے
کشورِ نعت میں سکتہ میں ٹہراتی جاتے

پیرہ یا شاہِ عرب رخصی اوٹھاتی جاتی
یابنی طالعِ خفہ کو جگاتے جاتے
آپس میں مادی کل آپس میں دین کے مہر
دیتی میں دلیں جگہ عشقِ رخِ احمد کو
آستانِ پیر سے سر دہری میں ہر کش آگی
بادشاہی جہان کی نہیں کہتی پیر وا
چہوڑ کر کا کل شبنمِ رخِ روشن پیر
عشقِ لہر سے دل و جان بیکر میں پیر نور
کتبتے جاتے میں وہ بالِ گنہگار ہو کر والے
جہنمِ پاک کی الفت سے بنایا دوشے
ہوتی جاتی میں پیر نور سے آگہ کی آں
پہنچیں گے کعبہ مقصد کو نہ وہ جو کہ الگ
ان دونوں لکبتے میں ہم ہر نبوت کی صفت

لجبتہ اللہ کو کہتے تھے کہ کل جاتیں گے

آبرورنگی تو جی جالے جالے جائے

اشعار نفیثہ

محمد زینت کون و مکان ہے
محمد مہر ام کن بچکان ہے
محمد فخر جملہ انس و جان ہے
محمد سرور قدوس تیان ہے
محمد سرور بارغ لامکان ہے
محمد فخر حقیقت جان جان ہے

محمد تابعدار دو جھکان ہے
محمد باعث تخلیق آدم
محمد راز دار خالق کل
محمد مہبط جبریل اکرم
محمد ہے بکل گلزار وحدت
محمد ہے جیب خاص داور



تراوی آبرو حامی وہ ہی ہے
کہ جو سالار میل مرسلان ہے



خوشی ہے سرے جبین اونکی خوشی ہے
کیکا ہی رونا کیکی ہنسی ہے
ہیں کیا غرض یوں قحط لبی ہے
یہ کہتا ہوں وہ بات مند پر دہرے ہے
وہ ان عرض مطلب سخن پروری ہے
تہیں دور ہی سے میرے بندگی ہے
نظر کو بھی اہ کی نظر ہو گئی ہے
بتاؤ تو کیونگی یہ کیا منصفی ہے
کہیں بات بگڑی ہوئی بھی بنی ہے

نیمار عدد گو کہ سنجہ دلی ہے
طبیعت کی آتی سے جان پر بنی ہے
سہا ہی جو دلیں اوسی سہی مطلب
زبان کو نہ کہلو انکی پردہ موٹا سا
کریں حال انہار پہر کس طرح سے
اجی حضرت عشق تم تو ہو مرشد
تہیں دیکھتے ہیں نگہ بہر کے جسکو
آجما سے نفرت سے غرضت سبقت
ہوا مستون سے نہ راضی ستگر

| | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------|
| <p>سمجھتے ہیں ہم خوب جو دل لگے ہیں خطا کیوں نہ سرزد ہو پہر آدمی ہے</p> | <p>غرض مدعا چھیڑنے سے عرو کے ہی نہ بیان سے اکو وہ انسان ہلے</p> | |
| <p>۱۱</p> | <p>نہیں آبرو کی سبب لب پہ نالے طبیعت کہیں اچھی لگے ہے</p> | <p>۱۲</p> |
| <p>آہلی سے کیلئے خاں مرغیلان دور ہے آہل سمجھ ہو گئے کچھ لوگ دربان دور ہے اس عبارت سے تو آدمی خطا کا عنوان دور ہے دیکھ لو دوسری سے غور شید و خشتان دور ہے باد و شمس کی لٹی تو دل سے نسیان دور ہے کہا ہی جو رخ کی قسم کہاں سے قرآن دور ہے آپ سے تو مشغول من پاس احسان دور ہے اوس سے ہوتا ہوا اس شکل کا آسان دور ہے جلبازی سے تو یہ مرد مسلمان دور ہے تو کہی جانا بھی اونس کی ماں مان دور ہے</p> | <p>کیوں دل پر آرزو سے لوگ رخشان دور ہے پاس تک آئے نہیں دیتا ہو ملنا درخشاں دور ہے کس طرح آئین کی میر سے پاس وہ اسی نامہ بر دور ہے مہر و بادشاہ چند پر آئے اس سے آؤ کی کو ہر فیض دور ہے بہول جانا ہے ہمارا یاد ہو اسی ہر بان دور ہے کب قرین فہم ہو سکتا ہے قول مرعی دور ہے جانفشانی کا صلہ الزام ہے جکول دور ہے تسل کیا پاس عرو سے وہ مجھے فرما سگے دور ہے دل فدائی رخ ہے رشید اسی خرم گشتوں دور ہے وہ چلی ہے آئین کی مندر سی بیرے گھر ناسگے دور ہے</p> | |
| <p>۱۳</p> | <p>شعر جو کہ پاس ہوں وہ ہی سناؤ و آبرو یہ تو مانا گیا اس وقت دیاں دور ہے</p> | <p>۱۴</p> |
| <p>تیرا شہر ہے کھائی میری نہیں الفت ہے زبانی میری اسی منعم رام کھائی میری</p> | <p>تیرا جو ہے جوانی میری دل تو کھیا جان بھی دید و نہنگو گوفض و لسی کھئی سنی میری</p> | |

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>دیکھ کر لشک فشان میروی موت ہے دشمن بانی میروی</p> | <p>چشم دشمن میں بھی آنسو پیر آئی کیوں شب وصل نہیں سنا دی مرگ</p> |
| <p>۹ آبرو و عشق بہت کم سن ہیں لشکر بانی جوانی میروی</p> | <p>۲۰۸ آبرو و عشق بہت کم سن ہیں لشکر بانی جوانی میروی</p> |
| <p>یاد شو خمی بُستان آتی ہے پردی پردی میں خُشان آتی ہے لوحی رُخِ حُسنِ آن آتی ہے کان میں صورتِ اذان آتی ہے تا دُورِ پیر بُستان آتی ہے خاک اُڑائی کو بیان آتی ہے دل سے لب تک جو فغان آتی ہے ایسے ویسی پہ کمال آتی ہے</p> | <p>جب نظر برقِ ظہان آتی ہے دل چُرا لئی کو وہ دُورِ دینِ نظر اگر شیبہ بیکہ جاتا ہے شہاب چونک پڑتا ہے وہ کافرِ جدم تو بہ تو بہ کی صدا مسجد سے کل پھلاتے ہی صبا گنگن میں مُت کو آتا ہے سلیجِ میرا کپ شط ہے طبعِ میروی</p> |
| <p>۱۰ آبرو وعدہ و صلت پہ مگر اک نہیں یار کو مان آتی ہے</p> | <p>۱۱ آبرو وعدہ و صلت پہ مگر اک نہیں یار کو مان آتی ہے</p> |
| <p>مدرسِ در بیانِ مِلادِ باسعادت</p> | |
| <p>ہر نخلِ بلخ دہرِ بنا کمال طور ہے گلزارِ سی جہان کو خزانِ دُور دور ہے</p> | <p>آج آمدِ جیہتِ دہائی غفور ہے جوشِ بھارِ عشرت و عیشِ دہر دور ہے</p> |
| <p>آکھانِ احمی کا چینِ مینِ طور ہے</p> | |

| | | |
|-------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------|--|
| | ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| یہ دن ہے روزِ مولدِ محبوب و جہان ہر برگ گل ہے مدحت و الامین تر زبان | سامانِ خرمی ہے بہم نیر آسمان یہ کہہ رہی ہے باغین ہوس کی باغبان | |
| | کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| جب تک کہ نورِ دیدِ مقررین قہتا بینائی جبکہ خالقِ مطلق نے کی عطا | انکھیں ہوئیں نہ سخی حقیقت سے آشنا اوس وقت دیکھ بہاں کی بیساختہ کھا | |
| | کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| جس سے کہ شانِ لوزِ بنی ہو نہ جلوہ گر آخر یہی کہا دلِ دانا نے سوچ کر | جب ایسی شئی جہان زن نہ آتی کوئی نظر اگل بھڑور دیکھ کے ہر شاخ و برگ و بر | |
| | کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| تہا پیشِ لہرین نہ عالم ہستے کا کچھ نشان اوس نے ہے باغِ باغ ہوا گلشنِ خندان | جیسا کہ اب ہے ایسا نہ آباد تھا جہان کہتے ہزار سی ہے یہ سوسن بصد زبان | |
| | کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| شاو اب و بزر گلشنِ جنتِ طوسی سے ہو غیجوں کی منہیو غنیمت بیساختہ لوسی ہے | ہر پھول پہل کی شوخ یہ رنگت اوسی ہے باغِ جہان کی رونق و زینت اوسی ہے | |

| | | |
|-----------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------|--|
| | کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| کھمکھنی قہقہی بھی اونہیں کے سب سے ہیں گلزار ڈنڈی بھی اونہیں کے سب سے ہیں | بلبل کی چھچھے ہیں اونہیں کی سب سے ہیں سنری یہ لہلہی بھی اونہیں کی سب سے ہیں | |
| | کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| غیفہ ہی قد تنگ لی سے فراغ ہے یاں عند لب عقل کا بھی گل چراغ ہے | گل اونکی رنگ رنگے سبب باغ باغ ہے لالہ کار پچ ہجر سے دل داغ داغ ہے | |
| | کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| ہر پھول پہل کی ہے رخ احمد کشت بود کیونکر نہ قمریوں کی زبانوں پہ ہو درود | کیون متصل نہ رحمت باری کا ہو درود ہر ایک سرو باغ کی اوس قدسی ہے نمود | |
| | کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| قدموں پہ پہر غروس چمن کیوں نہ نوشتار طاؤس وقت رقص یہ کہتی ہیں بار بار | ا دلنے غلام ایکا ہے موسم بھار قربان لاکھ جان سی عناد دل میں صد ہزار | |
| | کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے | |
| جب تک زبان میں نطق کا جوہر ہے یا خدا | جب تک دہن میں عقل ہی یاد ربان کا | |

ہو لی ایک دم کو کہے نام مصطفیٰ | لب پیرہ آبرو کی رستے شعر تر سدا

کیا شان احمدی کا چمن بن ظہور ہے | ہر گل میں ہر شجر بن محمد کا نور ہے

سراپای نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قلم جس نے قدرت سے پیدا کیا
بنی جسکی خاطر مکان و مکین
بلا ریت ہے جو یہ جسدِ خدا
دلیل اونکی سردار مہوئی کی تھے
بنا گوش تک تھے وہ کیسوئی پاک
اونہیں کی تو قرآن تو صیف ہے
عیان تھا جبین سے بھلا خدا
کہ نازک کہیں پھول سے تھی سوا
وہ حسن رسول بشیر و نذیر
اور اوجِ شہر حق بینِ دوری قیال
سیاہی تھی بس کھل کا زاغ کے
یہاں نہ اوڑھتے تھے ہر گر نگہ
کہ لیجائی عاشق سے صبر و شکیب
نہ تھا یا مہرِ خواستِ خدا

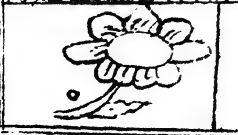
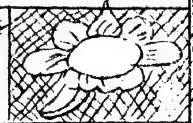
سیرِ نامہ لازم ہے حسدِ خدا
لکھوں پیر سراپائی سلطانِ دین
یہ ہے حلیہ سرورِ انبیا
بزرگی سر شاہ کو نین کی
سیہ اوپر چھید تھے موئی پاک
اونہیں کی تو والیسِ تعریف ہے
رخِ شاہ تھا رشکِ شمسِ الفخ
عذارِ مہار کی کایہ رنگ تھا
صباحِ ملاحت میں تھا ملی نظیر
تھی ایروئی پیوستہ رشکِ ہلال
کہی سرمہ دینی کی حاجت نہ تھی
کیلا تھا ہر ایک موئے مرثہ
وہ بینی بلند ہی میں تھے دلفریب
لکھوں وصف اونکی دھن کا مین کیسا

تو ان مان فی گما اسی سب جہان
 تبسم وہ تہا رشک صبح بہار
 جسے شک ہو قرآن زین دیکھ لے
 وہ گردن ہتی شفاف آئینہ سان
 کہ دل جس سے مانوس تھا خضر کا
 صفائی میں آئینہ معرفت
 ز صدر بنی تا بسا ف بنی
 مگر دونو شانوں کی ہتی درمیان
 کہ ہر اہل بینش کو مرغوب ہے
 ہر انگشت موزوں لطافت کی ساتھ
 رہ حق میں ہتی مثل دریا روان
 کہ شان خدا جس سے ہتی آشکار
 مجھے عشق آل بنی کر نصیب
 کچھ آرام و راحت کی چاہت نہیں
 مجھے بخش دینا پئے مصطفیٰ

کہوں عقیدہ خاطر عاشقان
 ہر اک دانت ہتا گوہر آبدار
 صفت سین دندان کے یسین ہے
 ز سندان وہ تھی سیب باغ جہان
 وہ ریش مطہر تھے نور خدا
 وہ سینہ تہا گنجینہ معرفت
 سید ایک بالوں کے تحریر تھے
 جی نہر رسالت کر پر عیساں
 بہت دست و پا بھی خوش اسلوب تھے
 عالمہ ہتی قائم سے افزون وہ ہاشم
 وہ پائے مقدس سدا بنی بکان
 ہر اہل وہ تہا قدرت کردگار
 لکھی حق جناب - حبیب
 مجھے مال و دولت کی الفت نہیں
 یہی آرزو ہے کہ روز جزا



عجب کیا طفیل جناب رسول
 جو اپنی دعا آبرو ہو قبول



اشعار متفرقات



| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>تجربہ سے ہنس نہ کہی سور کی صورت ہوگی یاد آئی جو بہن شرین اوکلی قامت ہوں وہ عاشق کہ مجھی زمرہ عاشاق میں ہی روز فردا پگر و مسل کا علیہ اقرار</p> | <p>بڑی بکری بگڑ نہ تری کو چہ سے جنت ہوگی دیکھنا اور قیامت میں قیامت ہوگی پیش تسبیح کی مانند امت ہوگی پھر تو ای جان یقین ہی کہ قیامت ہوگی</p> |
| <p>تازہ ہر روز دل پہ آفت ہے ہکو قرآن سے ہو گیا ثابت مجاویہ مال کچھ نہیں کھلتا</p> | <p>یاد قامت ہے یا قیامت ہے فرط عورت دلیل عورت ہے دل سے رحمت کو کیوں عداوت ہے</p> |
| <p>نہیں ہیں داغ میرے تن پہ اوکلی چٹوکی وہ سوز ہے سرے تلو و کئی آبلو نہیں بھرا</p> | <p>کئی ہیں عشقی نے روشن چراغ کا ٹیڑھ چبھی جو پاؤ نہیں پڑ جائی داغ کا ٹیڑھ</p> |
| <p>ایں درد کہ اگر کویم و دران نہ کہہ پرکسم صبر تلخست و لیکن خبر شیرین دارد قاطر بہستہ لغزہ داؤن نہ زیر کیت پارہ خواہ شد ازین مست گر بیانی چند صد جان فدائی آئند زبان مد لکش کیست عمر آن بود کہ در غم جانان بسر شود تا مردی و مردی قد می فاصلہ دارد</p> | <p>کوئی مجھے ہمدرد جہان میں نہیں ملتا ہکو غم کہانی سے بوسہ لب شیرین کا ملا ایدل جہان میں دوسوہ ایں و آن نگر کچھ مجھے پر نہیں ٹاہتہ اپنا کیا اوسنی صفا عاشق ہزار جان سے ہیں با وفا یہ ہم بی دل لگائی زلیست کا کچھ بھی مرا نہیں میدان محبت میں ہی سب سے ہم آگے</p> |

آوازِ سنگان کم سخت رزق گدارا۔
 بیکائیں عدو لاکھ وہ بوسی بھی دینگے

ایضاً

بعد وصلت ہے وہی ہے اضطراب
 بڑھ چکے کوچہ گیسوسی کھان حضرت دل
 الفت کہان کی ذکرِ بیتان بھی ہی اب گراں
 یہ لی سبب نہیں خاموش بزمِ رندان میں
 خنجر کو پھیر اتونے گلوئی امام پر
 بتری تن سے گل کے خوشبو سے پیمان
 آبرو لب آئی اوس کا فر کی یاد
 ننگہ دیر دیر مارا
 کیا ٹہک رو ہی اپنا تو سن عمر
 طور سینا سے یا کلیم ہمد
 غیر آیلے لیکے نامہ شوق
 حشر کی دن بھی خاص بخشش
 روبرو عی کے سناتے ہو

درد باقی ہے مدا وا ہو چکا
 رستہ بھول گئی خضر طریقت ہو کر
 ایسے دلی بین بارِ محبت اوتھاکے ہم
 لکھائی کا کن زائد صدائی قفل پر
 اسی شمر تین حرف سدا تیری نام پر
 لوٹ آئیں ہو زری اسی بوباس پر
 جب نظر ڈالی گلِ عجباس پر
 مجھ کو قسمت کی پھیرنے مارا
 نقش تک گام کا نہیں ملتا
 نقشہ اوس یام کا نہیں ملتا
 بہید پیغام کا نہیں ملتا
 اذن کیوں عام کا نہیں ملتا
 لطف و شنام کا نہیں ملتا

ایضاً

غیر کا خط وہ مجھے یوں تو کہا دیتی ہیں
 اپنا بہنہ زور بہر طور دکھا دیتے ہیں
 دل جان لیکے مجھے دیتی ہیں اور کیا الزام
 مدا جس سے عبارت ہے مشا دیتی ہیں
 دلو لی ادب کی میرے دل کو بیٹھا دیتی ہیں
 آپ فرمائی کیا لیتی ہیں کیسا دیتے ہیں

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| مردم دیدہ تریے دید کے غلام شیوخ غیب کا بہید ہے یا ہے کوئی امر ہوم منگئے پر ہی مرے جور وہی ہیں اوکی ولولہ دلین نہ وہ ہے نہ وہ دلکا چکر نذرانہ از ہے جان از یہ قربان ہی دل سخن تلخ بھی ہے قند سے بڑھ کر ہمو سننے پر دلکی لگی کو نہیں کسو سے آپ کم گنجابی کو بھی لیتی نہیں سستے مولوں شہنشاہی شہنشاہی چلو گھر حضرت دل کہا ہوا اہر و باند کھینچ لگی جانان کا خیال | خوف چشم سی پردی کو اوٹھا دیتی ہیں کچھ وہیں کا بھی رد وہم پس دیتی ہیں نام کچھ لکھ کے سر لوح شاد دیتی ہیں صبر مروحہ کو ہم دل سے دے دیتی ہیں آپا سیر بھی بہ فرماتے ہیں کیا دیتی ہیں تو کھی فتری ہی تری بار مراد دیتی ہیں دل لگی کے توجہ کان لگا دیتے ہیں جنس زل ہم رقم جان سے جدا دیتی ہیں اپنی دہن کے تین کتبہ ہوا دیتی ہیں روز ہم دگو نئی سیر دکھا دیتی ہیں |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

ایضاً

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| کیا تہر ہے کہ تکتو پاس وفا نہو پاس حجاب او گل رعنا ضرور ہے بیتا ہوں خموش میں غلوت میں سطح | تاکید مجھ پر یہ کہ لب شکو و انہو پردی میں رخسہ گر مجھے ڈر ہی صبا نہو مکن نہیں کہ دل میں کوئی حوصلہ نہو |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

ایضاً

| | |
|-----------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------|
| کون شیمان سنگہ کا نہیں ایدل مریض زندگی سے تنگ میں لف و قرہ کی شہین | سیکڑوں کو کرتے ہیں بیمار یہ بیمار و وار خنجر کا ہو یا پیلہ نسی ہمیں دلدار و |
|-----------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------|

ایضاً

| |
|-----------------------------------------------------------------------|
| روز ہوتا ہے یہاں پر ہی طلوع آفتاب ہے بجا مشرق کہیں گروانہ خشت ارکو |
|-----------------------------------------------------------------------|

شک سے کہ کو زیادہ فائدہ دینا میں ہے | پہول یا اگر سپر نے پہول لا تو راکھ

ایضاً

رسم اپنی حتیٰ کو کیوں شائیں یہہ کچھ کیسکے کمر نہیں ہے
 دفا سے ہم اکٹھ کیوں حیرائیں یہہ کچھ کیسکے نظر نہیں ہے
 جفا میں مائی نہیں تمہارا وفا میں سبابت نہیں ہے
 کہاں نہیں ہے ہمارا چرچا تمہارا شہرہ کدھر نہیں ہے
 ہیں قصور میں جائیں اول تک جو لولن ظاہر گد نہیں ہے
 پیام ہو سچائیں آپ اپنا ہو اگر نامہ بر نہیں ہے
 اشر بیان میں ہو آبرو کیا کہ در دے میں اشر نہیں ہے
 لگاؤ تھا جسکو دل لگے سے وہ دل نہیں وہ جگر نہیں ہے

مہربانی کیجئے یا ظلم مجھ پر کیجئے | آپکی نزدیک ہو جو بات بہتر کیجئے
 ایسی کچھی گولیاں کہیں نہیں ہم نچھتے کار | یہ خیال خسام اپنی دل سے باہر کیجئے

ایضاً

لگاؤ ناز چڑانے سے ہو گیا ثابت | کہ پردہ دار قضا غل ترے جیابھی ہے
 یہ غیر ہیں کہ سدا ترے کان بہر تہ ہیں | میری زبان سے کہی تو فی کچھ سنابھی ہے
 سرری ایٹ میں ڈرے نہ غیر آجائے | کہ پیشدستی قاتل میں ہتھنڈا ابھی ہے
 تمہاری دکھا شیت وصل کم ہوا سے غبار | یہ ٹکڑا البر کا مان ڈرہ کی کچھ گھٹا بھی ہے
 جچی کا فخر خواہی سے رنگ پہو کو نکلا | حساسی ماتہ میں قاتل کی خون بہا بھی ہے

ایضاً

| | |
|--------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------|
| انے جانبر ہو کوئی کیسا ممکن | حضرت عشق بن عجب کو لے |
| ایضاً | |
| قبر پر کشنہ ابرو کی چٹرائی تری | دم شمشیر سے جو پہول جڑا کرتا ہے |
| ایضاً | |
| ہمہ تنہا ہی قامت موزون تہوتا ہے | احسن ہے سرو بلغ کہ قد کا دراز ہے |
| محسن بہ نخل نجم الدولہ و بیر الملک حضرت اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم کو | |
| مہ تولیہ جی ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ سے گال اچھا ہے | دانت تارون ہی تنفق سے لب لال چھا ہے |
| ماہ نو سے کہیں ابرو کا ہلال اچھا ہے | حسن مدگر چہ پہنگام کمال اچھا ہے |
| اوس سے میرا مہ نور شید جال اچھا ہے | |
| سنگدل کیسی مین و اللہ بتان گمراہ | ارغین بیر جمی بیر جمی ہے خالق کی پناہ |
| ویکٹے منت بڑی انکے عیاذاً باللہ | بوسہ دیتی نہیں اور دل پہ ہے ہر خطہ گلہ |
| جی مین کہتی ہیں کہ مفت آئی تو مال اچھا ہے | |
| مین ہون مست نہی وحدت نہیں کہتا پڑا | محتب دل سنگنی ترے یہ سب کچھ بوجھا |
| نہیں پایندہ خلافت دل و حشی اپنا | اور بازار سے لی آئی اگر ٹوٹ گیا |
| جام جم سے یہ میرا جام سفال چھا ہے | |
| مانگنی والو کو جگر سنج کی کیا ملتا ہے | جو کہ تقدیر مین جسکے ہے لکھا ملتا ہے |
| گر قناعت ہو تو گھر بیٹھے خدا ملتا ہے | ملی طلب دین تو مزا اس میں سوا ملتا ہے |
| ون گدا جب کو نہو خوئی سوال اچھا ہے | |
| بجیر مین تنگی حکر گرچہ مرا رنگ ہے فق | یہ خبر اونکو ہو سطرے کہ اسکو ہے قلق |

| | |
|-----------------------------------------|------------------------------------------|
| لکھو وہ آئیں گے یاں پھول لگی چہرہ شفق | اونکے دیکھے سے تو آجاتی ہے منہ پر رونق |
| وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سار کا حال اچھا ہے | |
| دیکھو ناپاؤ منی مرے حالیہ ہو کس فیض | شجر شمع سے کیا پائی گھر وانا فیض |
| سرو کا قمر پہ بلبل یہ ہو کیا گل کا فیض | دیکھئے پانی ہر شمع قہر بولسی کیا فیض |
| اکل برہمن نے کھا ہے کہ یہ سال اچھا ہے | |
| آؤ بلبل نے کیا چاکل گریبان گل کا | شمع کو سوزش پروانہ سے جلتا ہی پرا |
| وحشتِ قہر نے لیلیٰ کو دکھا یا صحرا | ہم سخن تیشہ نے فرنا کو شیریں کیا |
| جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال چکا | |
| وہ ہی عاشق ہے جو عشق سراپا ہو جائے | خود نامی بنو آئینہ اسے کا ہو جائے |
| دل سی نقش دوئی اوٹھ جائی تو کیا ہو جائے | قطرہ دریا میں جو مل جائی تو دریا ہو جائے |
| کام اچھا ہی و جس کا کہ مال اچھا ہے | |
| آبرو کو کچھ دلدار کے جو ہیں ساکن | اونکو کوئین سے مطلب نہیں اوس کو چہ بن |
| نامناسب ہے کہ اظہار ہو رازِ باطن | ہمکو معلوم ہے جنت کے حقیقت لیکن |
| دل کی خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے | |
| نام | |
| بیون سی جو یکتا مثل جان ہو | خدا یا وہ نمک خوار فلان ہو |
| دور دولت پہ ہوا قبال حاضر | پریر ویون کا جلم ہر زمان ہو |
| وہ در ہے مطلع خورشید تابان | جبین پر داغ سجدہ ہر زمان ہو |
| دور دولت کا وہ پایہ ہو عالی | زمین اونچی ہو نیچا آسمان ہو |

سپر خورشید دلخ دلخان ہو
 پیرضا صفت منجھر کھان ہو
 تہیستی عصائی زرفشان ہو
 اگر چاہ زرخندان بے نشان ہو
 ابھی دامان محشر دہجیان ہو
 کوئن کیا مہر گر نامہربان ہو
 زمین ہو یا محیط آسمان ہو
 حنائی پاسے ہمدستی کہان ہو
 وہی ہے جان ہو یا جانِ جان ہو
 چمک کر قامتِ دلبر عیان ہو

کوئی دربان اگر تلوار کینچے
 عصائی موسوی و مست تمنا
 بنی گر زرد روی میرے حاجب
 پتہ یوسف و شوکنا دل میں لگ جائی
 جنون کی تیز دستی گر دکھاؤں
 ہوئی ہم خاک در پا مال ہو کر
 ترے توسن کی ہے کاوی کا چکر
 قدمو سے نہیں قسمت میں اپنی
 خداوند جہان خلّا و عا لم
 مجھے کردار پر بھی رکھ دی واعظ



ادب کو آبرو اب طاق پر رکھ
 شامی پاک سے کرطب اللسان ہو



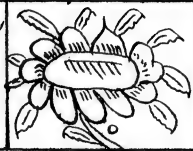
وہ سایہ سر پرست خاکیان ہو
 خدا جانے سر سے جان تم کہان ہو
 مراسر ہو مہارا آستان ہو
 وہ جل جائے جو تم سے بد گمان ہو
 شب یلدا ہو یا زلخ کمان ہو
 زبان پر نالی ہوں لب پر فغان ہو
 لئی کیون پھر ہی تیر و کمان ہو

وہ پایہ من اہل جہان ہو
 پرستان میں ہو یا ہندوستان میں
 لحد میں بھی متنائیں رہیں گے
 مہارسی نور سے ہے نار پیدا
 تل برو کا تہ گیسو دکھا دو
 نظر آجائی جب نقشہ مہارا
 گناہن تیر بل ہے ابرو وں پر

رگِ جان پر میرے نشترِ روان ہو
ستم ہے یہ کہ نمِ دہرِ کشان ہو
ترجمہ کی نظر دار الامان ہو
پڑی طلِ کرم دل نو جوان ہو
پڑی آنجل کا سایہ حرزِ جان ہو
مرا خطِ اما کی کہ کشان ہو
دعا کا ماتہ دستِ زرفشان ہو

خدا گناہ کا مین ہوں نشاندہ
گر بیان چاک خاک افشان پہرین ہم
دکھائی گردِ دم تیغِ ادایا کا
دکھائی گردِ جہوم یاسِ پمیری
رہوں پیوں کے جگہٹ میں ہمیشہ
اگر مدحت سے وہ چین بر جبین ہوں
دعا کو تری کچھ ہی اوڑھا لیں

رہی سر سبز گلزارِ جوانی
دو بالا حسن تیرا ہر زمانہ



سہرا بقریب شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب
خلف الصدوق جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان صاحب

فیروز جنگ سی آیس۔ آسی نائب الیٹ ووائس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کوئٹہ

بنگیا ہے شجرِ طور سراسر سہرا
مہرِ لوز ہے رخِ ماہِ منور سہرا
نارِ خورشید کا ہے سہر کی اوپر سہرا
کالی زہرہ بھی خوشی سے ہے فلکِ سہرا
دکو ہر شخص کے کرتا ہے سحر سہرا

آج تیری رخ پر نور پہ اگر سہرا
کہ کشان بد ہی تو ہے عقدِ تیا سہرا
میری نوشہ کا ہو حسن و چندان کیوسر
شجہت میں ہو زبس دہوم جواس شادی
حُسنِ رخ سے تری بانی ہے غیبات اسنی

| | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ہمسرہ کا اسی غور شید سے اب دعویٰ ہے بہول کیونکر نہ بیلا مارے خوشی کے کہل جائیں جب بنی میرا خوب پہنکر پوشاک اسکو کہتے ہیں خوشی کہتی ہیں اسکو شادی | نچ روشن سے ترے ہے یہ نور سہرا سیر کرائی ہیں تو سے آج یہ بندہ سہرا قاف میں پر یان کیوں گائیں بنا کر سہرا گایا جاتا ہے ترا شہر میں گھر گھر سہرا |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



فخر دوران ہے بلا شک خلف فخر الملک
آبرو جسکے لئے لایا ہے کہہ کر سہرا

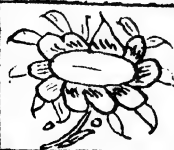


| |
|------------------------------------------------------------------------------------------|
| گلشن بہرین جینکے رہیں گل خندان سہرا بقریب دی کتھرائی صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو |
|------------------------------------------------------------------------------------------|

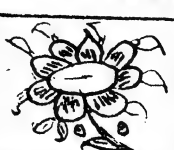
خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر خیریل لشکر ظفر

پیکر بند گان حضور پرنور نور اصاب خیر اور دام اقتدار

| | |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| آرزو کی رنج روشن یہ جو آیا سہرا جس نام سے اسے ہر شخص شعلہ غور شید چشم غور شید چکا چون زمین کیوں کہ اس دم جو وہیں رات کا ہے چاند ترا رنج بٹری کیوں نہ بٹاش ہو دل کیوں نہ طبیعت مثال آبرو یوسف ثانی ہے محمد یونس | بیکے تقدیر بنا ماہ دو ہفت سہرا چاند سے رنج پہ ترے ہے جو سہرا سہرا رنج پر نور سے کیسے اوٹھایا سہرا آفتاب فلک حسن ہے سر کا سہرا آج سر پر ترے خالق نے دکھایا سہرا کیوں تصدق نہو مانند زلیخا سہرا |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



رسم نزع مروج ہے اگلی جب تک
باغ عشرت رہی سر سبز و مطر سہرا



سہرتیہ شادی کتھائی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان عظمیٰ الصدق انتخارا لامر خرم ملک

جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان صاحبزادہ فیروز جنگ سی ایس آئی۔ نائب ملکات و و ایسی نرینہ

فکرمہ جشمہ کوسل ابن حضرت نواب میرالدولہ بہادر جنت آرا مگاہ

| | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| وہ روپ ہے ترے اس رنگارنگ سر پر بہادر گاتی زمین غرمان گلستان کیسا کیا دل کے عقد ہی کیلے ہیں کہ ہیں یہ دل کیلے جو پیاری پیاری ہے صورت تو گوارا گوارا جو وہ بہادر عین ہے وہ یہ ہے خندہ گل گلی کا مار بعد دل بہادر عشرت سے جو سر باند ہی ہے عبد اللطیف خان رے طاعت عارض زہری جنت حن | کہ ہر بھی ہے فدا دوز دار ہر ہے پر یہ کہ کے رخ کی ہے چائے بہار سہر پر یہ مکس رخ ہے کہ رنگ بہار سہر پر پیار آئی کیوں بار بار سہر پر ہی چون رخ یہ فدا دل شارسہر پر ہزار جان سے فدا ہے ہزار سہر پر خوشیکو ناز سے ہے انتخارا سہر پر خوش الفیض طرفہ بہار سہر پر |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

کیا ہی ابر بہاری نے آئید چہر کاؤ
اب اوڑکے آئی گلیوں کنار سہر پر

سہرتیہ شادی کتھائی صاحبزادہ محمد شیع علی خان صاحب شہر خلف

الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف مرحوم شاکر دھند

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>سر پر اوس ہر تھلی کی جو بانہا سہرا ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جو اتر چک تو وہ ہی رشک قمر تری لی زیبا بی مہر تابان ہے سرائی مہ کا مل ہے جین سوئی سر شب ہیں تو ہی سرخی رخ نگین گوری گوری تری عارض ہیں سیلی انگین آب و تاب لکے تری خسی تھی کی شب تری لئے اہم سے بنائی تہ ہے</p> | <p>بگیا نور سے رشک پر بیضا سہرا اور یہی عارض نور سے چمکا سہرا تار غور شید کا طرہ ہو تریا سہرا بنام گیسوی سیہ نور کا تر کا سہرا نظر ہے بچم سر نور کا بچا سہرا پیاری پیاری تر سے صورت پیارا سہرا لہریں لہیا ہی پڑا صورت دریا سہرا روزنی نور سر لیکے بنایا سہرا</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|





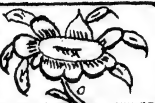


بخش شادی یہ مبارک ہو تجھے شیر علی
 اکبر ولی تری خاطر بنا یا سہرا



سہرے تشریف ہی کنانی صاحبزادہ محمد الیاس صاحب خاں صاحبزادہ حافظ محمد احق

خالص بہادر ابن مہینا لدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خاں صاحبزادہ

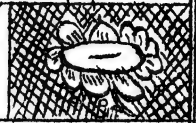
| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>ایک جوت میری نوشہ کسے رخ پر سہرا رشک غور شید تاروئی منور ہے مینی ہون ہزار رخ نوشہ پہ کہ سہر پہن شار کیوں چکا جوندہ نو چشم قاشا مینی کو بڑکی تو حسن میں ہے اہل جہاں کو نوشہ اگیا اور ہی جو بن مری رخ پر شیر طے</p> | <p>بگیا مطلع الوار سر اسر سہرا پر تو رخ سے کیوں ہو مہ نور سہرا اوس سے یہ بڑکی ہے اور اس سے بڑ کر سہرا کہ چمک میں نہیں کچھ برق سے کتر سہرا جسکے سہر وں سے کیوں ہو ترا بہتر سہرا ہی مگر آئینہ حسن کا جو ہر سہرا</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

| | | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>سورہ نور پڑھو دیکھ لے اوز سہرا کہ بلائیں ترے لیتا ہے یہ جبکہ سہرا سایہ عمر خضر کا ہو جسے سر سہرا</p> | <p>نظر بکی حفاظت کی لٹی لازم ہے کیسے کس طرح سے آویزش جیبا اسکو چمن بہرین سر سبز ہے تو الیاس</p> | |
|  | <p>ہو مبارک تجھے یہ شادی خوش آبرو ترے لئے لایا ہے لکڑ سہرا</p> |  |
| <p>سہرا بقریب شادی ختم کلام زبانی بر خور دار نور الالبصار سعادتِ مشعل</p> | | |
| <p>محمد اشرف علی عرف سید جان فرزند محضف</p> | |  |
| <p>منع نوشاہ سے جوت کہ سکا سہرا کھائی بھی جائی میری رشک فخر کا سہرا طرہ ادرا دسپہ ہوا تیر نظر کا سہرا سر پہ پوشہ کے جو کیا گل تر کا سہرا جن کرے تجھ پر مبارک تر می سر کا سہرا سر رہے تر سے بنے فتح و ظفر کا سہرا</p> | <p>صاف گر جائی کا خوشید کے سر کا سہرا کہد و مان سے اگر گوند تہی ہے سہر کیو اہل محفل کی نگاہیں جو پیرین سہری پر فرط شادی سے یہ پہولا کہ ہوا رشک چمن شادی ہر روز مبارک ہو تجھی سید جان تیرے مان باپ کا تہنڈا ہو کلید و شاہ</p> | |
|  | <p>اپنی بیگانی کہیں اسکو نہ کیوں منکر آبرو و غیب کھا لختِ جگر کا سہرا</p> |  |
| <p>سہرا بقریب شادی کئی ادا خاتصا محمد عبدالعقاد خان خلیفہ محمد آغا صاحب لہور</p> | | |
| <p>ہو مبارک یہ سدا بار خدایا سہرا دھوم محفل میں بھی دیکھو وہ آیا سہرا</p> | <p>واہ کھانچہ ہی تو غنہ کی شہا نا سہرا سبہ گہڑی دیکھ لے سہر کیو جلا کے مان</p> | |

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| کس گل انعام لئے یار ہے کونہا سہرا نظر آئی لگا آنکھوں میں مسنہرا سہرا ایسے آئیلے کو زیب ہے چیلہ سہرا اپنی چہرہ سے جو زشہ لئے اڈھیا سہرا ایک عالم سے سزا ہے تو کھا سہرا سر پرنت نرت ہو ترے ظل ہکا سہرا | آئی پہولوں سے ہے برباس جو بیٹے بنیے چپٹے رنگ کا جب عکس پٹا نوش کے پہول سب رنگ کی تو گوند ہنا اسپن مالن نظر آنے لگا غور شید کا جلوہ سب کو مکمل کی کیون بند ہے دیکھنے والو کی پہلا شادی تم تم ہو مبارک تہجہ عبدالقادر |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|



آبرو کیوں دل عالم کو نہ تسخیر کری
نقش حب کا بخدا کہتا ہے نقش سہرا



قطعہ

اب ایسے ہو گئی یارن کچھہ تیل ہے نہ پرتا
گویا کہ ان تو نین اب تیل ہے نہیں ہے

وہ خالہ لائے رخ سے دل چین کر ہمارا
کیا بر محل مثل ہے اسی آبرو یہ بیشک

اڑبا عی

فاخر کوئے یارن ہے با حساب ابجو
ہر کس بخیال خویش خطے وارد

کوئی تو نجوم پر ہے نازان جید
کرتال کوئے ہے کوئے جفتہ

قطعہ تاریخ ترتیب مشنوی فطامید محمد حین صلیب سلمی

غیر آبادی مکمل سرکار ٹونک حاضر باش محکمہ رزیدنسٹی راجستان

اچھے مضمون ہیں اور زبان اچھی
ہی یہ کمد و بھار بلغہ ولی

واہ کیا مشنوی ہے ہوش نربا
تکر تاریخ آبرو گر ہے

احمد لکھنوی دیوان بلاغت عنوان ہر محال مسمی بہ خیابان خیال تفتیش شعر فصاحت
بیان ششہ زبان ہر زبان نام علی سرگشتی حکیم سید محمد امجد علی آبرو خلف الصدق
زبدۃ الفضلا قدوق احکما حکیم محمد اور علی صاحب مصطفی آباد کے
دستخط ملی ربط بدعو ان پر یکایک زمان حاقظ محمد عزیز الرحمن خان انتظام ہنر
قطعہ تاریخ آغاز طبع دیوان ہنر نتایج انکار گھر بار شاعر مستند جناب
نواب محمد سلیمان خان صاحب لکھنوی محمد عبدالقوی

| | |
|-------------------|--------------------|
| مطبع کلام آبرو شد | دار اسد و ذاق صاحب |
| تاریخ چین طلسم آن | گفتیم حجاب و خراب |

| | |
|---------------------------------------------------|-------------------------------------|
| قطعہ تاریخ اختتام طبع دیوان از حضرت اسد لکھنوی کے | ہمہ پاک صاف زمیں با نظر گرفتہ زائین |
| شد طبع بسکہ درین زمان جو کلام شعر خوش بینا | بی سال طبع اسد گو شد آبرو سخن آبرو |

| | |
|------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|
| قطعہ تاریخ طبع فراد جناب صاحب جزاۃ محمد شیر علی خان صاحب ششہ خلف | الصدق جناب صاحب جزاۃ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف تلمیذ حضرت مصنف |
|------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| اوستاد کا وہ طبع ہوا انتخاب | تہی مدتوں سی جسکے ہر اہل سخن کو چاہ |
| بہت سے کہا یہ ناف غیبی لئے بہر حال | کہہ دو تم اسی شہر سخن بیتال واہ |


| | |
|---------------------------------------------------------------------------|-----|
| قطعہ تاریخ طبع فراد سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آباد فی ثانیہ حضرت | صنف |
|---------------------------------------------------------------------------|-----|

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| پر دیوان اوستاد من طبع شد | بہد شوکت و زینت دلفریب |
| کہ ہر شعر او ناظر از سختہ دان | دل از دست نبردست و از دل شکیب |
| محبت از سر دہش از من سر و شش | بی سال او مطلع علم غیب |

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>ایضا</p> <p>کھی نے بجلت اوسکی تاریخ گھارستان الفت اوسکی تاریخ</p> | <p>چہا استاد کا دیوان جو ناظر دل یزداد گہو کرینے لکھے</p> |
| <p>ایضاً</p> <p>کہ اہل سخن جکا بہرے میں دم دیر بہار شک باغ ارم</p> | <p>چہا حضرت آبرو کا کلام کہا عیسو سے سال ناظر فیون</p> |
| <p>عکین ہوئی خود تو شادان ہو جیب دیوان سخن کا پہول تو آؤ غلب</p> | <p>قطعہ تاریخ موزون کردہ محمد ابراہیم خان فضل خدا سے رمزیہ دیوان ہوا جو طبع لکھ سیف ظمہ سی سراندہ کو کا ٹکڑ</p> |
| <p>ایضاً</p> <p>فزاہم گشت رمزین بی بہا گنج زجبت کینارہ وسہ صد و پنج</p> | <p>کلام آبرو مرغوب دل بہت بی تاریخ دیوان گفت ہاتف</p> |
| <p>ایضاً</p> <p>طبع رسا بقطعہ تاریخ گشت مست تاریخ طبع این چمن بینظر بہت</p> | <p>دیوان آبرو جو ہش طبع بہر سال ہاتف بہ دل زر مرزپے سال زودنا</p> |
| <p>ول ہوا دیوان زمرہ سنچ بیان ہی وفا بیشک یہ مرغوب جہان</p> | <p>جب چہا دیوان استاد ز من فرق بین کا ٹکڑ لکھدو یہ سال</p> |

الفصل

| | |
|--------------------------------------------------------------|-----------------------------|
| کیا وفا منتخب چہیہا واللہ | جو کہ مجھ سے بلاغت کا |
| فرق بدین کو دور کر کی کہو | ہی عیان گلستان فصحا کا |
| قطعہ تاریخ منسلح افکار گہر بار مولوی عبدالحکیم خان صاحب مختص | |
| آبرو آنکہ نام عالی او | سید اصغر علی زبان زد دہر |
| چون حسن بیج و صحت تام | طبع دیوان شدش بمطبع شہر |
| سال تاریخ علیوے ہجری | بدو مصرع نمود معجزہ حصر |
| آبرو بی سخن ہمے بخشہ | سخن آبرو می زبندہ عصر |
| سہرہ ابقریب شادی و گیر حکیم مولوے شے | |
| سید محمد اصغر علی صاحب آبرو طبع زاد | |
| صاحب زاوہ احمد سہرہ خان صاحب - مختص - | |
| عاشق خلف اکبر صاحب زاوہ محمد سعید خان سعید | |
| سیر نوشاہ پیر بند با سہرا | جامہ زیبی سے کیا کہلا سہرا |
| سب یہ کہتے ہیں سید اصغر علی | ہو مبارک تجھے ترا سہرا |
| پہلا سہرا بند ناہتا اچھی گہری | کہ بند نا آج دو سہرا سہرا |
| کہہ رہے ہیں یہ سب تماشائی | مُخ نوشہ سے اب او ہٹا سہرا |
| کہ ہی آپس میں الفت و اخلاص | کرتا جھک جھک کہ ہے دعا سہرا |
| آٹا بچہ ہے ایک مدت میں | نیرا سہرا ہے باوفا سہرا |
| یہ خدا سے دعا ہی عاشق کی | |

| | |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| کہ ہکتا رہے سدا سہرا | |
| مبارک باد | |
| <p>اک نیا دلربا مبارک ہو تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک جب یہ رہے گا مبارک ہو تیرے عاشق دعا مبارک ہو</p> | <p>بیاہ یہ دوسرا مبارک ہو ہم سنیں کہہ رہے ہیں دلہن سے تم بھی استاد سید اصغر علی تھنے دلہن کی کہو لہے قسمت یار دل شاد ہوں حد و پال</p> |
| رنگ | |
| <p>ہے شادی شاد ہی اُسا کانا جسے دیکھو تو دیکھو گی مبارک تیری شادی میں کچھ اتنا اور مبارک کرو خوشیاں کہ یہ ہے دوسرا رنگ</p> | <p>اُپنی تیریکیا چھا گیا رنگ کوئے افشان گلالی ہے کوئی یہاں لب معشوق میں بھی اب نہیں ہے مذاق کہتے ہیں نوشہ سے ہم</p> |
|  | <p>کر نسیم عاشق مسبا و ستاد یہ کہتی ہیں کہ اچانک مبارک</p> |
| <p>دہوم شادی کی ہو گئے گھر گھر لکھہ کے لایا کہ خوش ہوں سب ٹپکے مجھ میں کچھ مجھے نہ تھا کوئی جو ہر اس میں ہی نا تمام تھا حقیر یہ سہری ہو اگر تو میں ہوں بشر</p> | <p>میںے دو لہا ہو سید اصغر علی کوئی سہرا کوئے مبارک باد میں کہ ایک خوشہ چین ادا لے تھا آخر الامر فکر سال ہو گئے جیسے کہہ ہو سکے ابھی کہہ لے</p> |

| | |
|-----------------------------------------|----------------------------------------|
| شعر آخر کا مصرعہ ثانی | سال شادی بتا تا ہے کبیر |
| سن کو گئے پوچھے تو ابھی کہو | اہل اخلاص شادی سویر |
| تقریباً پچیدہ کلک جواہر سلک | مجھناظر حسین صاحب ناظر ساکن سکندر آباد |
| ضلع بکندر شہر ملازم سرکار ابد قرار ٹونک | شاگرد رشید حضرت مصنف |
| مطبوعہ دل اہل جہان ہے یہ کلام | ہین حورو پری اسکے مضامین تمام |
| ہر شعر کے پایا، سر یا موزون | ہر مصرعہ پر جتہ ہے اسکا کلام |

اللہ اللہ یہ دیوال ہے بامرقعہ نقاویر کھنڈہ رانی ہا شاعر آبدار ہین یا گوہر دھیلے
 معارف + ہر غزل عاشق فرازون کے حبیب حال + ہر بیت شل بیت ابرو ہمیشہ شال +
 ہر فقرہ چلبلی معشوق سے سوانہ ہر مصرعہ سوز و نیت میں فقر غنا بطرا + جملہ معاملہ
 بندی کے ہے + اوس عالم کی بعینہ تصویر کہنیدی ہے + جہاں کہیں مضمون عالی کا
 خیال آیا ہے زمین شعر کو آسمان بے ہمت کر دیا ہے + طرز بیان کا انداز سب سے جدا
 روزمرہ صاف ستھرا سچا ہوا الفاظ کی شدت ایک دوسرے کا پہلو دبا لے ہو کر
 محاورات کی صفائے عذار مصفا کارنگ ڈھنگ اڑائی ہو کر دلیف وقافیہ عاشق
 و معشوق کی طرح ہم دست و گریبان پھونچ جاتا ہے مطلع غزل سے مثل عدم
 بے نام و نشان + ادا بندی کا انداز نرالا سنجائیت کی بوچھاڑ و کنا بول بالا + پیہر
 کے گلے کا ڈھنگ ہر جگہ اظہار رشک و کائنا پہلو کٹا ہے + حق تو یہ ہے
 کہ شاعر ہی اس کا نام ہے اور ستمگلوئی حضرت ابرو ہی کا کام ہے انکے اوصاف
 جمید کی چار سو دہوم ہے + ذات مبارک مجمع العلوم ہے منیر فیض تحفہ کشاف
 اسرار خفی و جلی ہے اسم گرامی مولوی منشی سید صغر علی ہے + علم یاسی ہین شان لہار

نظم و نثر میں کھتا ہے جہاں میں تسلیوں کہنے کو جب تک کوٹھا ہے میں اسم یوسف کو
یوسف ثانی کرو لہا میں انکو سب منصف مزاج کہیں سگو بظاہر نہ انہیں مگر دلیں جاہل
انکی تعلیم و تعلیم سی اکثر شاخ گئے ہو جگو پکھ بھی سلیقہ نہ تھادہ اسکو گئے کتاہر طفل دبستان
اوستاد زمان کسج تو یہ سب کہاں سے اور انکی قذیف و تالیف سی اکثر کتاہن اوردنارسی
نظم و نثر مثل - مثلث اور اک - باغ اخبار - خلاصۃ الاخبار فی ذکر الانبیاء - معوذات کشمیر
التعویذات - خلاصۃ البیہان ^{۱۲۹۹} فنی ذکر الایمان ^{۱۳۰۵} - کار آمد طلبہ - کلید امید - گنجینہ نصیحت
جوہر اکبر و آجہ نامہ - الشفا صغیر - وغیر ہم مکمل و مرتب ہیں انشاء اللہ العزیز عظیم طبع
شائقین کی نظر ہر پرور سے گذرے کہ اس کلام فصاحت انعام کو مشت نمونہ از خوار سے
نصو فرما میں اور مصنف صاحب کمر شریف اس قطعہ تاریخ سے معلوم ہوکتی ہو
سہ مشوق من کلیم و ہم سید + یافت فرزند مثل ویرجیف + اتقی گفت از پی تاسخ +
کہ بگو آفتاب پرچ شرف + مصنف صاحب مدوح المدح علاوہ جمیع کمالات کے عالی خاندان ہیں
شرف الشب سردار جہاں میں اپنی والد ماجد زبدۃ الحکماء قدوة الفضلا مولانا حکیم سید
محمد انور علی صاحب مرحوم مغفور فن طبابت میں شہور نزدیک و دور تھی بعد جناب
امیر الدولہ بیاد شمشیر جنگ اپنی وطن دارالریاست مصطفی آباد عرف رامپور کے یہاں شریف
لالے اور معراج خاص حضور مدح الصدر رحمہ اور جناب نواب وزیر الدولہ بہادر حضرت جنگ
مرحوم و مغفور نے بشرف اوستادی خود معزز فرمایا اور تاحیات خود روز بروز ترقی مرتب کیا
خیال رکھتا شاگرد و منیر حکیم مولوی عبد العلیم صاحب حکیم مولوی عبدالغفار خان صاحب
مرحوم برادر قاضی مولوی عہد الکرم خان صاحب مغفور وغیر ہم ٹی ٹی ای گرامی طبیب و مولوی
ریاست ہذا میں ہونے اور انکی اکثر شاگرد رامپور میں ہی ہیں اور حکیم صاحب موصوف نے

سلسلہ احرار میں بعد جناب میر الدولہ بہادر اسحاق خان فانی ہر ملک کا دوائی صفت ذرا بی چاہیہ قطع کر کے ملتوی

حکیم کہ نور علی بود نامش

روانش روان جانب لاسکال شد

تیار بخ سالش سر لید باقی

مسح الزمانے بخت روان شد

واضح ہو کہ جناب حضرت اکبر کو تہ مطلع دیوان غایت قطع قصیدہ نقابت محسن کتاب فصاحت
سندس ہیاض بلاغت فارس ہفتار کتہ دانی شننا در بحر خوش بیکے غالب شاعران سر دفتر کتہ
سجنان شیر بیشہ سخوری گوہر دریا کتہ سرپوری سلیمان سیرت سلمان طبیعت خواہ
دان اگر دو صاحب زبان لکھنؤ سر کتہ شفرانی پیر خرد جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر آسہ
خلف الصدق نواب محمد موسیٰ خان بہادر مرحوم ابن نواب محبت خان بہادر مغل پور شہ بہار
جنگ خلف الرشید کرم الدولہ حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک و ملک بند
نور اللہ تر قہ سے ہے اور وہ شاگرد رشید جناب تیسیر الدولہ مدیر المکاتے سیر مظفر علی خان
بہادر بہادر جنگ تیسیر مرحوم کی ہرینا و جناب منشی صاحب مغفور کہ زانہ حال ہرینا و کتہ پتیر من کیسا
بلکہ حاکم سخن کہنا روا ہے ملا زہ جناب غلام تہا مصطفیٰ مہرور سے تہی سالتہ تہا مصنف صاحب

سلامت رکھی

تقریظ حضرت سید الخاں کا سرسرا بانگھا محمد اسیر ہیم خان المتحقق مزاریم تاریخی اصغر
خلف الصدق منشی محمد خان نیو ڈاکٹر دارو عہد سائر امیر گنج شاگرد جناب سید

بعد حمد و ثناء تہ سید الانبیاء سرور ہر مہینا احمد محبتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الہ وحابی
و سلم خاکبائی شہر انا زک خیال محمد اسیر ہیم خان رفزورہ مثال تجد مت ناظرین باکین عرض ہوا سے
کہ جو رنگ و رنگ اس دیوان جا دو میان بنی سحر ملال سہی چیا بان خیال سحر و بمنتخب اکبر
تصنیف بنا افضل الفضلا زیدہ العلماء جو ہر عرض سخت دانی گوہر فرج محمد دانی مقبول حضرت ظل سبحانی

مظہر خفہ و علی مولوی سید محمد اصفیٰ علی صاحب اکبر و کاہے بجا بیہ حسن بیان و ترکیب نیش و لطف
مضامین کسی یا پاپا اگرچہ صدیوں پیش اور دہلی کے فطرت سے گزری مگر ایسے مضامین کی کمی
نہ تھی۔ مآشا ارشد دیوان کیا ہی وقتہ محض شہنشاہ بد دور عاشق فراخ جو کا کہلو نہ ہے گلگونہ۔
مضامین سے ہر غزل کا رنگ و نالکہ آج کے رنگ کی طرح نئے پانی ہوا ہے۔
ہر شعر انتخاب غیر مضامین کا آئینہ بچایا جو کہ ہر ایک سفید انکوشتہ رو صلا
مردہ رنگ ہے اردو کلام کا عجیب رنگ ہی میرا بیان ملا تعلق ہے دیکھنے سے د

فہرست علی و فارسی زبان کے آئی زبان معاون اردو میں شہر جہاں میں گن گنایا ہے۔
عام میں شیکہ ہر نام میں شیکہ اور اک۔ باغ اٹھار۔ ملا جیلہ لکھنے و ذکر الاخیار گوہر شریک و تہذیب
نایاب گنجینہ نصیحت۔ سعادت فی شریح التقویات کلید امید۔ کار آمد طلبہ۔ انشائیہ وغیرہ۔
وارد نامہ۔ حکایت النبی (۱) فی ذکر ایمان۔ یہ عجیب و غریب کتاب ہے اس میں کل حال شریعت
دارالاسلام محمد اکبر عرف لکھنؤ کا انتخاب ہے حق تو یہ ہے کہ مصنف صاحب نے دریا کو زمین بند کیا
ابتدائی شریعت ہادی آجکے کی صورت حال کا آئینہ بنایا ہے۔ علاوہ ان کتاب مندرجہ کے اور بھی کتابیں
ایک تصنیف ہیں اگرچہ اس کم استفادہ کا تقریباً لکھنا گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر بعد ازاں
مصرعہ نما۔ نہان کے ماڈرن بازی کرو سازندہ مغلہا + مصنف صاحب کا اس شہر پر کیا موشہ
دور دور شہر لہی لکھنا یہ خاکسار اس تحریر تقریباً کو کلمہ دعا پر ختم کرتا ہوں حضرت اوستا
صاحب کے حق میں دوائے خیر و مافیت فریاد لکھتا ہی مصرعہ این دُعا نازہر دو چاندین

تمت الخیر

۲-۷

۱۶/۳/۱۹۱۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

سربراہ
کتاب خانہ

۱۶/۳/۱۹۱۵

سربراہ
کتاب خانہ

۸۹۱۶۳۱۴

نسخه حکیم سید محمد رفیع علی قزوینی
در بطنه منتخب

۱۰۵
۱۱۸
۵۵
۶۵
۱۰۵
۱۱۸
۵۵
۶۵
۱۰۵
۱۱۸
۵۵
۶۵

کتابخانه
جامعه کائنات
۱- در این کتابخانه
۲- در این کتابخانه
۳- در این کتابخانه
۴- در این کتابخانه
۵- در این کتابخانه
۶- در این کتابخانه
۷- در این کتابخانه
۸- در این کتابخانه
۹- در این کتابخانه
۱۰- در این کتابخانه

